اشاعت ۱۵۵۰۰

7/44

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ خدام الدین لاہور

جلد ۷ | ۲۶ر رمضان المبارک ۱۳۸۱ھ مطابق ۲ر مارچ ۱۹۶۲ء | شمارہ ۴۴

محکمہ تعلیم و محکمہ جیلخانجات کا منظور شدہ

اس شمارہ میں

فون نمبر ۶۷۵۴۵

شرح چندہ

سالانہ: گیارہ روپے — ششماہی: چھ روپے

سہ ماہی: تین روپے — فی پرچہ: ۲۵ پیسے

نوٹ

خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

چٹ پر سرخ نشان آپ کے چندہ ختم ہونے کی نشانی ہے۔

اداریہ

يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ○ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً

فَادْخُلِي فِي عِبَادِي ○ وَادْخُلِي جَنَّتِي ○

آہ یہ تصور کس قدر بھیانک اور دلخراش ہے کہ داعی توحید عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم حامل شریعت معلم اسرار طریقت جنید دوراں مفسر قرآن حضرت مولانا و سیدنا احمد علی صاحب قدس سرہ ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

حضرت اقدس کی ذات عرب و عجم میں ایک امتیازی شان رکھتی تھی۔ اور ہند و پاک کا گوشہ گوشہ آپ کے انوار علم و عرفان سے کسب ضیا کر رہا تھا۔ آپ کا وجود مبارک ہی ہادی دنیا اور منکرین حق کے لئے چیلنج کی حیثیت رکھتا تھا۔

زندقہ و الحاد کے اس دور میں جبکہ آپ جیسے عالم ربانی کی اشد ضرورت تھی آپ کا داغ مفارقت دے جانا دین و ملت کے لئے ایک بہت بڑا حادثہ ہے ان دنوں پاکستان کے اطراف و اکناف سے آئے ہوئے طالبان حق لاہور کے گلی کوچوں میں اپنی متاع گم گشتہ کی تلاش میں سرگرداں و پریشاں یوں نظر آتے ہیں۔ ع

"ترس گئے ہیں کسی مرد راہ داں کیلئے"

حضرت مولانا قدس سرہ کی ساری زندگی خدمت دین متین میں گذری۔ آپ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کے پیرو اور شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مشن کے بیباک مبلغ تھے۔ شیخ الہند نے تحریک آزادی کا علم بلند کیا تو مولانا عبید اللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ سے جامع مسجد فتحپوری میں "نظارۃ المعارف القرآنیہ" کی ابتدا کرائی۔ اس کے علاوہ سرپرستوں میں شیخ الہندؒ کے علاوہ ڈاکٹر انصاری، حکیم اجمل خاںؒ اور مولانا محمد علی جوہر بھی شامل تھے۔ یہاں جنگ عظیم کی ابتدا میں مولانا سندھیؒ کو ترک کرکے کابل جانا پڑا تو نیابت کے لئے شیخ الہندؒ کے ارشاد کے مطابق حضرت

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

نصرت قریشی

قطعات تاریخ

بر وفات حسرت آیات امیر انجمن خدام الدین مولانا احمد علی صاحب نور اللہ مرقدہٗ

(۱)

تڑپ کے بجلی فلک پہ چیخی — کہ عالم دین حق اٹھا اب

کہا یہ بادل نے رو کے نصرت — چراغ احمد علی بجھا اب

۱۳۸۱ھ

(۲)

فکر عروج دین حق، بندوں کی آزادی کا غم

کیا خوب تھا کیا خوب تھا، تیرا چلن احمد علی،

ہم کو ردا کی فکر کچھ لاحق نہیں تیرے لئے

ہے ریشمی رومال، جو بہر کفن احمد علی

۱۳۸۱ھ

حضرت شیخ التفسیر رحمۃ اللہ علیہ کا سفر آخرت

منظور سعد احمدؒ

حضرت رحمۃ اللہ علیہ جنہیں ہم دو دن قبل مدظلہ العالی کے الفاظ سے یاد کرتے تھے۔ مورخہ ۲۳ر فروری بروز جمعہ ۱۰ بجے صبح اپنے مکان سے حسب معمول مسجد لائن والی میں خطبہ جمعہ کے لئے تشریف لائے۔ حضرت اقدس ایک عرصہ سے علیل اور نحیف ہونیکے باعث گھر سے مسجد تک کار یا ٹانگہ میں تشریف لایا کرتے تھے۔ مگر اس دن آپنے اپنے صاحبزادہ مولانا عبید اللہ انور صاحب کو سواری لانے سے منع فرمایا۔ اور مولانا انور صاحب کی خوشی اور حیرت کی انتہا نہ رہی۔ جب انہوں نے حضرت شیخ وقت کو بالکل جوانی کی سی تیز رفتاری کے ساتھ مسجد کی طرف روانہ ہوتے دیکھا

مولانا انور صاحب حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کو حجرہ میں چھوڑ کر خود کسی اور جگہ خطبہ جمعہ ارشاد فرمانے کے لئے چلے گئے۔

پونے بارہ بجے حضرت شیخ کے چھوٹے صاحبزادے مولانا حافظ حمید اللہ صاحب لباس تبدیل کرانے کے لئے حضرت اقدس کی خدمت میں پہنچے۔ تو طبیعت ناساز تھی۔ پیٹ میں درد تھا۔ اور متلی وغیرہ کی شکایت تھی۔ چنانچہ حضرت اقدس کی ناسازئ طبع کے پیش نظر مولانا حافظ حمید اللہ صاحب ہی کو نماز جمعہ کا خطبہ ارشاد فرمانا پڑا۔ نماز جمعہ کے فوراً ہی بعد ڈاکٹر کیپٹن چوہدری صاحب جو حضرت کے عشاق میں سے ہیں شیخ العالم کی خدمت میں پہنچے۔ طبی امداد پہنچائی اور کار کے ذریعہ حضرت شیخ کو گھر لے گئے۔ شام تک انہوں نے تین انجکشن لگائے لیکن حالت نہ سنبھل سکی۔ وہ متعدد ڈاکٹروں سے بھی مشورہ کرتے رہے۔ لیکن افاقہ نہ ہوا۔ شام کو نامور ڈاکٹر محمد یوسف صاحب بھی تشریف لائے۔ اور حضرت اقدس کو ہسپتال لے جانے کا مشورہ دیا۔ لیکن اللہ کی حکمت اس کے برعکس تھی

یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ کہ حضرت اقدس نے مغرب تک کی تمام نمازیں ہوش کی حالت میں ادا کیں۔ اگرچہ بیہوشی بھی طاری ہوتی رہی مگر نماز کے وقت ہوش آجاتا۔ چونکہ طبیعت پر فطری طور پر صوم و صلوٰۃ کا غلبہ تھا۔ اس لئے بیہوشی کی حالت میں بھی توجہ نماز اور ذکر الٰہی کی طرف رہی۔

اور اسی حالت میں ذکر الٰہی میں محو رات کے ۹½ بجے رہروان راہ آزادی کے قافلہ سالار باطل کے دشمن حق کی آواز لاکھوں انسانوں کے دل میں گھر کر لینے والی محبوب شخصیت۔ زہد و تقویٰ کے پیکر علم کے سمندر استاذ العلماء شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحبؒ معبود حقیقی سے جا ملے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

اللہ تعالےٰ نے آپ کی اس دیرینہ دعا کو قبول فرما لیا اے اللہ جب تک تیری دنیا میں زندہ رہوں۔ خدمت دین کرتا رہوں۔ اور میری کوئی نماز قضا نہ ہونے پائے۔ ایک نماز پڑھنے کے بعد دوسری نماز کا وقت ہونے سے پہلے اللہ تعالےٰ کے حضور پہنچ جاؤں۔ چنانچہ جمعرات تک حضرت نے اپنے تمام مشاغل معمول کے مطابق سرانجام دئے جمعہ کو روزہ رکھا۔ اور تمام فرائض کی ادائیگی کے بعد اپنے مولا سے جا ملے۔

بارہ بجے شب آپ کے صاحبزادوں مولانا عبید اللہ صاحب اور حافظ حمید اللہ صاحب نے آپ کو آخری غسل دیا۔ اور مشتاقان زیارت کی خواہش کے پیش نظر حضرت کے مکان واقعہ خضری محلہ اندرون شیرانوالہ گیٹ کے نچلی منزل کے صحن میں حضرت کے وجود اقدس کو زیارت کے لئے رکھ دیا۔ حضرت کی رحلت کی خبر رات ہی قریبی حلقوں میں پہنچ چکی تھی۔ خاص خاص احباب کو تار و ٹیلیفون کے ذریعے اطلاعات دی گئیں۔ حضرت کے سب سے بڑے صاحبزادے مولانا حبیب اللہ صاحب کو بذریعہ خاص تار حجاز میں اطلاع دی گئی

کئی برس پیشتر جب حضرت کی ایک صاحبزادی کا انتقال ہوگیا تھا۔ تو حضرت نے درس سے ناغہ نہ کیا۔ بلکہ اختتام درس پر اپنی صاحبزادی کے انتقال اور نماز جنازہ کا اعلان کیا

یہ حضرت کی نصیحت تھی۔ کہ جمعہ و عیدین کے علاوہ درس کا ناغہ نہ کیا جائے۔ چنانچہ سعادتمند صاحبزادوں نے باپ کے اصول کو اپناتے ہوئے گھر میں باپ کا جنازہ رکھ کر تڑپتے ہوئے دل اور اشکبار آنکھوں سے باپ کی وصیت پر عمل کیا۔ اور درس قرآن حکیم دیا۔ جب قرآن پاک کھولا گیا۔ تو جس آیت پر نظر پڑی وہ تھی کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَۃُ الْمَوْتِ حاضرین درس کی سسکیاں فزوں تر ہوتی جاری تھیں آخر جب درس کا اختتام ہوا۔ تو حاضرین درس بے تابانہ اپنے اس خطیب کو ایک نظر دیکھنے کیلئے بھاگے جس کی آواز سے اُن کی سماعت محروم ہوچکی تھی چنانچہ دیکھتے ہی دیکھتے مولانا کے مکان کے باہر مردوں و عورتوں کا ایک ہجوم لگ گیا خود بخود رضا کار مقرر ہوگئے۔ اور اپنے محبوب محترم کی زیارت کا طریقہ وضع کر لیا گیا رات کے اندھیرے نے بہت کچھ پردہ رکھا تھا۔ طلوع آفتاب کے ساتھ ساتھ یہ خبر جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی۔ اور اخبارات نے ہر شہر اور ہر قریہ کو اس عظیم المرتبت انسان کی رحلت سے باخبر کر دیا۔ چنانچہ عقیدتمند ہوائی جہازوں و ریل گاڑیوں اور موٹروں کے ذریعے جوق در جوق شیرانوالہ پہنچ گئے۔ مردوں اور عورتوں کے گروہ باری باری اپنے محبوب شیخ کی زیارت سے

باقی صفحہ ۱۵ پر

خطبہ یوم الجمعۃ ۱۷ رمضان المبارک ۱۳۸۱ھ مطابق ۲۳ فروری ۱۹۶۲ء

جس کو حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ نے تحریر فرمایا اور آپ کے صاحبزادے مولانا حافظ حمید اللہ صاحب نے اُن کی عدم موجودگی میں جب کہ آپ شدت سے علیل ہوگئے تھے پڑھکر سنایا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَ سَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیۡنَ اصۡطَفٰی اَمَّا بَعۡدُ

روزہ کو پاک رکھنے کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات

پہلی حدیث شریف

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ جس شخص نے جھوٹ بولنا اور بُرے کام کرنے نہ چھوڑے۔ یعنی روزے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کو اس کی ضرورت نہیں ہے۔ کہ کوئی اپنا کھانا پینا چھوڑ دے (بخاری شریف)

لهذا

سب لوگوں سے بالعموم اور کاروباری لوگوں سے بالخصوص عرض کرتا ہوں کہ معمولی سا دنیا کا نفع کمانے کے لئے جھوٹ بولنا چھوڑ دیں اگر وہ چیز گاہک کی قسمت میں لینی لکھی ہے۔ تو وہ ضرور لے کر رہے گا۔ لہذا جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے

وما علینا الا البلاغ۔

دوسری حدیث شریف

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں کبھی ایسا اتفاق ہوتا۔ کہ جنابت کی حالت میں صبح ہو جاتی۔ اور یہ جنابت احتلام کے سبب سے نہیں بلکہ مجامعت کے سبب سے ہوتی تھی۔

تیسری حدیث شریف

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص روزہ کی حالت میں بھول کر کچھ کھا پی لے۔ تو وہ اپنے روزہ کو پورا کرے (اس لئے کہ جو کچھ اس نے بھول کر کھایا پیا ہے۔ وہ) اللہ تعالےٰ نے اسے کھلایا پلایا ہے۔ (بخاری شریف ومسلم شریف)

چوتھی حدیث شریف

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں۔ کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ ایک شخص نے حاضر ہوکر عرض کیا۔ یا رسول اللہ میں تو ہلاک ہوگیا۔ آپ نے پوچھا کیا ہوا۔ اس نے کہا میں نے روزہ کی حالت میں اپنی بیوی سے ہمبستری کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تیرے پاس کوئی غلام ہے۔ کہ اس کو آزاد کر دے۔ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا کیا تو اتنی طاقت رکھتا ہے۔ کہ مسلسل دو مہینے کے روزے رکھ سکے۔ اس نے کہا۔ نہیں آپ نے فرمایا۔ کیا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے۔ اس نے کہا۔ نہیں۔ آپ نے فرمایا۔ بیٹھ جا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی خاموش بیٹھ گئے (گویا کسی کا انتظار کر رہے ہیں) غرض ہم اسی طرح بیٹھے تھے۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عرق کھجوروں کا لایا گیا (عرق کھجور کے پٹھوں کا بڑا تھیلا) آپ نے پوچھا سائل کہاں ہے۔ اس نے کہا میں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا اس کو لے جا۔ اور خیرات کر دے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ۔ کیا اس شخص کو خیرات دوں۔ جو مجھ سے زیادہ محتاج ہو۔ قسم ہے خدا کی مدینہ کی طرفوں میں کوئی گھر والا میرے گھر والوں سے زیادہ محتاج نہیں ہے دونوں طرفوں سے اس کی مراد دو پہاڑیاں تھیں۔ جو مدینہ منورہ کے مشرق اور مغرب میں واقع ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کی کچلیاں ظاہر ہوگئیں۔ پھر فرمایا۔ اپنے گھر والوں کو کھلا دے (بخاری ومسلم)

پانچویں حدیث شریف

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرماتے ہیں۔ کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ کہ وہ روزہ کی حالت میں اپنی بیوی سے اختلاط (بوس وکنار) کرلے۔ آپ نے اس کو اجازت دے دی۔ ایک اور شخص آیا۔ اور اس نے بھی یہی سوال کیا آپ نے اس کو منع فرمایا۔ جس کو

آپ نے اجازت دی تھی ۔ وہ بوڑھا تھا ۔ اور جس کو منع کیا تھا ۔ وہ جوان تھا (ابو داؤد)

چھٹی حدیث شریف

حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرماتے ہیں ۔ کہ جس پر روزہ کی حالت میں قے غلبہ کرے یعنی خود بخود قے آجائے ۔ اس پر قضا واجب نہیں ۔ اور جو شخص قصداً قے کرے ۔ اس پر قضا واجب ہے (ترمذی ۔ ابو داؤد ابن ماجہ ۔ دارمی)

ساتویں حدیث شریف

حضرت عامر بن ربیعہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرماتے ہیں ۔ کہ میں نے اتنی مرتبہ روزہ کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسواک کرتے دیکھا ہے ۔ کہ میں شمار نہیں کرسکتا ۔ (ترمذی ۔ ابو داؤد)

آٹھویں حدیث شریف

حضرت انس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کہتے ہیں ۔ کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا ۔ کہ میری آنکھیں دکھتی ہیں ۔ کیا روزہ کی حالت میں میں سرمہ لگاؤں ۔ آپ نے فرمایا ۔ ہاں ۔ (ترمذی)

نویں حدیث شریف

حضرت شدادؓ بن اوس فرماتے ہیں ۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقیع میں ایک شخص کے پاس تشریف لے گئے ۔ جو بھری ہوئی سینگیاں کھچوا رہا تھا ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا ہاتھ پکڑے تھے ۔ اور رمضان (شریف) کی اٹھارہویں تاریخ تھی ۔ آپ نے اس کو سینگیاں کھچواتے دیکھ کر فرمایا ۔ سینگیاں کھینچنے والے اور کھچوانے دونوں نے روزہ توڑ ڈالا ۔ (ابو داؤد ۔ ابن ماجہ ۔ دارمی)

اعتکاف و لیلۃ القدر

فضیلت اعتکاف و مسائل اعتکاف

رمضان شریف کی بیسویں تاریخ کے دن چھپنے سے ذرا پہلے سے رمضان کی انتیس یا تیس (۲۹، ۳۰) تاریخ یعنی جس دن عید کا چاند نظر آجاوے۔ اس تاریخ کے دن چھپنے تک ایسی مسجد میں جہاں پانچوں وقت جماعت ہوتی ہے۔ نیت اعتکاف سے قیام کرنے کو اعتکاف کہتے ہیں۔ اس کا بڑا ثواب ہے۔ حدیث میں ہے جس نے دس دن "آخیر عشرہ" رمضان میں اعتکاف کیا اس کو دو حج اور دو عمروں کا ثواب ملے گا دوسری حدیث شریف میں ہے۔ کہ جس نے ثواب حاصل کرنے کی خاطر اور دین کی عبادت یقین کرکے اعتکاف کیا تو اس کے گزشتہ تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

رمضان کا مہینہ خاص کر عبادات کے لئے زیادہ موزوں ہے اسی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس مہینے میں بہ نسبت اور مہینوں کے عبادت کا زیادہ اہتمام فرماتے تھے۔ خصوصاً عشرہ اخیر میں۔ اسی اخیر عشرہ میں آپ اعتکاف بھی فرماتے تھے۔ عشرہ اخیر کی تخصیص کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ لیلۃ القدر اکثر اسی عشرے میں ہوتی ہے جس کی نسبت قرآن شریف میں وارد ہوا ہے۔ کہ وہ ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس کے علاوہ یہ ماہِ مبارک کا اخیر ہوتا ہے۔ قاعدے کی بات ہے کہ جب کوئی عزیز کہیں جانے لگتا ہے۔ اس کے جلد واپس آنے کی امید نہیں ہوتی۔ تو اس کے پاس زیادہ تر نشست و برخاست کی جاتی ہے۔ اور اس کی دلجوئی اور رضا طلبی میں اور بھی زیادہ کوشش کی جاتی ہے یہی وجہ ہے۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عمر کے اخیری رمضان میں بیس (۲۰) دن اعتکاف فرمایا

اعتکاف کا بہت زیادہ ثواب ہے۔ اور اس کی فضیلت اس سے زیادہ کیا ہوگی۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اس کا اہتمام فرماتے تھے۔ معتکف کی مثال اس شخص کی سی ہے۔ کہ کسی کے در پر جا پڑے کہ اتنے میری درخواست قبول نہ نہ ہو ٹلنے کا نہیں ؎

نکل جائے دم تیرے قدموں کے نیچے
یہی دل کی حسرت یہی آرزو ہے

اگر حقیقتاً یہی حال ہو۔ تو سخت سے سخت دل والا بھی پسیجتا ہے۔ اور اللہ جل شانہٗ کی کریم ذات تو بخشش کے لئے بہانہ ڈھونڈتی ہے۔ بلکہ بے بہانہ مرحمت فرماتے ہیں ؎

تو وہ داتا ہے کہ دینے کے لئے
در تیری رحمت کے ہیں ہر دم کھلے
خدا کی دین کا موسیٰؑ سے پوچھئے احوال
کہ آگ لینے کو جائیں پیمبری مل جائے

اس لئے جب کوئی شخص اللہ کے دروازے پر دنیا سے منقطع ہو کر جا پڑے۔ تو اس کے نوازے جانے میں کیا تامل ہوسکتا ہے۔ اور اللہ جل شانہ جس کو اکرام فرما دیں۔ اس کے بھرپور خزانوں کا بیان کون کرسکتا ہے۔ مگر اتنا ہے۔ کہ آدمی مانگنے میں کمی نہ کرے ؎

دست از طلب ندارم تا کام من برآید
یا تن رسد بجاناں یا جاں زتن برآید

؎ جس گُل کو دل دیا ہے جس پھول پر فدا ہوں
یا وہ بغل میں آئے یا جاں قفس سے چھوٹے

اعتکاف کا طریقہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت کریمہ یہ تھی۔ کہ رمضان کے اخیر عشرے میں اعتکاف فرماتے تھے جہاں رمضان کا اخیر عشرہ آتا تو آپ کے لئے مسجد مقدس میں ایک جگہ مخصوص کر دی جاتی اور وہاں آپ کے لئے کوئی پردہ چٹائی وغیرہ ڈال دیا۔ یا کوئی چھوٹا سا خیمہ نصب ہو جاتا۔ اور بیسویں تاریخ کو عصر کی نماز پڑھ کر آپ وہاں چلے جاتے تھے۔ اور عید کا چاند دیکھ کر وہاں سے باہر تشریف لاتے تھے۔ اس درمیان میں برابر آپ وہی اکل و شرب فرماتے۔ وہیں سوتے۔ بغیر کسی شدید ضرورت کے آپ وہاں سے باہر نہ تشریف لے جاتے۔

اعتکاف کے مسائل

اعتکاف کے لئے تین چیزیں ضروری ہیں:۔

(۱) مسجد میں ٹھہرنا خواہ اس مسجد میں پنج وقتی نمازیں ہوں یا نہیں

(۲) بہ نیت اعتکاف ٹھہرنا بے قصد و ارادہ ٹھہر جانے کو اعتکاف نہیں کہتے
چونکہ نیت کے صحیح ہونے کے لئے نیت کرنے والے کا مسلمان اور عاقل ہونا شرط ہے۔ لہٰذا عقل اور اسلام کا شرط ہونا بھی نیت کے ضمن میں آگیا

(۳) حیض و نفاس سے خالی اور پاک ہونا اور جنابت سے پاک ہونا۔

(۴) سب سے افضل وہ اعتکاف ہے۔ جو مسجد حرام یعنی کعبہ مکرمہ میں کیا جائے۔ اس کے بعد مسجد نبوی کا اس کے بعد بیت المقدس کا۔ اس کے بعد جامع مسجد کا۔ جس میں جماعت کا انتظام ہو۔ اگر جامع مسجد میں جماعت کا

انتظام نہ ہو۔ تو محلے کی مسجد۔ اس کے بعد وہ مسجد جس میں زیادہ جماعت ہوتی ہو

(۵) عورت کے لئے اپنے گھر کی مسجد میں اعتکاف کرنا چاہئے اگر گھر میں کوئی مسجد کے نام سے متعین نہ ہو۔ تو کسی کونے کو اس کے لئے مخصوص کرلے۔ عورتوں کے لئے اعتکاف بہ نسبت مردوں کے زیادہ سہل ہے کہ گھر میں بیٹھے بیٹھے کاروبار بھی گھر کی لڑکیوں وغیرہ سے لیتی رہیں۔ اور مفت کا ثواب بھی حاصل کرتی رہیں۔ مگر اس کے باوجود عورتیں اس سنت سے بالکل ہی محروم رہتی ہیں۔

(۶) اعتکاف کی تین قسمیں ہیں۔ واجب۔ سنت موکدہ، مستحب

پہلا اعتکاف واجب اس وقت ہو جاتا ہے جب نذر کی جائے۔ نذر غیر معلق ہو۔ جیسے کوئی شخص بغیر کسی شرط کے اعتکاف کی نذر کرے یا معلق جیسے یہ شرط کرے کہ اگر میرا فلاں کام ہو جائے گا۔ تو میں اعتکاف کروں گا۔

دوسرا اعتکاف سنت موکدہ ہے رمضان کے اخیر عشرے میں۔ اس عشرے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے باالتزام اعتکاف کرنا احادیث صحیحہ میں منقول ہے۔

تیسرا مستحب ہے رمضان کے اخیر عشرے کے سوا اور کسی زمانے میں خواہ وہ رمضان کا پہلا دوسرا عشرہ ہو یا اور کوئی مہینہ۔

(۷) اعتکاف واجب کے لئے صوم شرط ہے۔ جب کوئی شخص اعتکاف کرے گا۔ تو اس کو روزہ رکھنا بھی ضروری ہوگا۔ بلکہ اگر یہ بھی نیت کرے کہ میں روزہ نہ رکھوں گا تب بھی اس کو روزہ رکھنا لازم ہوگا۔ اسی وجہ سے اگر کوئی شخص صرف رات کے اعتکاف کی نیت کرے۔ تو وہ لغو سمجھی جائے گی۔ کیونکہ رات روزے کا محل نہیں۔ ہاں اگر رات دن دونوں کی نیت کرے یا صرف کئی دنوں کی تو پھر رات بھی ضمناً داخل ہو جائے گی۔ اور رات کو بھی اعتکاف کرنا ضروری ہوگا اور اگر صرف ایک ہی دن کے اعتکاف کی نذر کرے تو پھر رات ضمناً داخل نہ ہوگی روزے کا خاص اعتکاف کے لئے رکھنا ضروری نہیں خواہ کسی اور غرض سے روزہ رکھا جائے اعتکاف کے لئے کافی ہے۔ مثلاً کوئی شخص رمضان میں اعتکاف کی نذر کرے تو رمضان کا روزہ اس اعتکاف کے لئے بھی کافی ہے۔ ہاں اس روزے کا واجب ہونا ضروری ہے۔ نفل روزہ اس کے لئے کافی نہیں مثلاً کوئی شخص نفل روزہ رکھے اور بعد اس کے اسی دن اعتکاف کی نذر کرے۔ تو صحیح نہیں۔ اگر کوئی شخص رمضان کے اعتکاف کی نذر کرے اور اتفاق سے رمضان میں نہ کرسکے۔ تو کسی اور مہینے میں اس کے بدلے کرلینے سے اس کی نذر پوری ہو جائے گی۔ مگر علی الاتصال روزے رکھنا اور ان میں اعتکاف کرنا ضروری ہوگا۔

(۸) اعتکاف مسنون میں تو روزہ ہوتا ہی ہے اس لئے اس کے واسطے شرط لگانے کی ضرورت نہیں

(۹) اعتکاف مستحب میں روزہ شرط نہیں۔

(۱۰) اعتکاف واجب کم سے کم ایک دن ہو سکتا ہے۔ اور زیادہ جس قدر نیت کرے اور اعتکاف مسنون ایک عشرہ اس لئے کہ اعتکاف مسنون رمضان کے اخیر عشرہ میں ہوتا ہے۔ اور اعتکاف مستحب کے لئے کوئی مقدار مقرر نہیں۔ ایک منٹ بلکہ اس سے بھی کم ہو سکتا ہے

موت کی آرزو

ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ تم میں سے کوئی موت کی آرزو نہ کرے۔ اس لئے کہ اگر وہ نیکوکار ہے تو ممکن ہے کہ اس کے اعمال صالحہ میں زیادتی ہو جائے اور اگر بدکار ہے تو ممکن ہے وہ آئندہ خدا کو خوش کر سکے۔ (بخاری)

ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص موت کی آرزو نہ کرے یعنی دل سے۔ اور نہ دعا کرے موت کے آنے کی، زبان سے۔ اس لئے کہ انسان جب مر جاتا ہے تو اس کی امیدیں ختم ہو جاتی ہیں۔ اور مومن کی عمر میں زیادتی سے بھلائی ہی زیادہ ہو جاتی ہے۔ (مسلم)

انسؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی شخص کو کوئی تکلیف پہنچے تو وہ مرنے کی آرزو نہ کرے اور اگر اس قسم کی تمنا ضروری ہو تو یہ کہے۔ اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مَا کَانَتِ الْحَیٰوۃُ خَیْرًا لِّیْ وَ تَوَفَّنِیْ اِذَا کَانَتِ الْوَفَاۃُ خَیْرًا لِّیْ یعنی اے اللہ! زندہ رکھ مجھ کو اس وقت تک جب تک زندگی میرے لئے بہتر ہو۔ اور موت دے مجھ کو اس وقت جبکہ میرا مرنا بہتر ہو۔ (بخاری و مسلم)

جابرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات سے تین دن پہلے یہ کہتے سنا کہ نہ مرے تم میں سے کوئی مگر یہ کہ خدا کے متعلق نیک گمان رکھتا ہو یعنی اس کے فضل و کرم بخشش پر کامل اعتقاد مرنے سے پہلے رکھتا ہو۔ (مسلم)

لیلۃ القدر

(لیلۃ القدر خیر من الف شہر)

شب قدر

رمضان کا مہینہ اس کا ہر دن اور اس کی ہر رات رحمت و مغفرت خیر و سعادت کی رات ہے۔ لیکن اس مہینہ میں ایک رات ایسی بھی ہے۔ کہ وہ تمام مہینوں اور سال ہی نہیں بلکہ سال کی ہزاروں راتوں سے زیادہ خیر و برکت اور سعادت و فضیلت رکھتی ہے۔ اللہ عزوجل اس رات کے متعلق ارشاد فرماتا ہے۔ لَیْلَۃُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَھْرٍ۔ شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ ہزار مہینے کے تراسی ۸۳ برس چار ماہ ہوتے ہیں۔ خوش نصیب ہے۔ وہ شخص جس کو اس رات کی عبادت نصیب ہو جائے۔ کہ جو شخص اس ایک رات کو عبادت میں گزار دے اُس نے گویا تراسی ۸۳ برس چار ماہ سے زیادہ زمانہ کو عبادت میں گزار دیا اور اس زیادتی کا بھی حال معلوم نہیں کہ ہزار مہینے سے کتنے ماہ زیادہ افضل ہے۔ اللہ جل شانہٗ کا حقیقتاً بہت ہی بڑا انعام ہے۔ کہ قدردانوں کے لئے یہ ایک بے بہا نعمت عطا فرمائی درمنثور میں حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے۔ کہ شب قدر حق تعالےٰ جل شانہٗ نے میری امت کو مرحمت فرمائی ہے پہلی امتوں کو نہیں ملی اس بارے میں مختلف روایات ہیں۔ کہ اس انعام کا سبب کیا ہوا۔ بعض احادیث میں وارد ہوا ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی امتوں کی عمروں کو دیکھا کہ بہت بہت ہوئی ہیں اور آپ کی امت کی عمریں بہت تھوڑی ہیں۔ اگر وہ نیک اعمال میں ان کی برابری بھی کرنا چاہیں تو ناممکن ہے۔ اس سے اللہ کے لاڈلے نبی کو رنج ہوا۔ اس کی تلافی میں یہ رات مرحمت ہوئی کہ اگر کسی خوش نصیب کو دس راتیں بھی نصیب ہو جائیں اور ان کو عبادت میں گزار دے تو گویا آٹھ سو تینتیس ۸۳۳ برس چار ماہ سے بھی زیادہ زمانہ کامل عبادت میں گزار دیا۔ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا ذکر فرمایا کہ ایک ہزار مہینے تک اللہ کے راستے میں جہاد کرتا رہا۔ صحابہ کو اس پر رشک آیا۔ تو اللہ جل جلالہ و عم نوالہ نے اس کی تلافی کے لئے اس رات کا نزول فرمایا۔

ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے چار حضرات کا ذکر فرمایا حضرت ایوبؑ۔ حضرت زکریاؑ۔ حضرت حزقیلؑ حضرت یوشعؑ کہ اسی اسی برس تک اللہ تعالےٰ کی عبادت میں مشغول رہے۔ اور پل جھپکنے کے برابر بھی اللہ تعالےٰ کی نافرمانی نہیں کی۔ اس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حیرت ہوئی تو حضرت جبرئیل علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے اور سورۃ القدر سنائی اس کے علاوہ اور بھی روایات ہیں۔ اس قسم کے اختلاف روایات کی اکثر وجہ یہ ہوتی ہے۔ ایک ہی زمانہ میں جب مختلف واقعات کے بعد کوئی آیت نازل ہوتی ہے۔ تو ہر واقعہ کی طرف نسبت ہوسکتی ہے۔ بہر حال سبب نزول جو بھی کچھ ہوا ہو لیکن اُمت محمدیہ کے لئے یہ اللہ جل شانہٗ کا بہت ہی بڑا انعام ہے۔ یہ رات بھی اللہ تعالےٰ کا عطیہ ہے۔ اور اس میں عمل بھی اسی کی توفیق سے میسر ہوتا ہے ورنہ ؎

تہی دستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آب حیوان تشنہ مے آرد سکندر را

شب قدر۔ نزول رحمت، نزول رافت، نزول برکت، نزول سعادت اور نزول ملائکہ کی شب ہے۔ بعض روایات میں اس شب کو لیلۃ القدر (شب قدر) کہنے کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے۔ کہ اس کو عام راتوں سے زیادہ شرف و عظمت اور قدر و منزلت حاصل ہے۔

کتاب و سنت کی اتباع جس روز اور جس شب بھی کی جائے کرنے والے کے شرف و فضل سعادت کا سبب ہوگی۔ لیکن اتباع کتاب اور سنت اور عبادت الٰہی کی راتوں میں شب قدر کو خاص شرف و فضیلت حاصل ہے۔ اور اس شب کی عبادات و کارہائے خیر کو تمام دن رات مہینے اور سال کی ہزاروں راتوں سے زیادہ شرف و فضیلت حاصل ہے۔

حدیث میں ہے۔ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَحَرَّوْا لَیْلَۃَ الْقَدْرِ فِی الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ (مشکوۃ عن البخاری)

ترجمہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتی ہیں کہ لیلۃ القدر کو رمضان کے اخیر عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کیا کرو۔

جمہور علماء کے نزدیک اخیر عشرہ اکیسویں رات سے شروع ہوتا ہے۔ کہ مہینہ ۲۹ کا ہو یا ۳۰ کا اس حساب سے حدیث بالا کے

مطابق شب قدر کی تلاش ۲۱۔ ۲۳۔ ۲۵۔ ۲۷۔ ۲۹ راتوں میں کرنا چاہئے اور اگر بیسویں شب سے لے کر عید کی رات تک ہر رات میں جاگتا رہے۔ اور شب قدر کی فکر میں لگا رہے تو زیادہ اچھا ہے۔ دس گیارہ راتیں کوئی ایسی اہم یا مشکل چیز نہیں جن کو جاگ کر گزار دینا اس شخص کے لئے کچھ مشکل ہو جو ثواب کی امید رکھتا ہو۔

عرفی اگر بگریہ میسر شدے وصال
صد سال مے تواں بہ تمنا گریستن

حدیث شریف میں ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ ایک مرتبہ رمضان المبارک کا مہینہ آیا۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے اوپر ایک مہینہ آیا ہے۔ جس میں ایک رات ہے۔ جو ہزار مہینوں سے افضل ہے۔ جو شخص اس رات سے محروم رہ گیا۔ اور اس کی بھلائی سے محروم رہ گیا۔ گویا کہ ساری ہی خیر سے محروم رہ گیا اور اس کی بھلائی سے محروم نہیں رہتا۔ مگر وہ شخص جو حقیقتاً محروم ہی ہے حقیقتاً اس کی محرومی میں کیا تامل ہے۔ جو اس قدر بڑی نعمت کو ہاتھ سے کھو دے ریلوے ملازم چند کوڑیوں کی خاطر رات رات بھر جاگتے ہیں۔ اگر اسی برس کی عبادت کے لئے کوئی ایک مہینہ تک رات میں جاگ لے تو کیا دقت ہے اصل یہ ہے کہ دل میں تڑپ ہی نہیں اگر ذرا سا چسکا پڑ جائے تو پھر ایک رات کیا سینکڑوں راتیں جاگی جاسکتی ہیں۔

الفت میں برابر ہے وفا ہو کہ جفا ہو
ہر چیز میں لذت ہے اگر دل میں مزا ہو

آخر کوئی تو بات تھی۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باوجود ساری بشارتوں اور وعدوں کے جن کا آپ کو یقین تھا۔ پھر اتنی لمبی نماز پڑھتے تھے۔ کہ پاؤں مبارک ورم کر جاتے تھے۔ انہی کے نام لیوا اور امتی آخر ہم بھی کہلاتے ہیں۔ ہاں جن لوگوں نے ان امور کی قدر کی وہ سب کچھ کر گئے۔ اور نمونہ بن کر امت کو دکھلا گئے۔ کہنے والوں کو یہ موقعہ بھی نہیں رہا۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حرص کون کر سکتا ہے۔ اور کس سے ہوسکتی ہے دل میں سما جانے کی بات ہے کہ چاہنے والے کے لئے دودھ کی نہر پہاڑ سے کھودنی بھی مشکل نہیں ہوتی۔ مگر یہ بات کسی کی جوتیاں سیدھی کئے بغیر مشکل سے حاصل ہوتی ہے۔

تمنا درد دل کی ہو تو کر خدمت فقیروں کی
نہیں ملتا یہ گوہر بادشاہوں کے خزینہ میں

آخر کیا بات تھی۔ کہ حضرت عمرؓ عشاء کی نماز کے بعد گھر میں تشریف لے جاتے اور صبح تک نماز میں گزار دیتے تھے۔ حضرت عثمانؓ دن بھر روزہ رکھتے اور رات بھر نماز میں گزار دیتے صرف رات کے اول حصہ میں تھوڑا سا سوتے تھے۔ رات کی ایک ایک رکعت میں پورا قرآن پڑھ لیتے تھے۔ شرح احیا میں ابو طالب مکی سے نقل کیا ہے۔ کہ چالیس تابعین سے بطریق تواتر یہ بات ثابت ہے۔ کہ وہ عشاء کے وضو سے نماز صبح پڑھتے تھے حضرت شدادؓ رات کو لیٹتے اور تمام رات کروٹیں بدل کر صبح کر دیتے اور کہتے یا اللہ آگ کے ڈر نے میری نیند اڑا دی۔ اسودؓ بن یزید رمضان میں مغرب عشاء کے درمیان تھوڑی دیر سوتے اور بس۔ سعیدؓ بن المسیب کے متعلق منقول ہے۔ کہ پچاس برس تک عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھی۔ صلہؓ بن اشیم رات بھر نماز پڑھتے اور صبح کو یہ دعا کرتے کہ یا اللہ میں اس قابل تو نہیں ہوں۔ کہ جنت مانگوں صرف اتنی درخواست ہے کہ آگ سے بچا دیجو۔ حضرت قتادہؓ تمام رمضان تو ہر تین رات میں ایک ختم فرماتے۔ مگر عشرہ اخیرہ میں ہر رات میں ایک قرآن شریف ختم کرتے امام ابوحنیفہؒ کا چالیس سال تک عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھنا اتنا مشہور و معروف ہے۔ کہ اس سے انکار تاریخ کے اعتماد کو ہٹاتا ہے۔ جب اُن سے پوچھا گیا۔ کہ آپ کو یہ قوت کس طرح حاصل ہوئی تو انہوں نے فرمایا۔ کہ میں نے اللہ کے ناموں کے طفیل ایک مخصوص طریق پر دعا کی تھی۔ صرف دوپہر کو تھوڑی دیر سوتے اور فرماتے کہ حدیث شریف میں قیلولہ کا ارشاد ہے۔ گویا دوپہر کے سونے میں بھی اتباع سنت کا ارادہ ہوتا قرآن شریف پڑھتے ہوئے اتنا روتے کہ پڑوسیوں کو ترس آنے لگتا تھا ایک مرتبہ ساری رات اس آیت کو پڑھتے اور روتے گزار دی۔ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ الخ (سورۃ قمر ع ۳) ابراہیم بن ادہم رمضان المبارک میں نہ دن کو سوتے نہ رات کو۔

ان کے علاوہ سینکڑوں واقعات ہیں جنہوں نے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ پر عمل کر کے بتلا دیا کہ کرنے والے کے لئے کچھ مشکل نہیں۔ یہ تو سلف کے واقعات ہیں لیکن اس دور فساد میں اب بھی ایسے حضرات موجود ہیں جن کے لئے نہ راحت عبادت سے مانع ہوتا ہے نہ دنیوی مشاغل سدِ راہ ہوتے ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک روایت یہ بھی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمام شب و روز سے زیادہ رمضان شریف کے عشرہ اخیرہ میں عبادت فرماتے تھے۔ جس طرح اوپر گذر چکا ہے کہ عشرہ اخیرہ میں پانچ راتیں ایسی ہیں جن کو شب قدر سمجھا جا سکتا ہے۔ اور ان میں سے ایک شب، شب قدر ہے اس لئے مسلمانوں کو چاہئے کہ برکت و سعادت کی ان راتوں کو جاگ کر نماز، تلاوت قرآن اور اللہ تعالےٰ سے اپنے لئے اور دوسروں کی بھلائی کے لئے دعا مانگنے اور خیر و ثواب کے کاموں میں صرف کریں۔ بیکاری یا فضول کاموں میں وقت ضائع نہ کریں اور ان بابرکت راتوں کو ضائع کرنا خصوصیت کے ساتھ نہایت بُرا ہے۔ اس لئے آپ ان راتوں میں کثرت سے عبادت کریں۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو نیکی کی توفیق بخشیں۔ آمین!

مولانا سید ابوالحسن علی صاحب ندوی

قرآن کے آئینے میں

ہر زمانے میں کچھ ایسے لوگ رہے ہیں۔ جو قرآن مجید کو اپنی کتاب اور ایک زندہ کتاب سمجھ کر پڑھتے تھے۔ اور اس میں اپنے کو تلاش کرتے تھے اور تھوڑی سی کوشش سے پالیتے تھے۔ آئیے ہم آپ کو ایک ایسے ہی بزرگ اور ان کی تلاش کا قصہ سنائیں۔

احنف بن قیس ایک بڑے عرب سردار تھے۔ مشہور تھا کہ اگر احنف کو غصہ آتا ہے۔ تو ایک لاکھ تلواروں کو غصہ آجاتا ہے۔ مگر آپ کی زیارت کرنے والوں کی زیارت کی اور ان کے ساتھ رہے۔ خاص طور پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے بڑے معتمد اور مخلص تھے۔

ایک دن کسی قاری نے یہ آیت تلاوت کی۔

لَقَدْ اَنْزَلْنَا اِلَيْكُمْ كِتَابًا فِيْهِ ذِكْرُكُمْ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○

(سورۃ انبیاء رکوع ۱)

ترجمہ۔ ہم نے تمہاری طرف ایک ایسی کتاب نازل کی ہے۔ جس میں تمہارا تذکرہ موجود ہے۔ تم غور و فکر سے کام نہیں لیتے۔

عربی ان کی زبان تھی۔ سن کر چونک پڑے، گویا نئی بات سنی کہنے لگے۔ ہمارا تذکرہ؟ ذرا قرآن تو لاؤ، دیکھوں میرا کیا تذکرہ ہے۔ اور میں کن لوگوں کے ساتھ ہوں؟

قرآن مجید آیا، اور لوگوں کی سورتیں ان کے سامنے سے گزرنے لگیں۔ ایک گروہ آیا۔ جس کی تعریف ان الفاظ میں کی گئی ہے:

كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ○ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ○ وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ○ (الذاریات رکوع ۱)

ترجمہ۔ وہ لوگ رات کو بہت کم سوتے تھے اور آخر شب میں استغفار کیا کرتے تھے۔ اور ان کے مال میں سائل اور محروم کا حق تھا۔

پھر کچھ ایسے لوگ آئے جن کا حال یہ تھا کہ:

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ○

(الم سجدہ رکوع ۲)

ترجمہ۔ ان کے پہلو خوابگاہوں سے علیحدہ ہوتے ہیں۔ وہ لوگ اپنے رب کو امید اور خوف سے پکارتے ہیں اور ہماری دی ہوئی چیزوں سے خرچ کرتے ہیں۔

پھر کچھ ایسے کہ:

يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا

(الفرقان ع ۶)

ترجمہ۔ راتوں کو اپنے رب کے آگے سجدے اور قیام میں لگے رہتے ہیں۔

پھر ایک ایسا قافلہ گزرا جس کی شان یہ تھی کہ:

يُنْفِقُوْنَ فِى السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ (آل عمران ع ۱۴)

ترجمہ۔ خرچ کرتے ہیں فراغت میں اور تنگی میں اور غصے کے ضبط کرنے والے۔ اور لوگوں سے در گزر کرنیوالے اور اللہ ایسے نیکو کاروں کو محبوب رکھتا ہے۔

ابھی نظر بھر کر ان کو دیکھ نہیں سکتے تھے کہ کچھ ایسے جوانمرد آگئے جن کا عالم یہ تھا۔

يُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۚ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

(الحشر ع ۱)

ترجمہ۔ دوسروں کو اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں اگرچہ ان کو تنگی و فاقہ ہو۔ اور (واقعی) جو اپنی طبیعت کے بخل سے محفوظ رکھا جائے۔ وہ بڑا کامیاب ہے

یہ ابھی بیٹھے ہی تھے۔ کہ ایک دوسرا نمونہ سامنے آیا۔

يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ○ وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ○ (الشوریٰ ع ۴)

ترجمہ۔ جو بڑے بڑے گناہوں سے اور بیحیائی کی باتوں سے بچتے ہیں۔ اور جب ان کو غصہ آتا ہے تو معاف کر دیتے ہیں اور جن لوگوں نے اپنے رب کا حکم مانا اور نماز کے پابند ہیں اور ان کا کام آپس کے مشورہ سے ہوتا ہے۔ اور ہم نے جو کچھ دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

حضرت احنف اپنے کو پہچانتے تھے۔ کہنے لگے خدایا میں تو ان میں کہیں نظر نہیں آتا۔

اب انہوں نے دوسرا راستہ اختیار کیا۔ اس راستے میں ان کو اور طرح طرح کے آدمی نظر آنے لگے۔ ایک بھیڑ ملی جس کا حال یہ تھا۔

اِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَسْتَكْبِرُوْنَ ○ وَيَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا لَتَارِكُوْٓا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ

(الصٰفٰت ع ۲)

ترجمہ۔ جب ان سے کہا جاتا کہ خدا کے سوا

کوئی معبود نہیں تو تکبر کیا کرتے اور کہتے کہ کیا ہم اپنے معبودوں کو ایک شاعر دیوانہ کی وجہ سے چھوڑ دیں گے۔

اور آگے بڑھے تو کچھ ایسے لوگ ملے کہ

إِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَأَزَّتْ قُلُوبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْآخِرَةِ وَإِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ (زمر ع ۵)

ترجمہ۔ جب فقط اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے۔ تو اُن لوگوں کے دل منقبض ہو جاتے ہیں۔ جو کہ آخرت کا یقین نہیں رکھتے۔ اور جب اس کے علاوہ اوروں کا ذکر آتا ہے۔ تو اسی وقت وہ لوگ خوش ہو جاتے ہیں۔

کچھ ایسے بدقسمت بھی کہ جب اُن سے کہا جائے گا۔

مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ (المدثر ع ۲)

ترجمہ۔ تم کو دوزخ میں کس بات نے داخل کیا تو وہ جواب دیں گے

لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ۝ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ۝ وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ۝ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝ حَتّٰى أَتٰنَا الْيَقِيْنُ (المدثر ع ۲)

ترجمہ۔ ہم نہ تو نماز پڑھا کرتے تھے۔ اور نہ غریب کو کھانا کھلایا کرتے تھے۔ اور ہم باتیں بنانے والوں کے ساتھ خود بھی مشغول ہو جاتے تھے اور ہم آخرت کا انکار کیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ہم کو موت آگئی۔

احنف یہ صورتیں دیکھ کر گھبرا گئے۔ کہنے لگے خدایا ایسے لوگوں سے تیری پناہ! میں ان سے بیزار ہوں اور مجھے ان سے کوئی تعلق نہیں! وہ اپنے متعلق نہ تو وسوسے میں تھے۔ اور نہ ایسے بدگمان کہ اپنے کو مشرکوں اور باغیوں میں سمجھ لیں۔ وہ جانتے تھے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ایمان کی دولت دی ہے۔ ان کا مقام بہت بلند نہ سہی مگر ان کی جگہ مسلمانوں ہی میں ہے۔ ان کو ایسی صورت کی تلاش تھی۔ جس کو وہ اپنی کہہ سکیں۔ ان کو اپنے ایمان کا یقین بھی تھا۔ اور اپنی کوتاہیوں اور کمزوریوں کا علم بھی۔ اور اللہ کی رحمت اور مغفرت پر بھروسہ بھی۔ نہ ان کو اعمال پر غرّہ تھا۔ نہ خدا کی رحمت سے مایوسی ان کو اس ملی جلی صورت کی تلاش تھی۔ اور اس کا یقین کہ وہ صورت اس جامع و مکمل اس زندہ و تازہ کتاب میں ضرور ملے گی۔ کیا ایسے خدا کے بندے نہیں ہیں۔ جو ایمان کی دولت بھی رکھتے ہیں۔ اپنے گناہوں اور تقصیروں پر شرمندہ بھی ہیں کیا خدا کی رحمت ان کو محروم رکھے گی۔ کیا اس کتاب میں جو سارے انسانوں کے لئے ہے ان کی صورت اور ان کا تذکرہ نہیں ملے گا۔ ایسا نہیں ہو سکتا جویندہ یابندہ احنف کو اپنی تلاش میں کامیابی ہوئی۔ انہوں نے اللہ کی اس پاک کتاب میں اپنے کو ڈھونڈ نکالا۔

وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا عَسَى اللّٰهُ أَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ إِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ (التوبہ ع ۱۳)

ترجمہ۔ اور کچھ اور لوگ ہیں جن کو اپنی خطاؤں کا اقرار ہے انہوں نے ملے جلے عمل کئے تھے۔ کچھ بھلے کچھ بُرے اللہ سے اُمید ہے۔ کہ اُن کے حال پر رحمت کے ساتھ توجہ فرمائے۔ بلاشبہ اللہ بڑی مغفرت بڑی رحمت والا ہے۔

انہوں نے کہا بس بس میں مل گیا میں نے اپنے کو پا لیا مجھے اپنے گناہوں کا اعتراف ہے۔ مجھے خدا کی توفیق سے جو کچھ نیک اعمال ہوئے ان کا انکار نہیں ان کی ناقدری نہیں، ناشکری نہیں مجھے خدا کی رحمت سے نا امیدی نہیں۔

وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ إِلَّا الضَّآلُّوْنَ ۝

ترجمہ۔ اللہ کی رحمت سے وہی مایوس ہو سکتے ہیں جو گمراہ ہیں۔

ان سب سے مل جل کر جو صورت تیار ہو۔ وہ میری صورت ہے۔ اس آیت میں میرا اور میرے جیسوں کا حال بیان کیا گیا ہے۔ اور ان کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ قربان اپنے رب کے جس نے اپنے گناہگار بندوں کو فراموش نہیں فرمایا۔

حضرت احنف کی تلاش کا یہ قصہ ختم ہو گیا۔ حضرت احنف دنیا سے چلے گئے اپنے پیدا کرنے والے کے پاس پہنچ گئے۔ مگر یہ کتاب موجود ہے۔ اور قیامت تک رہے گی۔ قومیں اگر اپنے کو اس میں تلاش کریں تو پا لیں گی جماعتیں اور مختلف طبقے اپنے کو اس آئینے میں دیکھنا چاہیں گے۔ تو دیکھ لیں گے۔ افراد، ہم اور آپ اگر اپنے کو تلاش کرنے نکلیں گے تو انشا اللہ ناکام واپس نہیں ہوں گے حضرت احنف ہم کو سچی تلاش کا ایک نمونہ دکھلا گئے۔ اور قرآن پڑھنے اور اس پر غور کرنے کا صحیح طریقہ سکھا گئے۔ ہمیں اس نمونہ اور تعلیم سے فائدہ اٹھا کر قرآن مجید کا مطالعہ شروع کرنا چاہیئے۔

عزّاسمہ

کیا یہ ظلم تازہ تو نے اے چرخ کہن ہم سے
مناسب تو نہ تھا تیرے تغافل کا چلن ہم سے
قیامت سے یہ صدمہ کم نہیں بچھڑے ہمیشہ کو
امیر انجمن سے ہم امیر انجمن ہم سے

لطیف انور ۲۵ر فروری ۱۹۶۳ء

مولانا مفتی محمد شفیع صاحب، کراچی

صلوٰۃ التسبیح

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیۡنَ اصۡطَفٰی

حدیث :- حضرت عبداللہ بن عباسؓ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنے عم بزرگوار) عباس بن عبدالمطلب سے فرمایا۔ اے عباس، اے میرے چچا! میں آپ کو ایک بڑا عطیہ دیتا ہوں اگر آپ اس پر عمل کر لیں تو اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ پرانے اور نئے جو بلا ارادہ خطاءً سرزد ہوئے یا قصداً صادر ہوئے اور چھوٹے اور بڑے اور خفیہ اور علانیہ سب گناہ بخش دیں۔ اور وہ یہ ہے کہ آپ چار رکعت نماز پڑھیں جن میں (حسب دستور) فاتحہ کے بعد کوئی سورت قرآن پڑھیں۔ جب آپ پہلی رکعت میں قرأت سے فارغ ہو جائیں تو قیام ہی کی حالت میں پندرہ مرتبہ یہ کلمات پڑھیں۔ سُبۡحَانَ اللّٰہِ وَ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکۡبَرُ۔ پھر رکوع میں جائیں۔ (تسبیح رکوع کے بعد) پھر وہی کلمات دس مرتبہ پڑھیں۔ پھر رکوع سے سر اٹھائیں (قومہ میں) پھر دس مرتبہ وہی کلمات پڑھیں۔ پھر سجدہ میں جائیں تو (تسبیح سجدہ کے بعد) وہی کلمات دس مرتبہ پڑھیں۔ پھر پہلے سجدہ سے سر اٹھائیں تو (جلسہ میں) پھر دس مرتبہ پڑھیں۔ پھر دوسرا سجدہ کریں تو اس میں بھی دس [مرت]بہ پڑھیں پھر دوسرے سجدہ سے [اٹھ]کر (بیٹھ جائیں اور) دس مرتبہ [پ]ڑھیں یہ (ایک رکعت میں) پچھتر [ہو]گئی۔ پھر اسی طرح چاروں [ر]کعتوں میں (پچھتر پچھتر مرتبہ) یہ تسبیح پڑھیں (اس طرح کل تسبیحات تین سو ہو جائیں گی۔ اسی کا نام صلوٰۃ التسبیح ہے) اس حدیث کو امام بخاریؒ نے جزء القرأت میں اور ابوداؤد ابن ماجہ نے سنن میں اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے

اور بیہقیؒ نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن مبارک صلوٰۃ التسبیح پڑھا کرتے تھے اور سلف صالحین برابر یکے بعد دیگرے اس کو پڑھتے چلے آئے ہیں۔ ائمہ تابعین سے ابوالجوزاء روزانہ ظہر کی اذان اور نماز کے درمیان پڑھا کرتے تھے۔ حدیث صلوٰۃ التسبیح کو علاوہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے دوسرے صحابہ فضل بن عباس اور عبداللہؓ بن عمرو بن عاص اور عبداللہ بن عمر اور ابو رافع مولیٰ (آزاد کردہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی مرتضیٰ اور جعفر بن ابی طالبؓ اور ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بھی روایت کیا ہے۔ (شفاء الاسقام مع اسمار مخرجین دمثلہ فی خاتمۃ ادعیۃ الحج والعمرہ للعلامۃ قطب الدین الحنفی)

صلوٰۃ التسبیح کی ایک دوسری صورت

صلوٰۃ التسبیح کی جو صورت اوپر مذکور ہوئی قوی اور صحیح حدیث میں اسی طرح مذکور ہے۔ اور حضرت عبداللہ بن مبارکؒ سے اس کی ایک دوسری صورت بھی منقول ہے وہ یہ کہ اوّل رکعت میں سُبۡحَانَکَ اللّٰہُمَّ پڑھنے کے بعد قرأت سے پہلے پندرہ مرتبہ اور قرأت کے بعد دس مرتبہ تسبیح مذکور پڑھیں اور دوسرے سجدہ کے بعد جو دس مرتبہ پڑھنا پہلی صورت میں نقل ہوا ہے وہ نہ پڑھیں اس طرح بھی ہر رکعت میں پچھتر تسبیح کا عدد پورا ہو جاتا ہے اور پہلی رکعت کے بعد دوسری رکعت کی طرف کھڑے ہونے سے پہلے جو جلسۂ استراحت پہلی صورت میں لازم آتا ہے وہ اس صورت میں نہیں ہے۔ یہ دوسری صورت حضرت عبداللہؓ بن جعفر کی حدیث میں بھی وارد ہوئی ہے۔

اور چونکہ جلسۂ استراحت عام نمازوں میں حنفیہ اور مالکیہ کے نزدیک مکروہ ہے۔ اس لئے بہت سے علماءِ حنفیہ اور مالکیہ نے دوسری صورت کو اپنے مذہب کے مطابق پاکر اسی کو ترجیح دی ہے۔ احیاء العلوم اور قوت القلوب میں بھی اسی کو راجح قرار دیا ہے لیکن حافظ منذری اور ابو عبداللہ قصار اور بہت سے دوسرے علماء مالکیہ نے فرمایا ہے۔ کہ ایسے فضائل اعمال میں اتباعِ مذہب واحد ضروری نہیں۔ دوسرے مذہب کے موافق بھی عمل کیا جا سکتا ہے۔ خصوصاً جبکہ اصح الروایتین سے اس کی تائید ہو رہی ہے۔ احقر ناکارہ نے اپنے بعض مشائخ حنفیہ سے بھی اس بارہ میں ایسا ہی سنا ہے۔ کہ صلوٰۃ التسبیح میں جلسۂ استراحت حنفیہ کے یہاں بھی مکروہ نہیں اور علامہ قطب الدین حنفی نے رسالہ ادعیۃ الحج والعمرہ کے خاتمہ میں صلوٰۃ التسبیح کا مفصل بیان لکھا ہے اس سے بھی یہی مستفاد ہوتا ہے۔ اور رحلت ناصریہ میں ہے کہ مناسب یہ ہے کہ کبھی پہلی صورت سے اور کبھی دوسری صورت سے پڑھ لیا جائے۔ (انتہی)

کیونکہ دونوں صورتیں روایات حدیث اور تعامل سے منقول و ماثور ہیں۔ اس میں زیادہ کاوش و تفتیش اور خلاف و اختلاف فضول ہے۔

مسائل ضروریہ متعلقہ صلوٰۃ التسبیح

مسئلہ :- صلوٰۃ التسبیح ایک نفل نماز ہے اس کے لئے جو احکام شرعیہ عام نوافل کے متعلق وارد ہوئے ہیں وہ یہاں بھی ملحوظ رکھے جائیں۔ مثلاً [ر]ات کو پڑھیں تو قرأت میں جہر و اخفا دونوں کا اختیار ہے۔ اور دن میں پڑھیں تو اخفا کرنا

لازم ہے اور تسبیحات مذکورہ بہرحال آہستہ پڑھنا چاہئے۔

۴- یہ نماز اوقاتِ مکروہہ یعنی آفتاب کے طلوع و غروب کے وقت اور نصف النہار کے وقت نہ پڑھے۔ اسی طرح جن اوقات میں نفل پڑھنا مکروہ ہے۔ مثلاً نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب سے پہلے اور عصر کے بعد غروب آفتاب سے پہلے۔ ان میں بھی صلوٰۃ التسبیح نہ پڑھیں اور افضل وقت اس نماز کا زوالِ آفتاب کے بعد نمازِ ظہر سے پہلے ہے۔

(رواہ ابوداؤد)

اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور بہت سے علماء سلف جمعہ کے روز زوال کے بعد خطبۂ جمعہ سے پہلے صلوٰۃ التسبیح پڑھا کرتے تھے۔

(شفاء الاسقام)

مسئلہ:- عام روایاتِ حدیث میں کلمات تسبیح وہی منقول ہیں جو اوپر مذکور ہوئے یعنی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ اور حضرت عبداللہ بن جعفر کی روایت میں ان کلمات کے بعد وَلَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ بھی وارد ہوا ہے۔ اور اس حدیث کی سند اگرچہ ضعیف ہے۔ مگر فضائل اعمال میں اس پر عمل جائز ہے۔ اسی لئے احیاء العلوم میں اس کی زیادتی کو مستحسن قرار دیا ہے۔

مسئلہ:- صلوٰۃ التسبیح میں قرأت فاتحہ کے بعد اختیار ہے۔ جو سورہ بھی چاہے پڑھے اور بعض روایات میں سورہ اِذَا زُلْزِلَتِ اور عَادِیَاتِ اور اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ اور قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ منقول ہے۔ نیز بعض روایات میں اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ سورہ عصر سورہ کافرون وارد ہوا ہے

مسئلہ:- رکوع سجدہ میں پہلے رکوع سجدہ کی تسبیحات معروفہ یعنی سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ رکوع میں تین مرتبہ اور سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی سجدہ میں تین مرتبہ پڑھے۔ اس کے بعد صلوٰۃ التسبیح کے کلماتِ تسبیح دس مرتبہ پڑھیں۔

ترمذی کی روایات میں حضرت عبداللہ بن مبارکؒ سے اسی طرح منقول ہے۔ (شفاء الاسقام)

مسئلہ:- اگر تسبیحات کو انگلیوں پر شمار کرنے کی ضرورت محسوس کرے تو جائز ہے مگر اس طرح کہ رکوع میں ہاتھ گھٹنے پر اور سجدہ میں زمین پر اور قعدہ میں ران پر رہے۔

مسئلہ:- دوسری رکعت میں جب قعدہ اولیٰ بیٹھے تو پہلے تسبیحات مذکورہ پڑھے پھر تشہد ادا کرے۔ (شفا الاسقام)

مسئلہ:- اگر صلوٰۃ التسبیح میں کوئی سہو ہو جائے جس کے سبب سجدہ سہو کرنا پڑے تو سہو کے دونوں سجدوں میں تسبیحات مذکورہ نہ پڑھے۔ ترمذی نے نقل کیا ہے کہ عبداللہ بن مبارک سے اس کا سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا۔ کہ سجدہ سہو میں تسبیحات صلوٰۃ التسبیح نہ پڑھی جائیں کیونکہ اس نماز کی کل تسبیحات تین سو ہیں وہ چاروں رکعات میں پوری ہو چکی۔

مسئلہ:- صلوٰۃ التسبیح میں جو تسبیح پڑھی جاتی ہے۔ اگر کوئی شخص کسی موقع پر یہ تسبیح پڑھنا بالکل بھول جائے یا تعداد میں کمی رہ جائے تو اس کا تدارک کس طرح کیا جائے؟ اس کے متعلق شیخ ملا علی قاری رحمۃ اللہ نے شرح مشکوٰۃ میں تحریر فرمایا ہے کہ "اگر ایک جگہ میں یہ تسبیح رہ جائے یا سہواً کم پڑھی جائے تو جب یاد آوے اسی رکن میں رہتے ہوئے عدد کی بھی قضا کر لی جائے۔ مثلاً رکوع میں دس مرتبہ تسبیح پڑھنا بھول گیا، سجدہ میں یاد آیا تو سجدہ میں یہ دس بھی پڑھے اور سجدہ کی بھی۔ اس طرح بیس تسبیح سجدہ میں پڑھ لے۔ اسی طرح اگر یاد آیا کہ رکوع میں تین مرتبہ تسبیح کم پڑھی گئی تو سجدہ میں تیرہ مرتبہ پڑھ کر پوری کرے۔

ملا علی قاریؒ نے یہ حکم حضرت عبداللہ ابن مبارک کی روایت سے اخذ کیا ہے۔ جس میں تسبیحات کی مقررہ تعداد تین سو بتلائی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ تین سو کی تعداد پوری کرنا صلوٰۃ التسبیح کے لئے ضروری ہے۔

مسئلہ:- اگر نماز پوری کرنے اور سلام پھیرنے کے بعد یاد آیا کہ کچھ تسبیحات کم پڑھی گئیں تو اس کی وجہ سے اس پر سجدہ سہو نہیں آتا کیونکہ سجدہ سہو ترک واجب پر مرتب ہوتا ہے یہ تسبیحات واجب نہیں۔ اس صورت میں یہ نماز مطلق نفل ہو گئی۔ صلوٰۃ التسبیح کا ثواب حاصل نہ ہوا۔ (شفاء الاسقام)

مسئلہ:- اگر تسبیحات مذکورہ تعداد معینہ سے زیادہ پڑھی گئیں تو اگر سہواً ایسا ہو گیا تو کوئی مضائقہ نہیں اور ثواب میں بھی کمی نہیں اور اگر قصداً ایسا کیا ہے تو بہت سے علماء کے نزدیک صلوٰۃ التسبیح کا ثواب خاص فوت ہو گیا۔ کیونکہ جن اذکار میں سنت سے کوئی خاص عدد منقول ہے۔ جس طرح اس عدد سے کمی اس کے اثر کو ضائع کر دیتی ہے اسی طرح زیادتی سے بھی وہ اثر خاص ضائع ہو جاتا ہے۔

اور حافظ ابن حجر عسقلانی نے شیخ ابوالفضل کی شرح ترمذی سے نقل کیا ہے کہ اس زیادتی سے صلوٰۃ التسبیح کا ثواب اور اثر فوت نہیں ہوتا۔ مگر اس کے ثواب میں اس زیادتی سے کوئی زیادتی بھی نہیں ہوتی۔ (شفاء الاسقام)

مسئلہ:- صلوٰۃ التسبیح کی آخر رکعت میں تشہد اور درود شریف کے بعد سلام پھیرنے سے پہلے یہ دعا پڑھنا مستحب ہے جس کو حلیہ ابونعیم نے اور اوسط میں طبرانی نے بروایت حضرت عبداللہ ابن عباسؓ نقل کیا ہے۔ وہ دعا یہ ہے:-

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ تَوْفِیْقَ اَھْلِ الْھُدٰی وَ اَعْمَالَ اَھْلِ الْیَقِیْنِ وَ مُنَاصَحَۃَ اَھْلِ التَّوْبَۃِ وَ عَزْمَ اَھْلِ الصَّبْرِ وَ جِدَّ اَھْلِ الْخَشْیَۃِ وَ طَلَبَ اَھْلِ الرَّغْبَۃِ وَ تَعَبُّدَ اَھْلِ الْوَرَعِ وَ عِرْفَانَ اَھْلِ الْعِلْمِ حَتّٰی اَخَافَکَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مَخَافَۃً تَحْجُزُنِیْ بِھَا عَنْ مَعَاصِیْکَ حَتّٰی اَعْمَلَ بِطَاعَتِکَ عَمَلًا اَسْتَحِقُّ بِہٖ رِضَاکَ وَ حَتّٰی اُنَاصِحَکَ بِالتَّوْبَۃِ خَوْفًا مِّنْکَ وَ حَتّٰی اُخْلِصَ لَکَ النَّصِیْحَۃَ حُبًّا لَکَ

وَحَتّٰی اَتَوَکَّلَ عَلَیْکَ فِی الْاُمُوْرِ کُلِّهَا حُسْنَ ظَنٍّ بِکَ سُبْحَانَ خَالِقِ النُّوْرِ۔

مختصر صلوٰۃ التسبیح

صلوٰۃ التسبیح مشہور تو وہی ہے۔ جس کی صورت اوپر لکھی گئی۔ اور فضائل مذکورہ بھی اسی کے لئے منقول ہیں۔ مگر بعض روایات حدیث میں ایک اور صورت بھی منقول ہے جو مقاصد دینیہ اور دنیویہ پورے ہونے کے لئے مجرب ہے اس کو بھی مشائخؒ نے صلوٰۃ التسبیح صغریٰ کے نام سے موسوم کیا ہے صورت اس کی یہ ہے :۔

امام احمدؒ نے مسند میں اور ترمذی نے باب ما جاء فی صلوٰۃ التسبیح میں اور نسائی نے سنن میں۔ ابن خزیمہؒ ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں اور حاکم نے مستدرک میں حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کیا ہے کہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو چند کلمات سکھائے جن کو وہ نماز کے اندر پڑھ لیں تو جو دعا مانگیں وہ قبول ہو وہ کلمات یہ ہیں سُبْحَانَ اللّٰہِ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ ہر ایک دس دس مرتبہ۔

فائدہ :۔ مناوی نے اس حدیث کو نقل کر کے فرمایا کہ اسناد اس کی حسن یا صحیح ہے۔ اس کے بعد فرمایا کہ یہ فوائد و آثار جب مرتب ہوں گے کہ ان کلمات کے معنی کا بھی دل میں استحضار ہو محض زبان کی حرکت نہ ہو۔

ف :۔ اس مختصر صلوٰۃ التسبیح میں جو دس مرتبہ کلمات مذکورہ پڑھنا منقول ہے۔ اس کا کوئی خاص محل نہ روایت روایت حدیث میں متعین کیا گیا اور نہ علماء و مشائخ میں سے کسی کی نقل اس کے متعلق دیکھی۔ اس لئے ظاہر یہ ہے کہ نماز پڑھنے والے کو اختیار ہے جس رکن میں چاہے پڑھے یا آخر میں تشہد کے بعد پڑھ لے۔

(واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم)

بقیہ سفر آخرت شیخ التفسیرؒ

صہ ۳ سے آگے

مشرف ہوتے رہے۔ آخر جب مکان اتنے بڑے ہجوم کا متحمل نہ ہوسکا تو ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس شیخ ابرار احمد نے حضرت کے صاحبزادوں سے اجازت لے کر جسد اطہر کو مکان کے باہر گلی میں رکھ دیا گیا۔ اور اوپر شامیانے لگا دئیے گئے۔ صبح سے لے کر ۲½ بجے تک مشتاقان دید اپنے شیخ کی آخری جھلک دیکھتے رہے۔

ادھر مولانا کی مسجد میں بھی ایک جم غفیر جمع تھا۔ جن میں علمائے کرام کی بھی ایک بھاری تعداد موجود تھی۔ چنانچہ بعد از نماز ظہر تمام علمائے کرام جمع ہوئے۔ اور حضرت کی نماز جنازہ کے لئے امامت کے انتخاب کا سوال اٹھایا گیا۔ چنانچہ بیشتر علمائے کرام نے یہ تجویز پیش کی۔ کہ حضرتؒ نے اپنے درمیانے صاحبزادے مولانا عبیداللہ انور کو اپنی زندگی میں قائمقام اور اپنے بعد امیر انجمن کیا ہوا ہے۔ ابڑے صاحبزادے مولانا حبیب اللہ مدینہ مسجد میں مقیم ہیں ا بعد ادا نماز جنازہ پڑھائیں۔ چنانچہ اس تجویز پر حافظ حمید اللہ (حضرت کے چھوٹے صاحبزادے) کی رائے حاصل کی گئی۔ جنہوں نے بکمال سعادتمندی نہ صرف اپنے بڑے بھائی کی نماز جنازہ کے لئے امامت کی تائید کی۔ بلکہ فرمایا کہ میں اپنے بھائی کا ہر طرح سے تابعدار اور وفادار رہوں گا۔ اور اُن کے ہر حکم کے آگے سر تسلیم خم کرتا رہونگا چنانچہ اس فیصلہ کے بعد جنازہ اٹھایا گیا۔ بے پناہ ہجوم کی وجہ سے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس از خود چارپائی سے باندھنے کے لئے تیس تیس گز لمبے بانس لے آئے تھے۔ مکان سے مسجد تک جنازہ ویسے ہی لایا گیا۔ کیونکہ گلی سے طویل بانس باندھ کر جنازہ سے نکلنا ممکن نہ تھا۔ مسجد کے قریب چارپائی سے بانس باندھ دئیے گئے لوگوں کی خواہش کے پیش نظر حضرت کا رُخ انور کھلا رکھا گیا تھا تاکہ کوئی بھی رُخِ انور کی آخری جھلک سے محروم نہ رہ جائے۔ شیرانوالہ کی وسیع جامع مسجد جس کی سنگ بنیاد بھی حضرت کے دست مبارک سے رکھا گیا تھا۔ اپنی بے بسی اور بیکسی پر آنسو بہا رہی تھی۔ آج اُس کا خطیب ہمیشہ کے لئے اُس سے رخصت ہو رہا تھا۔ اُس کے فلک بوس مینار یوں دم بخود اور ساکت و جامد کھڑے تھے۔ جیسے اس سانحہ عظیم پر اظہار غم کے لئے آسمان سے اشکوں کی بھیگ مانگ رہے ہوں۔ اِدھر مسجد میں ہراس وحشت اور اداسی کا عالم تھا۔

- اُدھر آہ و فغاں تھی۔ سسکیاں تھیں۔ اشکوں کا سیل رواں تھا۔ جو بے پناہ ہجوم کی طرف سے مولاناؒ کو خراج عقیدت کے طور پر ادا کیا جا رہا تھا۔ مسجد کے قریب چارپائی کے ساتھ بانس باندھ دئیے گئے۔ اور شیرانوالہ گیٹ سے باہر جنازہ سرکلر روڈ پر لایا گیا۔ جوں جوں جنازہ آگے بڑھ رہا تھا۔ توں توں ہجوم میں بھی اضافہ ہو رہا تھا اک موریہ پل کے قریب سے ہوتا ہوا جب جنازے کا جلوس یکی گیٹ کے قریب پہنچا تو ایک بانس ٹوٹ گیا۔ لیکن عشاق نے ہاتھوں ہاتھ تھام لیا۔ اور جنازہ وہیں رکھ کر دوبارہ باندھ لیا گیا۔ اس موقعہ پر ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس نے جو پولیس کی بھاری جمعیت کے ساتھ جنازے کے جلوس کے ہمراہ تھے۔ یہ پیش کش کی کہ ہم ایک اوپن کار (OPEN CAR) منگوائے دیتے ہیں۔ حضرت کی چارپائی اُس پر رکھ دی جائے۔ اور بانس بدستور اُس کے ساتھ بندھے رہیں۔ اس طرح جنازہ آگے بھی بڑھتا رہے گا۔ اور ہجوم بانس کو چھونے کی سعادت بھی حاصل کرتا رہے گا۔ مگر حافظ حمید اللہ نے کہا۔ کہ حضرت اقدس قوم کی امانت تھے۔ اگر قوم اس پیشکش کی قبولیت کے لئے طیار ہے۔ تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ لیکن قوم نے اس بات کو گوارا نہ کیا۔ کہ مولانا کے جنازے کو اپنے کندھوں پر اٹھانے کی سعادت ایک کار کے حوالے کر دی جائے۔ چنانچہ جنازے کا جلوس سرکلر روڈ پر براستہ دہلی گیٹ اکبری گیٹ۔ شاہ عالمی گیٹ اور انارکلی قبرستان میانی صاحب کی طرف بڑھتا گیا۔ البتہ یہاں سے پولیس کی۔ ایک جیپ جنازے کے آگے آگے چلا دی گئی تاکہ ہجوم کی وجہ سے جنازہ رکنے نہ پائے۔ اور آگے بڑھتا رہے پولیس کے

زیر انتظام شیرانوالہ سے یونیورسٹی گراؤنڈ تک ٹریفک بند کر دیا گیا تھا۔ حد نگاہ تک انسانوں کا ایک سیل رواں نظر آتا تھا۔ نظر اٹھتی تھی۔ تو دو رویہ مکانوں اور دکانوں کی چھتیں عورتوں اور بچوں سے اٹی پڑی تھیں۔ عورتیں چھتوں سے حضرت کے جنازے پر پھول برساتیں۔ ایک خاص بات جس کو اکثر احباب نے نے محسوس کیا۔ رحمت ایزدی یا پھوار پر لطف اور کیف آفریں قطروں کی صورت میں جنازے پر برس رہی تھی موسم کچھ عجیب دلکش و سہانا ہو چکا تھا شب گزشتہ بارش ہونے کی وجہ سے سڑکوں پر کیچڑ تھا۔ اور متعدد جگہوں پر پانی کھڑا تھا۔ لوگ اپنے قیمتی پارچات کے ساتھ کیچڑ اور پانی میں سے گزر رہے تھے۔ لیکن جنازے سے پیچھے ہٹنے کا نام نہ لیتے تھے۔ ایسا بھی کئی دفعہ ہوا۔ اگر کسی کے پاؤں سے جوتا نکل گیا۔ تو اس نے جوتے کو حاصل کرنا مناسب نہ جانا بلکہ جنازے کے ساتھ ساتھ بڑھتا گیا بلکہ بقول مولانا اسحٰق صاحب ایک شخص کی گھڑی گر گئی۔ اور اس نے جنازے کی رفاقت پر گھڑی کے حصول کو ترجیح دیتے ہوئے آگے بڑھنا ہی مناسب جانا کیونکہ ہجوم کی یہ حالت تھی۔ کہ جو آدمی ایک دفعہ ایک جگہ سے ہٹ جاتا اس کا دوبارہ وہاں ملنا ناممکن نظر آتا تھا۔ اگرچہ لوگ بھی باہمی تعاون کی بہترین مثال پیش کر رہے تھے۔ اور پولیس کی بھاری جمعیت بھی انتظام میں مصروف تھی۔ مگر اسکی ہجوم کی زیادتی کی وجہ سے کئی لوگ جنازے کو کندھا نہ دے سکے۔ چنانچہ میں نے خود کئی عمر رسیدہ احباب کو جنازے کا کندھا دلوانے کی کوشش کی۔ مگر بے سود بلکہ میں خود ہی ہجوم کے دھکے سے کہیں کا کہیں نکل جاتا۔ چنانچہ حضرت مولانا خدا بخش ملتانی کو کوشش بسیار کے باوجود بھی بانس کے قریب نہ لا سکا۔

کم و بیش ساڑھے چار بجے کے قریب جنازے کا جلوس یونیورسٹی گراؤنڈ میں پہنچا۔ جہاں ایک محتاط اندازے کے مطابق تقریباً ستر ہزار نفوس جلوس جنازہ کے ورود سے پہلے جمع ہو چکے تھے۔ یہاں خاصی مشکل کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ لوگوں نے پہلے سے ہی صف بندی کر لی تھی۔ اور صرف جنازہ آگے رکھنے کی گنجائش تھی مگر جنازے کے ساتھ آنے والے انبوہ کثیر کی یہ خواہش تھی کہ وہ جنازے کے قریب تر کھڑا ہو سکے۔ اس موقعہ پر پولیس کو خاصی محنت کرنی پڑی۔ کیونکہ سختی کرنا مناسب نہ سمجھتے تھے۔ اور ہجوم قابو سے باہر تھا۔ ایک طرف ڈی۔ ایس۔ پی محض حکم کرنے کی بجائے سپاہیوں کی طرح ہجوم میں گھسے ہوئے تھے کبھی تو مجمع کو دھکیل کر پیچھے لے جاتے اور کبھی خود بھی مجمع کے دھکوں سے پیچھے ہٹنے پر مجبور ہو جاتے۔ دوسری طرف قاضی احسان احمد صاحب لاؤڈ سپیکر پر مجمع کو صف بندی کی تلقین کر رہے تھے۔ خدا خدا کر کے دوبارہ صف بندی ہو سکی۔ اور قاضی احسان احمد صاحب نے شیرانوالہ مسجد میں علماء کرام کے کئے ہوئے فیصلے کو لاؤڈ سپیکر پر دہرایا کہ پاکستان کے تمام اکابر علماء کرام کے متفقہ فیصلہ کے مطابق مولانا انور صاحب نماز جنازہ پڑھائیں۔ چنانچہ مولوی انور صاحب آگے بڑھے۔ شدت گریہ کے باعث ان کا گلا بیٹھا ہوا تھا۔ حافظ حمیداللہ صاحب نے لوگوں کو نماز جنازہ کی نیت سمجھائی۔ اس کے بعد انور صاحب نے امامت کے فرائض سرانجام دیئے۔ اور حضرت شیخ التفسیرؒ (جو فی الحقیقت پاکستان کے شیخ الاسلام تھے بلکہ بعض علماء نے اپنی بصیرت کے مطابق حضرت کو ان کی زندگی میں شیخ الاسلام لکھا ہے) کی نماز جنازہ پڑھی گئی۔ نماز جنازہ کے بعد جنازہ اٹھایا جا رہا تھا تو قاضی احسان احمد صاحب کو دل کا دورہ پڑا۔ اور ان کی حالت بڑی مشکل سے سنبھل سکی۔ اس قلیل وقفہ کے باوجود پاکستان کے طول و عرض سے اکابر علمائے کرام، وکلاء، ڈاکٹر، سرکاری افسران اور ہر مسلک اور مکتبہ فکر کے احباب شریک جنازہ تھے۔ ہمارے اندازے کے مطابق ڈیڑھ دو لاکھ انسانوں نے نماز جنازہ میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔

راقم الحروف نے ہجوم کا اندازہ لگانے کے لئے سیڑھیوں پر چڑھ کر دیکھا۔ جدھر نگاہ اٹھتی تھی۔ ٹڈی دل کی طرح انسان ہی انسان نظر آتے تھے۔ جن کے چہرے زرد اور آنکھیں نم تھیں۔ ہمارا خیال ہے لاہور کے در و دیوار نے قبل ازیں اس سے بڑا جلوس جنازہ کبھی نہ دیکھا ہوگا۔

نماز جنازہ کے بعد ایک کثیر تعداد شہر کو واپس ہو گئی مگر یوں ہی معلوم ہوتا تھا کہ سمندر سے دو چار پیالے نکالے گئے ہیں۔ یونیورسٹی گراؤنڈ سے جنازہ میانی صاحب لے جانے کے لئے دوبارہ سڑک پر آنے تک انتظام مکمل طور پر پولیس کے ہاتھ میں رہا۔ اور مسلمان تعاون کرتے رہے۔ کیونکہ راستہ میں کئی کھال اور لوہے کے جنگلے تھے اور اصل راستہ دور افتادہ تھا۔ لہٰذا وقت کی تنگی کے پیش نظر یہ راستہ اختیار کیا گیا۔

گراؤنڈ سے نکلنے کے بعد میں مولانا انور صاحب کی معیت میں جنازہ سے پہلے حضرت کی تیار شدہ قبر پر پہنچ گیا تاکہ اس مقدس ہستی کو لحد میں اتار سکوں یا کم از کم قریب تر رہ سکوں۔

کافی انتظار کے بعد گروہ عاشقاں اپنے محبوب شیخؒ کو کندھوں پر اٹھائے قبر پر پہنچا۔ اور اٹھارہ رمضان المبارک کی افطاری سے دس منٹ قبل حضرت مولانا عبداللہ صاحب درخواستی، مولانا عبیداللہ انور صاحب، حافظ حمیداللہ صاحب اور چند دیگر معتقدین نے حضرت قطب عالم مولانا غلام محمد صاحب دین پوری اور قطب الاقطاب حضرت مولانا سید تاج محمود صاحب امروٹی رحمۃ اللہ علیہ کی اس مشترک امانت کو لحد میں اتار دیا۔ اور غروب آفتاب کے ساتھ علم و عرفان کا یہ آفتاب بھی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ دل دھڑک رہے تھے لب کانپ رہے تھے اور آنکھوں سے چشمے جاری تھے اور دیکھتے ہی دیکھتے لحد پر اینٹیں چن دی گئیں۔

اک آسرا تھا دید کا باقی سو مٹ گیا
سنتے ہیں بند روزنِ دیوار کر دیا

کفن میں ملبوس وجود مبارک بھی نظروں سے اوجھل ہو گیا تو سسکیوں نے فضا کو گھیر لیا - آہ و فغاں بلند ہونے لگی - ہر کوئی ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کرتا تھا مگر اپنی آنکھوں اور دل پر اس کو اختیار حاصل نہ تھا - یوں محسوس ہوتا تھا کہ فضا اور ہوا شریک رنج و غم ہیں - بادل گرج کر اور بجلی چمک کر سلامی دے رہی تھی - آخر گورکنوں نے بڑی ہی تیزی سے مٹی ڈالنا شروع کر دی ہم لوگ جو قبر کے قریب کھڑے تھے دور کھڑے ہوئے عشاق کی التجاؤں کا مرکز بنے ہوئے تھے - وہ لوگ ہم سے مٹی کے ڈھیلے مانگ رہے تھے تاکہ ان کے ہاتھوں سے چھوئی ہوئی مٹی قبر میں ڈالی جا سکے - ہم نے جہاں تک ممکن ہو سکا لوگوں کے اس تقاضے کو پورا کیا ایک طرف ڈی - ایس - پی صاحب لوگوں کو قبر کے قریب آنے سے روک رہے تھے اور دوسری طرف وہ کہیں لوگوں کو مٹی کی ڈلیاں پکڑا رہے تھے اور کہیں سے ہاتھوں سے چھوئی ہوئی یہ مٹی کی ڈلیاں وصول کر کے قبر کے اندر ڈال رہے تھے -

جب قبر کا تعویذ تیار کیا جا تھا تو روزہ افطار کرنے کا سائرن سنا گیا - بہت سے حضرات افطاری کے لئے اشیائے خوردنی ساتھ لا چکے تھے جن کو وہاں تقسیم کیا گیا - قبر کی طیاری کے بعد حضرت مولانا عبداللہ صاحب درخواستی نے دعا فرمائی - اور ہجوم آمین کہتا گیا دعا کے بعد مجمع گروہوں میں بٹ کر نماز مغرب کی ادائیگی کے لئے رخصت ہو گیا -

نماز مغرب کے بعد سب لوگ اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے - ...لی جو ابھی تک گھٹا گھٹا سا تھا خوب کھل کر رویا بلکہ تمام شب روتا رہا -

واپس شیرانوالہ مسجد میں پہنچ کر دیکھا - کہ مسجد کھچا کھچ بھری ہوئی ہے - لوگوں نے رات وہیں قیام کیا اُن کے قیام کی ظاہری صورت پہلے جیسے تھی مگر اب روح کچھ اور تھی پہلے اُن کے قلوب شوق دید اور امید سے لبریز ہوتے تھے لیکن آج وہ حسرت و یاس کی آماجگاہ بنے ہوئے تھے - آج وہ ہستی موجود نہ تھی جو مولوی صابر صاحب کو بلا کر ان طالبانِ حق کے قیام اور طعام کے متعلق ہدایات دیا کرتی تھی -

اتوار کی صبح کو بھی بڑا مجمع تھا - لوگ نماز فجر کے بعد ہی حسب معمول درس قرآن حکیم کے لئے بیٹھ گئے - اب نہ معلم نے آنا تھا نہ آ سکا -

میرا خیال تھا کہ مولوی انور صاحب درس دیں گے - مگر جب کافی دیر ہو گئی اور مولوی انور صاحب مسجد میں آنے کے باوجود درس میں تشریف نہ لائے - تو مجمع پر ایک کرب کی حالت طاری ہو گئی - اسی دوران حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی تشریف لے آئے جن کو حضرت رح کے وصال کی اطلاع بھی دیر سے ملی تھی اور سواری کا مناسب بندوبست نہ ہونے کی وجہ سے اتوار کی صبح کو پہنچ سکے تھے - جو نہایت ہی غمزدہ معلوم ہو رہے تھے - روتے روتے ان کی آنکھیں سوج چکی تھیں آخر مولانا انور صاحب کی طرف سے پیغام موصول ہوا کہ حضرت مولانا خدا بخش ملتانی درسِ قرآن پاک دیں -

حضرت ملتانی، مولانا غلام غوث صاحب کو مجبور کر رہے تھے - مولانا غلام غوث صاحب کی حالت ہی غیر تھی - فرمانے لگے - حضرت! حوصلہ کہاں سے لاؤں، ہمت کس سے مانگوں - جس سے ہم ہدایات لے کر چلتے تھے اُس کی مسند پر کیسے بیٹھوں -

آخر بڑے اصرار کے بعد اُن کو درس پر آمادہ کیا گیا - گلوگیر آواز کے ساتھ انہوں نے سورہ فاتحہ تلاوت فرمائی اور لفظی ترجمہ کیا مگر فوراً ہی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر کی وسعتوں میں ڈوب گئے - میں قریب ہی بیٹھا سوچ رہا تھا

ع "بات چل نکلی ہے اب دیکھیں کہاں تک پہنچے"

مگر مولانا اچانک رک گئے کہ بس اتنا ہی حوصلہ تھا - اور پھر مولانا خدا بخش سے تکمیلِ درس کی فرمائش فرمائی -

مولانا کا رنگ دوسرا تھا - انہوں نے تلاوتِ قرآن پاک کے بعد حاضرینِ درس کو صبر کی تلقین فرمائی مگر تلقینِ صبر کچھ اس انداز سے فرمائی کہ اُن کی تسلیوں سے کچھ دل فزوں ہوا - اس موقعہ پر انہوں نے اپنا ایک خواب بیان فرمایا - کہ ۲۳ر فروری کو نماز جمعہ سے قبل میری طبیعت کچھ خراب ہو گئی اور میں گیارہ بجے کے قریب لیٹ گیا حالانکہ اس وقت لیٹنا میرے معمول میں نہ تھا - یوں معلوم ہوتا ہے کہ میں لیٹا نہیں بلکہ لٹایا گیا تھا - لیٹے لیٹے میری آنکھ لگ گئی - اور میں نے دیکھا کہ "ایک ٹانگہ میں تین بزرگ تشریف لائے دو کو تو میں پہچان نہ سکا - ایک حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ تھے - انہوں نے حضرت مولانا احمد علی رح سے ملاقات کا شوق ظاہر کیا اور ملاقات کے بعد حضرت شیخ رح کو ٹانگہ میں بٹھا کر چلے گئے" - اس واقعہ کے بعد میری آنکھ کھل گئی - اس واقعہ کے بیان پر مولانا خود بھی بہت روئے اور حاضرین کو بھی بہت رلایا کیونکہ اب یہ خواب شرمندۂ تعبیر ہو چکا تھا -

ایسا ہوتا ہے کہ جس درجہ کے انسان نے دنیا سے رخصت ہونا ہوتا ہے اُسی درجہ کے آدمی اس کو لینے آتے ہیں اور یہ کشف اللہ کے نیک بندوں کو نیکوں کی معرفت ہو جاتا ہے -

دعائے خیر کے ساتھ درس ختم کیا گیا - مسجد میں تمام دن لوگ آتے جاتے رہے - اور حضرت مرحوم مغفور کے لئے بلندیٔ درجات کے لئے دعائیں کرتے رہے - اور قبر پر بھی لوگوں کا تانتا بندھا رہا - اور تا دمِ تحریر یہی حالت ہے -

بقیہ اداریہ صـ۳ سے آگے

شیخ التفسیر رحمتہ اللہ علیہ کا تقرر ہوا۔ اور امام انقلاب حضرت مولانا عبیداللہ سندھیؒ کی جانشینی کا شرف حضرت مولانا احمدعلی صاحب قدس سرہٗ کو حاصل ہوا۔ یہ فریضہ بطور احسن انجام پذیر ہو رہا تھا کہ ریشمی خطوط کی سازش کے سلسلہ میں دوسرے اکابر علماء اور اولیاء کے ساتھ حضرت شیخ التفسیرؒ کو بھی برطانوی حکومت نے گرفتار کرکے راہوں، شملہ، جالندھر وغیرہ کی جیلوں میں رکھنے کے بعد بالآخر لاہور میں نظربند کر دیا۔

"عدو شر برانگیزد کہ خیر ما دراں باشد"

یہی نظربندی آگے چل کر عظیم قرآنی تحریک کی صورت میں رونما ہوئی اس کے برگ و بار ہند و پاک سے باہر ایشیا اور افریقہ وغیرہ ممالک میں بھی رنگ لائے۔ گلشن توحید اور چمنستانِ آزادی کے سدا بہار پھولوں سے ایک عالم مہک اٹھا۔ انگریزی استعمار کی جڑیں کھوکھلی ہونے لگیں۔ شرک و بدعت کی تاریکیوں نے رختِ سفر باندھنا شروع کیا اور توحید و سنت کی مشعل فروزاں روشن ہوگئی۔ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسند جو کسی عالم ربانی کی انتظار میں چشم براہ تھی بامراد ہوئی اور دین حق کے اجڑے ہوئے چمن میں بہار نے کروٹیں لینا شروع کر دیں۔

حضرت مولانا قدس سرہٗؒ کے آہنی عزم کو نہ فرنگی استعمار کی قوت شکست دے سکی اور نہ ہی فرنگی پرستوں کی مخالفتیں آپ کے پاک اور روح پرور ارادوں کو متزلزل کر سکیں۔

عوام کے لئے درس قرآن کا سلسلہ شروع فرمایا تو جان ہار دی مگر خدا کا کلام پہنچانے میں سرِمو فرق نہ آیا۔

علماء کرام کو ہر سال تین ماہ (رمضان، شوال، ذی قعد) معارف و حقائق قرآنیہ سے بہرہ ور فرماتے۔ اور تزکیہ باطن پر خاص زور دیتے تھے۔ علماء کی کثیر تعداد اس مرتبہ بھی حضرت اقدسؒ کے فیوضات سے مستفیض ہو رہی تھی کہ آپ نے داعئ اجل کو لبیک کہا۔ اور موت کے بے رحم ہاتھوں نے فیوض و برکات کے اس سرچشمہ سے لاکھوں نفوس کو محروم کر دیا۔

"ہائے او موت تجھے موت ہی آئی ہوتی"

اب ان مقاصد کی ذمہ داری کا بارگراں آپ کے فرزند گرامی حضرت مولانا عبیداللہ صاحب انور کے کاندھوں پر آ پڑا ہے جنہیں تمام علماء نے اور حضرت اقدسؒ نے خود بھی اپنا جانشین مقرر فرمایا تھا۔ اللہ تعالٰے ان عظیم مقاصد کی انجام دہی میں ان کا حامی و ناصر ہو اور اس کی توفیق ارزانی فرمائے۔

"ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد"

آج جامعہ شیرانوالہ کے سربفلک مینار حضرت کے نظارہ کے لئے بیتاب اور منبر و محراب مرثیہ خوانی میں مصروف نظر آتے ہیں، مدرسہ البنات آبدیدہ ہے اور قاسم العلوم کی پُروقار عمارت آنے جانے والوں کا منہ دیکھتی ہے۔ لائن سبحان خاں کی گلیاں اُس پاکباز و برگزیدہ ہستی کے قدموں کی چاپ کو ترس رہی ہیں جس نے چالیس سال سے زائد عرصہ تک اپنے مقدس قدوم اور ذکر الٰہی میں مستغرق وجود سے اسے بقعۂ نور بنائے رکھا تھا۔ آج بھی اُسی وجود کی برکت سے اس مقام کو یہ شرف حاصل ہے کہ شب و روز ذکر الٰہی کے غلغلہ بلند ہو رہے ہیں اور خدام الدین ساری دنیا میں قرآنی دعوت کا فریضہ سرانجام دے رہا ہے۔

مفسر قرآنؒ کے مشاغل اور ہمت کار کی مستعدی کا یہ عالم تھا کہ پیرانہ سالی اور نقاہت و ضعف کے باوجود سخت سے سخت تکلیف اور کٹھن سے کٹھن مرحلہ بھی پابندئ معمولات کی راہ میں حائل نہ ہوتا تھا۔ کثرتِ مشاغل، ضعف و پیرانہ سالی سب چیزوں کے باوجود حضرت اقدسؒ کثیر تعداد میں آنے والے زائرین کو کبھی اپنی شفقتوں سے محروم نہ فرماتے اور یہ بھی حضرت ہی کا کمال تھا۔ کہ ہر ملنے والا یہی سمجھتا وہی حضرت کا سب سے زیادہ محبوب ہے۔ در اصل حضرت اپنے فرائض کو کماحقہٗ سرانجام دے چکے تھے۔ لہٰذا چند سالوں سے اپنے رب اکبر سے عرض کیا کرتے تھے۔

"اے اللہ! میں آپ سے بڑا ہی راضی ہوں۔ میں اپنا فرض ادا کر چکا ہوں آپ جب چاہیں مجھے بلوا لیں۔

ہاں! ایک درخواست ضرور ہے جب تیرے حضور میں آؤں تو درسِ قرآن کا ناغہ نہ ہوا ہو اور نہ نماز ہی قضا ہوئی ہو۔ نماز پڑھتا ہی تیرے حضور آؤں۔ اے اللہ! مجھے سرخرو کرکے اپنی بارگاہ میں بلانا۔ تاکہ شرمندگی نہ ہو۔"

حضرت شیخ التفسیر کی اور دعاؤں کی طرح یہ دعا بھی شرفِ قبولیت حاصل کر گئی۔ وقتِ آخرت آیا تو تمام معمولات کی تکمیل ہو چکی تھی دمِ واپسیں تک بار بار تیمم فرماتے اُٹھ کر بیٹھ جاتے، نماز کی نیت کرتے اور غش کر جاتے۔ حتٰی کہ ذکر الٰہی قلب و زباں سے جاری ہو جاتا۔ متعدد مرتبہ اسی طرح ہوا اور آخرکار سکون کے ساتھ ذکر الٰہی میں شاغل جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی اور محبوب حقیقی سے واصل ہو گئے۔ اور ہم گوشِ عقیدت سے یہ ندائے غیبی سن رہے تھے۔

یَآ اَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۝ ارْجِعِیٓ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً ۝ فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ ۝ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ۝ (سورۂ فجر)

ترجمہ:۔ اے اطمینان والی روح!
اپنے رب کی طرف لوٹ چل تو اس
سے راضی وہ تجھ سے راضی —
پس میرے بندوں میں شامل ہو
اور میری جنت میں داخل ہو

چہرۂ اقدس پر ملکوتی انوار کی بارش ہو گئی۔ یوں معلوم ہوتا تھا بحرِ انوار میں تلاطم برپا ہے یا قدسیوں کا ورود ہو رہا ہے اور وہ زیارت سے فیض یاب ہو کر واپس جا رہے ہیں۔ روئے انور پر ایک عجیب روحانی کیفیت طاری تھی۔

نشانِ مردِ مومن با تو گویم
چوں مرگ آید تبسم برلبِ اوست

(غمزدہ:۔ غلام غوث)

قرآن کی تعلیم

مغوی تو ملیں گے تمہیں شیطان سے بہتر ہادی نہ ملے گا تمہیں قرآن سے بہتر

اللہ رب العزت جل شانہٗ و تعالیٰ کی معرفت کو سمجھنے کا نام علم ہے دنیا میں روٹی کمانے والی تعلیم کا نام فن ہے۔ سکولوں اور کالجوں میں فن کی تعلیم دی جاتی ہے اپنے خالق کو پہچاننے کی تعلیم نہیں دی جاتی۔ ذیل میں مدرسہ قاسم العلوم متعلقہ انجمن خدام الدین شیرانوالہ دروازہ لاہور کے طلبہ کا نتیجہ شائع کیا جا رہا ہے۔ اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ نئی پود کو قرآن پڑھنا کتنا ضروری ہے اور اس کے کتنے اچھے نتائج برآمد ہو سکتے ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وقت چار گھنٹے کل نمبر ۱۰۲

امتحان سالانہ مدرسہ قاسم العلوم درس قرآن مجید و حدیث شریف

۱۔ اَلَاۤ اِنَّ اَوۡلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَلَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ ۝ اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَکَانُوۡا یَتَّقُوۡنَ ۝ لَہُمُ الۡبُشۡرٰی فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا وَفِی الۡاٰخِرَۃِ ؕ لَا تَبۡدِیۡلَ لِکَلِمٰتِ اللّٰہِ ؕ ذٰلِکَ ہُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِیۡمُ ۝ پارہ گیارہ، سورۃ یونس آیت نمبر ۶۲-۶۳-۶۴ کا ترجمہ کرو۔ اور اس کا مطلب بیان کرو اور ہر آیت کا مطلب الگ الگ تحریر کرو (ب)
اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلۡفُقَرَآءِ وَالۡمَسٰکِیۡنِ وَالۡعٰمِلِیۡنَ عَلَیۡہَا وَالۡمُؤَلَّفَۃِ قُلُوۡبُہُمۡ وَفِی الرِّقَابِ وَالۡغٰرِمِیۡنَ وَفِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ وَابۡنِ السَّبِیۡلِ ؕ فَرِیۡضَۃً مِّنَ اللّٰہِ ؕ وَاللّٰہُ عَلِیۡمٌ حَکِیۡمٌ ۝ پارہ دس سورۃ توبہ آیت ۶۰ کا ترجمہ کرو اور مصارف زکوٰۃ تحریر کرو اور یہ بھی بتاؤ کہ ان میں کوئی ایسا مصرف بھی ہے جو علماء کے نزدیک اب موقوف ہو گیا ہو۔ ۲۰

۲۔ پارہ ۹، ۱۰ یا ۱۱ میں سے پانچ آیت کا ترجمہ تحریر کرو۔ اور آیت کا نمبر بھی لکھو ۲۵

۳۔ حدیث ۱۴۲ اَخۡبَرَنَا مَالِکٌ حَدَّثَنَا وَہۡبُ بۡنُ کَیۡسَانَ عَنۡ جَابِرِ بۡنِ عَبۡدِ اللّٰہِ الۡاَنۡصَارِیِّ اَنَّہٗ کَانَ یُعَلِّمُہُمُ التَّکۡبِیۡرَ فِی الصَّلٰوۃِ اَمَرَنَا اَنۡ نُّکَبِّرَ کُلَّمَا خَفَضۡنَا وَرَفَعۡنَا۔ اس حدیث شریف کا ترجمہ اور مطلب لکھو۔ ۱۰

۴۔ حدیث شریف پر ایک مضمون لکھو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کی اس زمانہ میں کس قدر ضرورت ہے۔ اگر علم حدیث کی طرف توجہ کی جائے۔ تو ہماری روزمرہ کی مشکلات حل ہو سکتی ہیں؟ ۱۵

۵۔ جہاد فی سبیل اللہ پر مفصل مضمون لکھو۔ اور جہاد کے دنیوی اور اخروی فائدے بیان کرو۔ اور قرآن مجید میں سے جہاد کی آیت تحریر کرو۔ ۲۰

۶۔ اس مدرسہ میں تعلیم دین حاصل کرنے سے پہلے جو تمہاری حالت تھی۔ اور تعلیم کے بعد جو تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا ہے۔ اسے تحریر کرو۔ ۱۰

فرخ عبید اللہ ملک

سٹوڈنٹ کالج آف اسلامیہ سینڈری لاہور

سوال ۱ (ب) ترجمہ آیت شریف۔

یہ جو زکوٰۃ ہے یہ ہے حق محتاجوں کا اور مسکینوں کا اور زکوٰۃ کے کارندوں کا اور ان کا جن کے دل مائل کرنے ہوں اسلام کی طرف اور گردنیں چھڑانے کے لئے اور تاوان بھرنے والوں کے لئے۔ یہ فرض کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔ اور اللہ تبارک و تعالیٰ ہر ایک چیز کو جاننے والے بڑی حکمت والے ہیں۔

مطلب:۔ مندرجہ بالا آیت شریف میں اللہ جل شانہٗ نے زکوٰۃ کی تقسیم کے متعلق تفصیلاً ذکر فرمایا ہے کہ اس کے مستحق کس کس قسم لوگ ہیں۔ کیونکہ زکوٰۃ اسلام کے ارکان خمسہ میں سے ایک ہے اس لئے ہمیں اس کی تقسیم کے متعلق مکمل علم ہونا ضروری ہے۔ زکوٰۃ مسلمانان دنیا کے لئے ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ یہ وہ مال ہے جو ہر سال ہر اُس مسلمان کو جو اس قابل ہے کہ وہ کچھ مال بچا سکے۔ اپنے کل مال میں سے نکالنا ضروری ہے۔ فقراء اور مساکین میں وہ لوگ شامل ہیں جن کے پاس ایک وقت یا دو وقت کا کھانا ہو یا وہ لوگ جن کی اپنی ملکیت کچھ نہ ہو۔ یہ لوگ پہلی قسم کے ہیں۔ دوسری قسم اُن لوگوں کی ہے جو زکوٰۃ کو جمع کرنے والے عملے میں شامل ہیں۔ یہ لوگ زکوٰۃ کا حساب کتاب رکھنے والے اور اس کی صحیح تقسیم کی نگرانی کرنے والے ہیں۔ ایسے لوگ بھی مال زکوٰۃ میں سے دیئے جانے کے حقدار ہیں۔ تیسری قسم کے لوگ آنحضرت صلعم کے زمانہ مبارک میں زکوٰۃ کے مستحق سمجھے جاتے تھے علمائے کرام کے نزدیک اب ایسے لوگ حقدار نہیں ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اسلام نہ لائے تھے۔ اور آنحضرت صلی اللہ چاہتے تھے۔ کہ وہ مشرف بہ اسلام ہو جائیں۔ اس لئے ان کو زکوٰۃ اس زمانے میں دی جا سکتی تھی تاکہ وہ اسلام کی طرف مائل ہوں اور اس مذہب کی رحمتوں مہربانیوں اور شفاعتوں کو سمجھیں اور اس پر ایمان لائیں۔ چوتھی قسم ان لوگوں پر مشتمل ہے جو کسی جرم میں پکڑے گئے ہوں۔ اور فدیہ دے کر چھڑوائے جا سکتے ہوں مثلاً جنگی قیدی وغیرہ۔ پانچویں وہ لوگ ہیں جن کو کسی بھی قسم کا تاوان بھرنا پڑتا ہو۔ اور وہ اس قابل نہ ہوں کہ اسے بھر سکیں تو ایسے لوگوں کو زکوٰۃ کا مال دینا جائز ہے تاکہ وہ تاوان ادا کر کے رہائی پا سکیں۔ چھٹی قسم کے لوگ اللہ تبارک و تعالیٰ کی راہ میں چلنے والے ہیں۔ اس قسم کے لوگوں کی تین قسمیں کی جاتی ہیں۔ سب سے پہلے وہ لوگ آتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان اور مال سے لڑنے کے لئے جا رہے ہوں۔ دوسرے وہ عالم جو قرآن و حدیث ان سے ملحقہ علوم کی تعلیم فی سبیل اللہ دیتے ہوں۔ اور تیسری قسم ان طالبعلموں کی ہے جو انہیں علوم کو حاصل کرتے ہوں۔ ایسے لوگ ظاہراً کم ہی ضرورت مند محسوس ہوتے ہیں لیکن اگر ان مصیبتوں اور تکالیف کو مدنظر رکھا جائے جو جہاد کے دوران میں پیش آتی ہیں یا جو محنت علوم کے حصول میں صرف کرنی پڑتی ہے تو یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے کہ زکوٰۃ کے مصرف کے لئے اس طرح کے لوگوں کا چناؤ صحیح ہی نہیں بلکہ ضروری بھی ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ اعلان فرماتے ہیں کہ ایسے لوگوں کی زکوٰۃ سے مدد کرنا ہماری طرف سے فرض کیا ہوا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ جانتے ہیں کہ ایسے مال کا صحیح حقدار کون ہے۔ اور یہ کہ اس فرض پر عمل کرنے میں کیا کیا حکمتیں مضمر ہیں۔

سوال نمبر ۲:۔ ترجمہ آیت ۴۸

پارہ ۱۰ ع ۔ اور جب مزین کر دئے شیطان نے ان کے اعمال ان کے لئے اور کہا لوگوں میں سے کوئی غالب نہیں آ سکتا تم پر آج کے دن۔ اور میں تمہارے ساتھ ہوں۔ پھر جب دیکھا اُس نے لشکروں کو تو پھرا اپنی ایڑیوں پر اور کہنے لگا میں تو بری ہوں تم سے۔ میں دیکھتا ہوں وہ جو

تم نہیں دیکھتے۔ میں ڈرتا ہوں اللہ تعالےٰ سے۔ اور اللہ تعالےٰ کا عذاب زبردست ہے۔

پارہ ۱۰ آیت ۴۹ :۔ ترجمہ۔ جب کہا منافق لوگوں نے اور انہوں نے جن کے دلوں میں بیماری تھی کہ یہ مغرور ہیں اپنے دین پر اور جو کوئی بھروسہ کرے اللہ تعالےٰ پر۔ تو بیشک اللہ تعالیٰ زبردست ہیں حکمت والے۔

پارہ ۱۰ آیت ۵۰ ترجمہ :۔ اور اگر دیکھیں آپ جب جان نکالتے ہیں فرشتے کافروں کی تو مارتے ہیں اُن کے چہروں پر اور اُن کی پشتوں پر اور کہتے ہیں۔ چکھو عذاب آگ کا۔

پارہ ۱۰ آیت ۵۱۔ ترجمہ :۔ یہ ہے بدلہ اُس چیز کا جو بھیجا تم نے آگے اپنے ہاتھوں سے، اور یقیناً اللہ تبارک و تعالےٰ ہرگز ظلم نہیں کرتا بندوں پر

پارہ ۱۰ آیت ۵۲۔ ترجمہ :۔ دستور تھا فرعون والوں کا اور اُن لوگوں کا جو اُن سے پہلے تھے جھٹلاتے تھے اللہ تبارک و تعالیٰ کی نشانیوں کو۔ سو پکڑا اُن کو اللہ تبارک و تعالےٰ نے اُن کے گناہوں کی وجہ سے۔ یقیناً اللہ تبارک و تعالےٰ طاقت ور ہے زبردست عذاب دینے والا۔

حدیث شریف

سوال ۱۲۔ احادیث ان باتوں کو کہا جاتا ہے جو صحابہ کرامؓ نے موقعہ بموقعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کی ہوئی باتوں یا آپؐ کے کئے ہوئے اعمال کو عام لوگوں کے سامنے یا کسی ایک شخص کے سامنے بیان کیا۔ پھر یہ احادیث ان مسلمانوں کے ہاتھوں سے آگے اُمت میں منتقل ہونے لگیں۔ اس کے بعد کئی علماء کرام اور صوفیائے عظام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں اور آپ کے اعمال کو جمع کرنا شروع کر دیا اور ہر ایک بات کی تحقیق کے لئے اُن روایت کرنے والوں کی تفصیل معلوم کی اور ان احادیث کو اُن کے راویوں سمیت کتابی صورت دے دی۔

علم حدیث ایک علیحدہ فن ہے اس فن کے جاننے اور سمجھنے والوں کو مُحدّثین کہا جاتا ہے۔ ان لوگوں نے حدیثوں کے درجے مقرر کیے ہوئے ہیں۔ کہ فلاں حدیث لفظ بلفظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہے۔ یا فلاں حدیث میں یہ الفاظ راوی نے اپنے پاس سے درج کئے ہیں اسی طرح حدیثیں بیان کرنے والے کئی راویوں کے نام ایک ہی ہیں اور کئی دفعہ تو اُن کے باپ اور دادا کے نام بھی دہی ہوتے ہیں اس وقت یہ پہچان کرنا کہ یہ حدیث کس سن ہجری میں بیان کی گئی ہے یا ان دو حدیث بیان کرنے والوں میں فرق معلوم کرنا محدّثین ہی کا کام ہے۔

نتیجہ امتحان سالانہ جنوری ۱۹۶۲ء درس کلام مجید حدیث شریف مدرسہ قاسم العلوم دروازہ شیرانوالہ لاہور

نمبر شمار	نام	کیفیت	کل نمبر	حاصل کردہ نمبر
۱	فرخ حبیب اللہ ملک	سٹوڈنٹ کالج آف انجینئرنگ بھنڈری لاہور	۱۰۳	۱۰۲
۲	بابو محمد شریف کھوکھر	پاکستان ویسٹرن ریلوے ہیڈ کوارٹرز لاہور	〃	۱۰۱
۳	محمد طیب ولد محمد یعقوب صاحب	یونائیٹڈ آٹو سٹورز لاہور	〃	۱۰۱
۴	غیاث احمد	محکمہ آبپاشی۔ واپڈا۔ لاہور	〃	۱۰۰
۵	محمد شفیع	پاکستان ویسٹرن ریلوے ہیڈ کوارٹرز لاہور	〃	۱۰۰
۶	محمد عرفان ملک	ہفتم ب۔ رنگ محل مشن ہائی سکول۔ لاہور	〃	۱۰۰
۷	آفتاب احمد قریشی	پاک سٹینڈرڈ کالج۔ شاہ عالم مارکیٹ لاہور	〃	۱۰۰
۸	کلیم اقبال ظفر	ہفتم ب۔ رنگ محل مشن ہائی سکول۔ لاہور	〃	۱۰۰
۹	محمد رضوان ملک	ہفتم ب۔ 〃 〃 〃 〃	〃	۱۰۰
۱۰	عبدالقادر زبیر قریشی	انکم ٹیکس آفس۔ لاہور	〃	۱۰۰
۱۱	محمد عبدالماجد قریشی	پاک سٹینڈرڈ کالج شاہ عالم مارکیٹ لاہور	〃	۱۰۰
۱۲	محمد طیب ولد ظہور احمد صاحب	جماعت نہم۔ اسلامیہ ہائی سکول شیرانوالہ گیٹ لاہور	〃	۹۵
۱۳	محمد طاہر	جماعت نہم 〃 〃 〃 〃	〃	۹۴
۱۴	زاہد مجید ملک	جماعت دہم پبلک ماڈل سکول لاہور	〃	۸۵
۱۵	منور علی	مدرسہ قاسم العلوم شیرانوالہ گیٹ لاہور	〃	۸۵
۱۶	محمد اجمل	سٹوڈنٹ طبیہ کالج لاہور	〃	۸۵
۱۷	جاوید اقبال غوری	جماعت ہفتم اسلامیہ ہائی سکول مستی گیٹ لاہور	〃	۸۵
۱۸	حافظ محمد فیاض	مدرسہ قاسم العلوم شیرانوالہ گیٹ لاہور	〃	۸۰
۱۹	عبدالغفار	لائن سبحان خان لاہور	〃	۸۰
۲۰	فیاض احمد	جماعت ہفتم اسلامیہ ہائی سکول شیرانوالہ گیٹ لاہور	〃	۸۰
۲۱	محمد ادریس	سٹوڈنٹ طبیہ کالج لاہور	〃	۸۰
۲۲	محمد اقبال غوری	جماعت نہم مشن ہائی سکول رنگ محل لاہور	〃	۸۰
۲۳	محمد اقبال احمد قریشی	ہشتم ب اسلامیہ ہائی سکول شیرانوالہ گیٹ لاہور	〃	۷۵
۲۴	زاہد جاوید بٹ	ہشتم سی رنگ محل مشن ہائی سکول لاہور	〃	۷۵
۲۵	اعظم علی	جماعت ششم اسلامیہ ہائی سکول شیرانوالہ گیٹ لاہور	〃	۷۵
۲۶	محمد ہاشم	مدرسہ قاسم العلوم شیرانوالہ گیٹ لاہور	〃	۶۰
۲۷	محمد افضل	ہفتم ب اسلامیہ ہائی سکول شیرانوالہ گیٹ لاہور	〃	۶۰
۲۸	فائز کامران ملک	ششم اے مشن ہائی سکول رنگ محل لاہور	〃	۵۰
۲۹	محمد سلیم	ہفتم سی۔ مشن ہائی سکول رنگ محل لاہور	〃	۵۰
۳۰	جمیل احمد	جماعت ششم اسلامیہ ہائی سکول شیرانوالہ گیٹ لاہور	〃	۴۵
۳۱	محمد مشتاق	جماعت ہفتم 〃 〃 〃 〃	〃	۴۵
۳۲	محمد اشرف ولد فخر الدین	مدرسہ قاسم العلوم شیرانوالہ گیٹ لاہور	〃	۴۵
۳۳	محمد الیاس	جماعت ششم مشن ہائی سکول رنگ محل لاہور	〃	۴۵

حدیث شریف کی کئی ایک ایسی مستند کتابیں لکھی جا چکی ہیں اس طرح احادیث میں ردو بدل مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہو چکا ہے مثلاً صحیح بخاری شریف، مسلم شریف، صحیح ترمذی شریف، موطاً امام محمد اور موطاً امام مالک وغیرہ چند مشہور اور دنیائے اسلام کی مانی ہوئی کتابیں ہیں۔ قرآن مجید اللہ تعالےٰ کی کتاب ہے۔ اور حدیث شریف اس کی مکمل تفسیر۔ حدیث شریف میں ہر ایک دنیاوی یا اُخروی مسئلے کا حل تفصیلاً موجود ہے۔ حدیث شریف میں دنیا میں زندگی گذارنے، لوگوں سے میل ملاپ رکھنے، ہمسایوں اور رشتہ داروں سے سلوک کرنے، تجارت کے اصول، لڑائی کے طریقے، جائداد کے تقسیم کرنے، شادی بیاہ اور اموات کے مواقع، عبادت کے صحیح طریقے۔ غرضیکہ دنیا اور آخرت کے لئے ہر ایک لائحہ عمل موجود ہے۔ ہم حدیث شریف کو اپنا ممد و معاون اور سیدھی راہ دکھانے والا ذریعہ بنا کر اسلام کو پھر سے چار چاند لگا سکتے ہیں۔

آج کی دنیا میں حالات حد درجہ پلٹا کھا چکے ہیں۔ وہ وہ مسلمان جو اپنے دین کی ناموس کی خاطر اپنی جان اور مال کو بے دریغ اللہ تعالےٰ کی راہ میں نچھاور کر دیا کرتے تھے انہیں میں سے ایک طبقہ اسلام کی بے بہا دولت حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے بنائے ہوئے بے راہ مگر خوشنما اصولوں میں مدغم کرنے کے درپے ہیں۔ ایسے لوگوں کو بلا تردّد منافقین کا درجہ دیا جا سکتا ہے جو بظاہر تو یہ کوشش کرتے ہیں کہ وہ اسلام کے مبلّغ کہلائیں۔ اور اسلام کو جدید راہوں پر چلا کر ترقی کی اُن منازل پر پہنچا دیں جہاں پر حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے وقت تھا۔ لیکن یہ ہی وہ لوگ ہیں جو درحقیقت اسلام کی جڑیں کاٹ کر اسے سپردِ خاک

کرنے کی فکر میں ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو علوم اسلامیہ کے حروف ابجد سے بھی واقف نہیں لیکن دعوے کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کہی ہوئی پاک باتوں یا اُن کے اعمال میں سے مناسب کو چن کر باقی کو غیر ضروری سمجھ کر چھوڑ دیں گے۔ کیا یہ اس بات کے حقدار ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمائی ہوئی باتوں کو جدید دور کے لئے غیر مناسب قرار دیں اور کھلے بندوں اپنے پراگندہ خیالات کا اظہار کرتے پھریں اگر حق پرست مسلمان ایسے لوگوں کے گمراہ کن زاویہ نگاہ کو صحیح طور پر غلط سمجھتے ہیں تو انہیں چاہیے کہ حدیث شریف کی تعلیم کو اتنا عام کر دیں کہ ایسے بدنصیب لوگوں کی قلعی خود بخود کھل جائے۔

اگر حدیث شریف کی تعلیم عام کر دی جائے تو وہ برائیاں جو آج مسلمانوں میں پائی جاتی ہیں اکثر دور ہو جائیں اور امید ہے کہ مسلمان پھر سے ویسے ہی پکے مسلمان بن جائیں جیسے رسول اکرم صلی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ مبارک میں ہوا کرتے تھے۔

جہاد

سوال نمبر ۵:- کوئی بھی کام جو خالصتہً اللہ تعالےٰ کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے کیا جائے وہ جہاد کا درجہ رکھتا ہے۔ لیکن جہاد کے لفظ کا صحیح مصرف وہی موقعہ ہے جب اللہ تعالےٰ کی راہ میں اللہ تعالےٰ، اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور عام مسلمانوں کے دشمنوں سے جان و مال کے ذریعے لڑائی کی جائے۔ جہاد کی اہمیت خداوند کریم نے قرآن پاک میں کئی جگہ بیان فرمائی ہے۔

پارہ ۵ آیت ۹۵-۹۶ ترجمہ:- برابر نہیں بیٹھ رہنے والے مسلمان جن کو کوئی عذر نہیں اور وہ مسلمان جو لڑنے والے ہیں اللہ تعالےٰ کی راہ میں اپنے مال سے اور جان سے۔ اللہ تعالیٰ نے بڑھا دیا لڑنے والوں کا درجہ اپنے مال اور جان سے بیٹھ رہنے والوں پر۔ اور ہر ایک سے وعدہ کیا اللہ تعالےٰ نے بھلائی کا۔ اور زیادہ کیا اللہ تعالےٰ نے لڑنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں سے اجر عظیم میں۔ جو کہ درجے ہیں اللہ تعالےٰ کی طرف سے اور بخشش ہے اور مہربانی ہے اور اللہ تعالےٰ ہے بخشنے والا مہربان۔

ایک اور آیت شریف میں اللہ تبارک و تعالےٰ فرماتے ہیں۔ پارہ ۱۰ آیت ۶۵:- اے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام رغبت دلائیے مومنین کو لڑائی کی طرف، یقیناً تم میں سے ایک سو تو غالب آئیں گے ایک ہزار کافروں پر یہ اس لئے کہ وہ قوم ہے گمراہوں کی۔ آیت ۶۶۔ ترجمہ۔ اب اللہ تعالےٰ نے ہلکا کر دیا بوجھ تم سے اور جان لیا کہ تم میں کمزوری ہے۔ پھر اگر ہوں تم میں سے ایک ہزار تو غالب آئیں گے دو ہزار پر اللہ تعالےٰ کے حکم سے۔ اور اللہ تعالےٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ پارہ ۱۰ آیت شریف ۱۴ میں فرماتے ہیں:- قتل کرو ان کو (کافروں کو) تاکہ اللہ تعالےٰ عذاب دے اُن کو تمہارے ہاتھوں سے اور ذلیل کرے اُن کو اور فتح دے تم کو ان پر اور ٹھنڈے کرے دل مومن لوگوں کے۔

پارہ ۱۰ آیت ۲۰۔ ترجمہ:- وہ لوگ جو ایمان لائے۔ اور ہجرت کی اور جہاد کیا اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے۔ اونچے ہیں اُن کے درجات اللہ تعالےٰ کے نزدیک اور وہی لوگ ہیں کامیاب۔ آیت ۲۱۔ خوشخبری دیتے ہیں ان کو اُن کے رب کی طرف سے۔ اُس کی رحمت کی اور رضامندی کی اور وہ رہیں گے نعمتوں کے باغوں میں۔ آیت ۲۲:- ہمیشہ رہیں گے اُن میں۔ یقیناً اُن کے لئے ہے اللہ تعالےٰ کے نزدیک بہت بڑا بدلہ۔

پارہ ۹ آیت ۳۹:- اور لڑتے رہو اُن سے یہاں تک کہ نہ رہے فساد اور ہو جائے حکم سب اللہ تعالےٰ کا۔ پھر اگر وہ باز آ جائیں تو اللہ تعالیٰ اُن کے کام کو دیکھتا ہے۔

ہر ایک مسلمان کو چاہیے کہ اللہ تعالےٰ کی راہ میں جہاد کرنے کے لئے ہر وقت تیاری میں رہے۔ ابوداؤد شریف میں ہے کہ جو مسلمان رات کو سوئے اور دل میں جہاد کا خیال نہ ہو تو اس رات وہ منافق سوئے گا۔ اس لئے ہر ایک مسلمان کو چاہیے کہ جس چیز کی بھی اُسے توفیق ہو اُس کو جہاد کی نیت پر سنبھال کر رکھے۔ اور اُس کی مشق کرے تاکہ بوقت ضرورت صحیح طور پر استعمال کر سکے۔ جہاد کی تیاری کے متعلق اللہ جل شانۂ قرآن پاک میں پارہ ۱۰ آیت ۶۰ میں فرماتے ہیں۔ تیاری کیجئے اُن کے لئے (کافروں کے لئے) جس چیز کی بھی تمہیں توفیق ہو اپنی قوت سے اور پلے ہوئے گھوڑوں سے تاکہ رعب بیٹھے اُن سے، اللہ تعالےٰ کے دشمنوں پر اور تمہارے دشمنوں پر اور ان دونوں کے علاوہ دوسروں پر جن کو تم نہیں جانتے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اُن کو جانتا ہے اور اگر تم خرچ کرو گے کچھ بھی اللہ تعالےٰ کی راہ میں۔ پورا ملے گا تم کو اور تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

جب ایک دفعہ جہاد شروع ہو جائے تو اس سے پیٹھ پھیر کر بھاگنا بہت بڑا جرم ہے اللہ تعالےٰ اس جرم کے متعلق فرماتے ہیں۔

پارہ ۹ آیت ۱۵ ترجمہ اے ایمان والو! جب ملو تم کافروں سے میدانِ جنگ میں تو مت پھیرو اُن سے پیٹھ اور جو کوئی پھیرے اُن سے پیٹھ اس دن مگر یہ کہ ہنر کرتا ہو لڑائی کا یا جا ملتا ہو فوج میں۔ سو وہ پھرا اللہ کا غضب لے کر۔ اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ کیا برا ٹھکانا ہے۔

ان تمام آیات شریفہ کے بیان کے بعد جہاد کی اہمیت اس قدر واضح ہو چکی ہے۔ کہ اگر ان کو مدنظر رکھا جائے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ ایک راستباز مسلمان جہاد میں حصہ لینے سے کوتاہی کرے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ مجھے اور تمام مسلمانوں کو اس فرض کے ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین!

محمد شریف کھوکھر
نارتھ ویسٹرن ریلوے ہیڈ کوارٹر آفس
ایمپرس روڈ لاہور۔

سوال نمبر ۴۔ حدیث شریف اُس کلام پاک کا نام ہے جو حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے صادر ہوا ہو۔ در اصل ان الفاظ پُر انوار کا مطلب اللہ تبارک و تعالےٰ ہی کی طرف سے القا ہوا ہے۔ حضور علیہ السلام پر وحی دو قسم کی نازل ہوتی رہی ایک وحی جلی وہ ہے قرآن مجید دوسرے وحی خفی اس کو حدیث شریف کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ حدیث شریف میں اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید کی تشریح فرمائی ہے۔ اور ساتھ ہی اللہ تبارک نے ذمہ لیا کہ اس قرآن مجید کو ہم ہی نے نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے اور اگر حدیث شریف محفوظ نہ رہیگی

تو قرآن مجید محفوظ نہیں رہے گا اور یہ بات ہو نہیں سکتی - کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی بات غلط ہو مثال کے طور پر عرض ہے - کہ اگر قرآن مجید ایک قلعہ ہے - تو حدیث شریف اس کا حصار ہے - قرآن مجید میں آیا ہے اقیموا الصلوٰۃ کہ نماز قائم کرو - تفصیل کوئی نہیں فرمائی اور ساتھ کسی اور جگہ حکم فرمایا - کہ تمہارے لئے بہترین نمونہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے جس طرح آپ نے نماز ادا فرمائی اسی طرح اُن کی تابعداری کرو - اور آپ اپنی طرف سے کچھ نہیں فرماتے مگر وہی بات جو ہماری طرف سے ان کے قلب اطہر پر القا ہوتا ہے آپ نے سارے قرآن مجید پر عمل کر کے دکھا دیا - احادیث شریف کا ایک بہت بڑا ذخیرہ ہے - اور بالکل حق اور درست ہیں - زکوٰۃ کی ادائیگی کے متعلق اللہ تبارک و تعالیٰ نے حکم فرمایا - کہ زکوٰۃ دو - مگر قرآن مجید میں اس کی تفصیل نہیں آئی - اس کی شرح حدیث پاک میں ہی مل سکتی ہے - کہ نقدی کے لئے اتنا مال ہو تو اتنی زکوٰۃ دو - زیور - گائے بھینس بھیڑ - بکری اونٹ وغیرہ کی زکوٰۃ کے متعلق بالتفصیل احکام ملتے ہیں - دورِ حاضر میں ہم لوگ کتاب و سنت کی تعلیم سے دور ہٹتے چلے جا رہے ہیں - اور یہی وجہ ہے کہ ہماری مشکلات میں روز افزوں ترقی ہو رہی ہے - قرآن مجید اور حدیث پاک کا صدق دل سے مطالعہ کرنے اور ان احکام پر عمل پذیر ہونے سے انسان کے دل کو چین اور سرور ملتا ہے - کیونکہ یہ دو نور اور اللہ تبارک و تعالیٰ کے فضل سے برائیوں سے ہٹ کر نیکی کی توفیق ملتی ہے - زندگی کی گاڑی جو سرپٹ دوڑ لگا رہی ہے جہنم کی لائن سے کانٹا بدل کر جنت کے دروازوں پر لا کھڑا کرتی ہے انکار حدیث انکار قرآن ہے - فی زمانہ جب کہ اکثر گمراہی کا دور دورہ ہے - اس کا واحد علاج کتاب و سنت کو اپنانا ہے - اللہ تبارک و تعالیٰ ہم سب کو خدائے ذوالجلال کے حکم کے مطابق حضور علیہ السلام کی تابعداری نصیب فرمائے - اور خاتمہ ایمان کامل پر ہو جائے آمین حضور کے ہر حکم پر صدق دل سے مہر تصدیق لگانے کی توفیق عطا فرمائے - انکار حدیث سے پناہ ذٰ آمین

جہاد فی سبیل اللہ

سوال ۵ - اللہ تبارک و تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا اس کی کئی اقسام ہیں - اللہ کی راہ میں اسلام کی سربلندی کے لئے مال خرچ کرے صحت کو اس کی رضا کے مطابق مصرف میں لائے - غرضیکہ ہر ایک عضو بدنی کو اس کے حکم کے مطابق کام میں لائے سب سے بڑا جہاد جان کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کرنا ہے - یہ اسلام کی روح ہے - اس پر عمل پیرا ہونے سے قومیں زندہ اور باقی رہتی ہیں - اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن مجید میں مختلف جگہ اس بات کا اعلان فرمایا ہے -

آیت شریف نمبر ۲۰ تا ۲۲ پارہ نمبر ۱۰

ترجمہ - وہ لوگ جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں لڑے اپنے مالوں اور جانوں سے اُن کے لئے بڑے درجے ہیں اُن کے رب کے ہاں اور وہی ہیں کامیاب لوگ آپ خوشخبری دے دیجئے - ان کو ان کے رب کی طرف سے اور رحمت ہو ان پر اور نعمتیں اور باغ ہیں - اُن کے لئے ہمیشگی کے ان میں وہ سدا رکھیں گے - یقیناً اللہ تبارک و تعالیٰ کے ہاں ان کے لئے بہت بڑا اجر ہے جہاد کے لئے تیار رہنا ہر عاقل و بالغ مرد پر فرض ہے - اور اس کی تیاری حسب توفیق کرنی چاہئے - دشمنان اسلام پر رعب و دبدبہ ہوتا ہے - اسلام کی شان بڑھتی ہے - دشمن نظر بد سے دیکھنے کی جرأت نہیں کرتا - اگر کسی وقت اسلام کی خاطر کفار سے مقابلہ ہو جائے تو زندہ رہنے پر غازی اور مرنے کے بعد شہادت کا درجہ نصیب ہوتا ہے - اور یہ سب سے اعلیٰ اور ارفع موت ہے - بشرطیکہ دل میں خلوص ہو - دکھلاوہ مقصود نہ ہو - جہاد کی تیاری کے لئے جو بھی خرچ کیا جائے - سب کا سب نامۂ اعمال میں نیکیوں کے پلڑے میں رکھا جائے گا - یہاں تک کہ سواری کے لئے جانور کا بول و براز چارہ و پانی جو اس جانور نے کھایا ہوگا سب کا سب میدان میں آئے گا اور شہید کو ان کے اجر سے نوازا جائے گا - شہید سے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے - تجھے کیا چاہئے - وہ کہے گا - کہ اے مولا! تمنا یہ ہے دنیا میں پھر بھیج دے - تا کہ تیری راہ میں دوبارہ شہید ہو کر آؤں اللہ تعالیٰ فرمائیں گے - بس اب دوبارہ دنیا میں جانا ختم ہو چکا اب تم کھاؤ اور پیو بدلے اس چیز کے جو کمایا تم نے دنیا میں شہدا کی روحیں اللہ تبارک و تعالیٰ ننھے ننھے سبز پرندوں کے قالبوں میں ڈال دیں گے - اور عرش معلےٰ کے نیچے ہوں گے - اللہ تعالیٰ ہم سب کو جذبہ جہاد سے سرشار فرمائے - شہید جس حالت میں شہادت پائے گا - بعینہٖ اُسی حالت میں اُٹھیگا اور زخموں سے خون بہہ رہا ہوگا -

مدرسہ قاسم العلوم

سوال نمبر ۶ - اس مدرسہ میں یہ سیہ کار عرصہ تین سال سے حاضر ہو رہا ہے - جہاں قرآن مجید اور حدیث شریف مع ترجمہ پڑھائی جاتی ہے - ان بابرکت کتابوں کے پڑھنے سے حق و باطل میں تمیز پیدا ہوگئی ہے مسائل سے خوب آشنائی ہوگئی ہے اس سے بیشتر دین کے مسائل کی اتنی واقفیت نہ تھی - مگر اب اللہ تبارک و تعالیٰ کے فضل سے قرآن مجید کا لفظی ترجمہ خود بخود سمجھ میں آ رہا ہے - قرآن مجید پڑھنے سے مسرت اور شادمانی محسوس ہوتی ہے - اگر کبھی حسب ضرورت ناغہ بھی ہو جائے - تو دل پر یہ بار ہوتا ہے - کہ ناغہ کیوں ہوا - یہ سب کچھ اللہ کی برکت سے ہے - خوف خدا پیدا ہوتا ہے - استقامت میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے - نیکی سے رغبت برائی سے نفرت اللہ تعالیٰ ہم جیسے غریبوں پر دین و دنیا میں رحم فرمائیں اور یہ سلسلہ مرتے دم تک چلتا رہے - اور ہم سب کا خاتمہ ایمان کامل پر ہو جائے ہمارے استاد صاحب درس و تدریس کے سلسلے میں کسی سے کوئی معاوضہ نہیں لیتے اللہ تعالیٰ آپ کو احسن جزا دے آمین -

محمد طیب ولد محمد یعقوب

سوال نمبر ۱ - (۱) پارہ دس - سورۃ التوبہ آیت نمبر ۱

ترجمہ - صاف جواب ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور اُس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اُن لوگوں کو جنہوں نے معاہدہ کیا مشرکین سے

(۲) پارہ دس سورۃ التوبہ آیت نمبر ۲

ترجمہ - سو چل پھر لو زمین پر چار مہینے - اور جان لو کہ تم ہرگز نہ عاجز کر سکو گے اللہ تعالیٰ کو - اور یہ کہ اللہ تعالیٰ رسوا کرنے والا ہے کافروں کو -

(۳) پارہ دس سورۃ التوبہ آیت نمبر ۲۷

ترجمہ - پھر توبہ نصیب کرے گا - اللہ تعالیٰ اس کے بعد جس کو چاہے اور اللہ تعالیٰ بخشنے والے نہایت زیادہ رحم کرنے والے ہیں -

حدیث شریف

سوال نمبر ۴ - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث اس زمانہ میں اس قدر ضروری ہے - جتنا ایک انسان کے لئے کھانا یعنی غذا ضروری ہے - اگر اس کو پوری طرح نہیں ملے گی تو اُس کی زندگی بیکار ہے - اسی طرح قرآن مجید کے علم کے ساتھ حدیث شریف کا جاننا ضروری ہے ورنہ انسان کلام پاک کا مطلب صحیح طریقے سے نہیں سمجھ سکتا اگر حدیث شریف نہ ہو تو قرآن کا مطلب سمجھنے میں دشواری پیش آتی ہے - مثال کے طور پر قرآن مجید میں آتا ہے کہ اقیموا الصلوٰۃ - یعنی نماز قائم کرو - لیکن اُس میں یہ مکمل طریقے سے نہیں لکھا - کہ کس طریقے سے پڑھو - اس کا

" اور یاد کر اپنے رب کو اپنے دل میں گڑگڑاتے ہوئے اور خوف سے (عاجزی سے) بلند آواز سے کم آواز میں صبح کو اور شام کو اور تو غافلوں میں سے نہ ہو جا"

جہاد کے دنیوی اور آخری فوائد

اللہ تعالےٰ نے گیارہویں پارہ میں فرمایا کہ تم کفار سے جہاد کرو۔ اور ان کو قتل کرو۔ تا کہ وہ تم میں سختی پائیں۔ کہ تم اللہ تعالےٰ کے احکام پر کتنے سخت ہو۔ اور وہ پھر ایمان لے آئیں۔

جہاد فی سبیل اللہ سے یہ فائدہ دنیاوی فائدہ شمار ہوگا۔ یعنی جب تم کفار سے جنگ کروگے اور تم اس کو مارو گے۔ تو جو شکست کھا جائیں گے یا جو اور کافر ہیں۔ وہ تم میں بہادری اور اسلام کی عظمت کو جان کر مسلمان ہوں گے اس طرح مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ ہوگا۔

پھر تمہارا کفار پہ رعب ہوگا اس ڈر سے وہ کسی قسم کا کوئی فساد نہ اٹھا سکیں گے۔ اور اسلام کو نقصان نہ پہنچائیں گے اور اپنے اندر کسی قسم کی جرأت نہ پائینگے

جہاد فی سبیل اللہ کے اُخروی فائدے بھی بہت ہیں۔ یعنی وہ لوگ جو اللہ تعالےٰ کی راہ میں شہادت کا جام نوش کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے ان کے لئے جنت کے باغات تیار کر رکھے ہیں۔ ان کو آخرت میں بہت بڑے درجے ملیں گے۔ اور وہ بھی جنت میں بڑے اطمینان سے رہیں گے اور وہ ان کی بڑی کامیابی ہوگی۔ اور جنت میں ان پر اللہ کی رحمتیں اور مہربانیاں نازل ہوں گی۔ کیونکہ انہوں نے دنیا میں تکلیفیں اٹھائیں اور جہاد کئے۔ اور اللہ تعالےٰ ان مجاہدین کو انعامُ اکرام دے کر اپنے وعدے پورے فرمائیگا

سوال نمبر ۶۔ مجھے شروع سے ہی اس مدرسہ میں دینی تعلیم حاصل کرنے کا شوق رہا۔ کیوں کہ میں اپنے محلّے کے اکثر لڑکوں کو اس مدرسہ میں آتے دیکھتا تھا۔ چنانچہ میرا یہ شوق بڑھتا رہا۔ لیکن میں اپنی مصروفیتوں اور پڑھائی کی وجہ سے اپنے اس خواب کو شرمندہ تعبیر نہ کرسکا۔ لیکن جب میرا امتحان ایف اے کا ختم ہوا تو اپنے دوست محمد شفیع کے ذریعہ اس مدرسہ میں داخل ہوگیا یہ میری خوش بختی کا دن تھا۔

میں مدرسہ میں داخل ہونے سے پہلے یہ تو جانتا تھا۔ کہ اسلام کیا ہے۔ مگر اس سے زیادہ مجھے کوئی سوجھ بوجھ نہ تھی۔ اور ہر کام جو کوئی کرتا سمجھتا کہ یہی اسلام ہے نماز کا بھی میں پابند نہ تھا اور مجھے بہت سے احکام اسلام کا کچھ پتہ نہ تھا۔ ارکان اسلام عقائد اسلام کا کوئی پتہ نہ تھا

پھر ایک بڑی بات جو مجھ میں تھی۔ وہ کہ میں مزاروں پر جانے کا بڑا عادی تھا۔ کیونکہ میری پرورش جو اسی ماحول میں ہوئی۔ مزاروں پر جانا اور وہاں منتیں مانگنا یہ ہمارا ایمان تھا۔ کہ یہ پیر سب کچھ کرسکتے ہیں۔

لیکن جب سے میں اس مدرسہ میں داخل ہوں۔ مجھے اسلام سے واقفیت ہوئی۔ کہ اسلام کیا ہے۔ اور کیا کہتا ہے اور اس کے کیا احکام ہیں اور اگر ہم نے ان حکموں پر عمل نہ کیا۔ تو ہمارا انجام بُرا ہوگا۔ اور اس کی جزا وسزا ہمیں ملے گی۔ وہ دن قیامت کا ہوگا اور پھر ہمارے عملوں کی وجہ سے سزا و جزا ملیگی اس سے پہلے ہمیں کالجوں میں دین سے واقفیت بالکل نہیں کرائی جاتی تھی اور نہ ہی ہم کوشش کرتے ہیں کیونکہ ماحول کا بڑا اثر ہوتا ہے۔ ہم بس اپنی تعلیم کے پیچھے دوڑتے جاتے تھے۔ لیکن اس مدرسہ میں داخل ہونے سے میری زندگی نے ایک رخ بدلا اور اسلام سے تھوڑی تھوڑی شناسائی ہونے لگی

سب سے بڑا انقلاب میری زندگی میں یہ آیا کہ میں جو پیروں فقیروں کے مزاروں پر جانے کا بہت زیادہ قائل تھا۔ جب مجھے یہ پتہ چلا۔ کہ یہ کچھ بھی نہیں۔ بے شک اگرچہ وہ بہت بڑے بزرگ ہوئے لیکن وہ ختم ہوگئے۔ وہ کسی کو کچھ نہیں دے سکتے۔

صرف اللہ تعالےٰ کی قوت ہی ہے۔ جو ہر چیز پہ قادر ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے وہی صرف ایک اللہ تعالےٰ ہے جو تمام جہان کو روزی دیتا ہے مارتا ہے اور زندہ کرتا ہے عزلت اور ذلت اسی کے ہاتھ ہیں۔ دعائیں سننے والا اور مدد کو پہنچنے والا صرف وہی وحدہ لاشریک ہے۔ کوئی اور نہیں جو کسی کی مدد کرسکے اور کسی کو کسی مصیبت سے نجات دے سکے

پہلے تو میں خود پیروں فقیروں کا قائل تھا۔ لیکن جب مجھے اس مدرسہ میں داخل ہونے سے عقل آئی تو اپنے ان دوستوں کا جو ابھی تک علم دین کی روشنی سے ناواقف ہیں۔ اور اندھیرے میں ہیں۔ ان کو یہ باتیں بتاتا ہوں۔ کہ یہ باتیں ٹھیک نہیں ہیں کچھ تو میری باتیں سنتے ہیں۔ اور کچھ نہیں۔ مجھے اس مدرسہ میں داخل ہونے سے نظم و ضبط بھی آگیا ہے۔ اور اس سے مجھے اور گوناگوں فائدے ہیں۔ الحمدللہ

محمد شفیع

سوال نمبر ۲ پارہ ۱۱

آیت نمبر ۴۵۔ اور جس دن اکٹھا کرے گا ان سب کو گویا کہ نہیں رہے مگر دن کی ایک گھڑی پہچانیں گے آپس میں ایک دوسرے کو یقیناً گھاٹے میں رہے۔ وہ لوگ جنہوں نے جھٹلایا اللہ تعالےٰ کی ملاقات کو اور وہ ہدایت پر نہیں آئے۔

آیت نمبر ۵۴۔ اور اگر ہو ہر جاندار گنہگار کے پاس جو کچھ ہے زمین میں تو دے ڈالے اس کو اپنی جان کے بدلے میں اور پچھتائیں گے دل ہی دل میں جب کہ دیکھیں گے عذاب کو اور فیصلہ ہوگا۔ ان میں انصاف سے اور اُن پر ظلم نہ ہوگا۔

آیت نمبر ۵۵۔ سن لو اللہ تعالےٰ ہی کا ہے۔ جو کچھ آسمانوں میں ہے۔ اور زمین میں سن لو اللہ تعالےٰ کا وعدہ سچا ہے۔ اور لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

آیت نمبر ۵۷۔ اے لوگو یقیناً آ پہنچی نصیحت تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے اور شفا دلوں کی بیماری کی اور ہدایت ہے۔ اور رحمت ہے مومنین کے لئے۔

آیت نمبر ۶۱۔ اور نہیں ہوتے تم کسی حال میں اور نہیں پڑھتے تم اُس میں سے کچھ قرآن اور نہیں کر رہے ہوتے ہو تم کچھ کام مگر ہم حاضر ہوتے ہیں تمہارے پاس جب تم اُس میں مصروف ہوتے ہو اور نہیں پوشیدہ تیرے رب سے ایک ذرہ بھر بھی زمین میں اور نہ آسمان میں۔ اور نہ اس میں سے کوئی چھوٹی چیز اور نہ بڑی چیز مگر جو لکھی گئی ہے کھلی کتاب میں (یعنی لوح محفوظ میں)

جہاد فی سبیل اللہ

اللہ تعالےٰ کی راہ میں لڑنے کو جہاد فی سبیل اللہ کہتے ہیں جہاد کئی قسم کا ہوتا ہے۔ جہاد قلم سے ہوتا ہے۔ جہاد زبان سے ہوتا ہے جان و مال سے ہوتا ہے۔ سب سے افضل ترین وہ جہاد ہے جو جان و مال سے کیا جائے

قلم سے جہاد کرنا

اس کے معنی یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کے احکام کو لکھ کر لوگوں پر واضح کیا جائے۔ تا کہ لوگوں کو پتہ چلے۔ کہ یہ بات درست ہے یا نہیں اور اللہ تعالےٰ کے دین کی اشاعت کی جائے۔ یہ ہے قلم سے جہاد کرنا۔

زبان سے جہاد کرنا

اس کے معنی یہ ہے کہ مسجدوں گلی کوچوں میں تقریریں کی جائیں۔ اور لوگوں کو دینی تعلیم دی جائے۔ جو اس سے بے بہرہ ہیں۔

•

جان و مال سے جہاد کرنا

دنیا میں ہر جاندار کو اپنی جان سے کوئی اور چیز پیاری نہیں ہے۔ اگر وہ اپنی جان کو اللہ تعالے کی راہ میں صَرف کرتا ہے۔ تو کیوں نہیں اللہ تعالے اُس کو جنت میں بھیجے گا۔ اگر کوئی شخص دنیا میں ہم سے کوئی نیکی کرتا ہے تو ہم اُس کو اُس سے اچھا بدلہ دینے کی کوشش کرتے ہیں پھر وہ مالک جس نے ہم سب کو پیدا کیا ہے۔ تو اُس کا بدلہ دینے کا ہم اندازہ ہی نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالے نے قرآن شریف میں صاف اعلان کیا ہے کہ جو لوگ اللہ تعالے کی راہ میں مارے جائیں۔ تم اُن کو مردہ نہ کہو۔ بلکہ اُن کو شہید کہو کیونکہ تم لوگ اُن کی زندگی کو نہیں سمجھتے۔ شہید کا درجہ اتنا بلند ہے۔ کہ جب کوئی شخص شہید ہوتا ہے تو اُس کا خون کا قطرہ گرنے سے پہلے اُس کے تمام گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی شخص مسلمانوں کی سرحد پر ایک رات پہرہ دیگا تو قیامت کے دن اُس میں اور دوزخ میں اتنا بعد کر دیا جائیگا جتنا کہ مشرق سے مغرب اگر مسلمان اللہ تعالے کی راہ میں نہ لڑتے اور نہ ہی اپنا خون بہاتے تو کبھی دین کی اشاعت نہ ہوتی۔ یہ تو اللہ تعالے کا فضل ہے کہ اُس نے لوگوں کو ہمت اور قوت دی۔ جس سے وہ کافروں سے لڑے۔ اور آج ہم انہی کی بدولت یہ دین پڑھ رہے ہیں۔ جن لوگوں نے اللہ تعالے کی راہ میں جانیں نثار نہیں کی ہیں۔ وہ پست ہوگئے ہیں۔ اور جن قوموں نے اللہ تعالے کے جہاد کو چھوڑ دیا ہے۔ وہ ہلاک ہوگئیں۔ اس طرح اللہ تعالے نے قرآن شریف میں جہاد کے بارے میں بہت کچھ نازل فرمایا۔ ایک آیت تحریر کرتا ہوں

پارہ نمبر۱۰ آیت نمبر۶۰۔ اور تیاری کرو اپنے دشمنوں سے جو کچھ تم طاقت رکھتے ہو۔ قوت اور پلے ہوئے گھوڑوں سے تاکہ اس سے رعب بیٹھے اللہ تعالے کے دشمنوں پر اور تمہارے دشمنوں پر اور اس کے سوا دوسروں پر جن کو تم نہیں جانتے اللہ تعالے اُن کو جانتا ہے۔ اور جو کچھ خرچ کروگے اللہ تعالیٰ کی راہ میں وہ تم کو پورا ملے گا۔ اور تم پر ظلم نہ ہوگا۔

محمد عرفان ملک

•

سوال نمبر۱۔ آیت نمبر۶۲۔
ترجمہ۔ سن لو جو لوگ اللہ تعالے کے دوست ہیں۔ نہ اُن پر خوف ہوگا۔ اور نہ وہ غمگین ہونگے

مطلب۔ قرآن مجید کی اس آیت کو دو جماعتیں پڑھتی ہیں۔ ایک حزب اللہ اور دوسری حزب الشیطان۔ حزب اللہ وہ ہے۔ جو رسولوں نبیوں ان کے صحابہ کرام اور علماء عظام اور محدثین کی جماعت ہے۔ حزب الشیطان وہ جماعت ہے۔ جو شیطان اور اُس کے چیلوں پر مشتمل ہے۔

حزب اللہ کے کام

یہ لوگوں میں ایمان پھیلاتے ہیں۔ ان کو نیکی کی ہدایت دیتے ہیں۔ برائی سے روکتے ہیں۔ انہیں اسلام کے ارکان اور اصول سکھاتے ہیں۔ ان کو قرآن مجید اور حدیث شریف کا سبق دیتے ہیں۔ اور کافروں سے جہاد کرنا سکھاتے ہیں

حزب الشیطان کے کام

یہ اپنی شکلیں بزرگوں کی طرح بنا کر لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں یہ لمبے لمبے سبز یا سرخ رنگ کے چوغے پہن کر آتے ہیں اور ایک جگہ بیٹھ کر جھوٹی عبادت میں مشغول ہوجاتے ہیں۔ اور پھر جب لوگ ان کے گرد اکٹھے ہوجاتے ہیں تو یہ انہیں آہستہ آہستہ غلط راستوں پر لے جاتے ہیں۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے۔ کہ وہ تکیوں پر بیٹھ کر بھنگ گھوٹ کر پیتے اور پلاتے ہیں۔ اور لوگوں کو سراسر گمراہی کی طرف لئے چلتے ہیں اللہ تعالے حزب الشیطان سے بچائے

سوال نمبر۱ آیت نمبر۶۳
ترجمہ۔ وہ لوگ جو ایمان لائے اور ڈرتے رہے۔

مطلب۔ یہ وہ لوگ ہیں۔ جو حزب اللہ میں شامل ہیں کیونکہ یہ لوگ اللہ تبارک وتعالے کو دیکھے بغیر اُس پر ایمان لے آئے اور ہر وقت اللہ تعالے سے ڈرتے رہے۔ جب بھی کوئی بڑا کام کرنے لگے۔ تو اللہ تعالے کے ڈر سے وہ کام چھوڑ دیتے ہیں۔ اور صحیح راستے پر چل پڑتے ہیں

آیت نمبر۶۴ ترجمہ۔ ان کے لئے ہے خوشخبری دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں۔ اللہ تعالیٰ کی باتیں نہیں بدلتیں۔ یہی ہے سب سے بڑی کامیابی۔

مطلب۔ وہ ہی لوگ جو اللہ تعالے پر ایمان لائے اور ڈرتے رہے ان کے لئے یہاں فرمایا۔ کہ ان کو خوشخبری دے دو۔ کہ انہیں دنیا میں بھی نفع ملے گا۔ اور آخرت میں بھی ان پر اللہ تعالے کی رحمت نازل ہوگی۔ اللہ تعالے جو وعدے کرتے ہیں۔ وہ کبھی نہیں بدلتے

سوال نمبر۵۔ اللہ تعالے نے مسلمانوں پر جہاد فرض کیا ہے۔ اس لئے مسلمان کے لئے اشد ضروری ہے۔ کہ وہ جہاد فی سبیل اللہ حصہ لیں۔ مسلمان بادشاہوں کو چاہئے کہ وہ اپنے ہمسایہ ملکوں کو اسلام کی دعوت دیں۔ اگر وہ اسے قبول نہ کریں۔ تو اُن کو جزیہ دینے پر آمادہ کریں۔ اور اگر وہ اس پر بھی راضی نہ ہوں تو ان سے جہاد کریں۔ جو لوگ جہاد میں اپنی جان گنوا دیتے ہیں انہیں مردہ نہیں کہنا چاہئے۔ وہ شہید کہلاتے ہیں۔ اور وہ اللہ تعالے کے فرمان کے مطابق زندہ ہیں۔ ایسے لوگوں کے گھر سونے کی قندیلیں ہوں گی۔ جہاں سے وہ جب چاہیں اڑ کر جنت کی سیر کر آئیں۔ جب چاہیں اپنے گھروں کو واپس آجائیں پھر وہ لوگ بار بار اللہ تعالے سے التجا کریں گے۔ کہ اے اللہ ہمیں پھر دنیا میں بھیج دے۔ تاکہ ہم بار بار شہید ہونے کا لطف اٹھائیں۔ لیکن اللہ تعالے ان کو اجازت نہیں دیں گے۔ قیامت کے روز وہ بغیر حساب وکتاب جنت میں داخل کر دیئے جائیں گے۔ یہ میں جہاد کی برکتیں۔ اللہ تعالے ہمیں بھی جہاد کرنے کی توفیق عطا فرمائے جیسے الجزائر میں مسلمان ظالم فرانسیسیوں سے لڑتے ہیں۔ اور آج تک کئی مسلمان شہید ہو چکے ہیں۔ اسی طرح ہندوستان میں بھی بہت زیادہ بے گناہ مسلمانوں کو شہید کیا جا چکا ہے۔ اگر کوئی جہاد کی غرض سے جائے اور لڑائی شروع ہونے کے بعد واپس بھاگ آئے تو ایسے لوگوں کا ٹھکانا جہنم ہے جو اللہ تعالے سے بچنے کے لئے چھپتا پھرے گا۔ وہ کہیں نہیں جا سکتا آخر اللہ تعالے کی طرف لوٹ کر جانا ہے

جہاد کے متعلق چند آیات:۔ پارہ نمبر۱۱ آیت نمبر۱۲۳ سورۃ التوبۃ:۔ اے ایمان والو لڑتے رہو اپنے نزدیک کے کافروں سے تاکہ وہ پائیں سختی تم میں اور جان لو کہ اللہ تعالے پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔

پارہ نمبر۱۰ آیت نمبر۱۴ سورۃ

انفال - اے ایمان والو جب لڑو کسی میدان میں تو ثابت قدم رہو اور ذکر کرو اللہ تعالےٰ کا بہت زیادہ تاکہ تم فلاح پاؤ۔

حدیث شریف

سوال نمبر۴:- اللہ تعالےٰ نے جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی بھیجی - اس وحی کی دو قسمیں ہیں - ۱ - وحی جلی ۲ - وحی خفی -

وحی جلی :- وہ ہے جو اللہ تعالےٰ نے اپنے فرشتے کے ذریعے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچائی یہ وحی قرآن مجید ہے

وحی خفی: یہ وہ وحی ہے - جو اللہ تعالےٰ نے آپ کے دل میں القا کی تھی - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابہ کرام نے آپ کی بتائی ہوئی باتیں اور مسئلے یاد رکھے - آج علماٗ و محدثین نے اپنے استادوں - اور انہوں نے آگے اپنے استادوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں سنیں وہ آج ہمارے سامنے کتابوں کی صورت میں موجود ہیں - جسے حدیث شریف کہا جاتا ہے - آج کے زمانے میں ایک فرقہ نکلا ہے - جو اہل قرآن کہلاتا ہے - وہ حدیث شریف کو بالکل سرے سے مانتے ہی نہیں - اس کو پرویزیہ فرقہ بھی کہتے ہیں) اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں لکھا ہے - کہ نماز پڑھو - لیکن اس کی تفصیل نہیں لکھی - یہ تفصیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث شریف میں بیان فرمائی ہے جو شخص حدیث شریف کا انکار کرتا ہے - ایسا شخص خارج اسلام ہے یعنی بے ایمان ہے ،

تعلیم قرآن سے تبدیلی

سوال نمبر۶ - اللہ تعالےٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے - کہ مجھے اس مدرسہ میں تعلیم حاصل کرنے کا موقع دیا - جب میں یہاں نہیں پڑھتا تھا - تو گلیوں میں گولیاں کھیلتا تھا - اور کرکٹ کھیلنے باغوں میں جایا کرتا تھا - بازاروں میں آوارہ پھرنا میرا پیشہ تھا شریف اور نیک لڑکوں کا مذاق اڑایا کرتا تھا - کنپٹری سنتا تھا - اور بازار میں کھڑے ہوکر چیزیں کھانے کو شیخی سمجھتا تھا - لیکن نماز کا کوئی خیال نہ ہوتا تھا -

گھر سے پڑھنے جاتا - لیکن باغ میں آوارہ گردی کرتا رہتا - لیکن اس مدرسہ میں داخل ہونے کے بعد یہ تمام باتیں جو بُرے راستے پر لے جاتی تھیں چھوڑ دی ہیں - اب میں اس مدرسے میں قرآن مجید اور حدیث شریف پڑھتا ہوں - اور نماز کا خیال رکھتا ہوں یہ سب اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم کی وجہ سے ہے - اللہ تعالےٰ سب کو اس مدرسہ میں تعلیم حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے - آمین ثم آمین -

آفتاب احمد قریشی

سوال نمبر۱ - **مصارف زکوٰۃ**

۱ - فقیر ۲ - مسکین - ۳ - زکوٰۃ کو اکٹھا کرنے والے ۴ - جن کے دل اسلام کی طرف مائل کرنے ہوں ۵ - غلام کو آزاد کرانے میں - ۶ - قرض داروں کا قرضہ ادا کروانا ۷ - مجاہد فی سبیل اللہ ۸ - مسافروں کو

علماء کے نزدیک اب یہ موقوف ہوگیا ہے - کہ ان لوگوں کو زکوٰۃ دیں - جو کہ مسلمان نہیں ہیں - کیونکہ علماء کا اس چیز میں اختلاف ہے - کہ یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو جائز تھی زکوٰۃ تقسیم کرتے وقت تاکہ ان لوگوں کا دل اسلام کی طرف مائل ہو

سوال نمبر۲ :- پارہ نمبر۱۰ آیت نمبر۵ ترجمہ - جیسا کہ دستور تھا فرعون والوں کا اور ان لوگوں کا جو اُن سے پہلے تھے کفر کرتے تھے - اللہ تعالےٰ کی آیات پر - پھر اللہ تعالےٰ نے عذاب دیا ان کو ان کے گناہوں کی وجہ سے بے شک اللہ تعالےٰ زبردست عذاب کرنے والے ہیں -

سوال نمبر۶ - خداوند کریم کا لاکھ لاکھ شکر ہے - کہ میں اس مدرسہ میں تعلیم حاصل کر رہا ہوں لیکن یہاں آنے سے پہلے بھی ان ہی لڑکوں کی طرح تھا جو آوارہ گردی کو بہت پسند کرتے ہیں - مجھے ماں باپ بہن بھائی رشتہ داروں اور استادوں کے ساتھ بات کرنے اور ان کی اطاعت کرنے کا طور طریقہ نہ تھا - لیکن اب خداوند تعالےٰ کے فضل و کرم سے مجھے ان تمام باتوں کا پتہ چل گیا ہے - دینی مدرسہ کی مثال ایک چراغ کی طرح ہے - جو اندھیرے میں پڑا ہو - جب تک یہ چراغ بجھ جائے - تو سب چیزیں نظروں سے اوجھل ہوجاتی ہیں - ہم راستہ معلوم نہیں کرسکتے کہ ہم کس طرف جائیں - میں خداوند کریم سے دعا کرتا ہوں کہ وہ مجھے دین تعلیم حاصل کرنے کے لئے توفیق بخشتا رہے اور میرے استاد صاحب کو بھی پڑھاتے رہنے کی قوت بخشے -

آمین ثم آمین

جہاد فی سبیل اللہ کے اُخروی فوائد

سوال نمبر۵ - اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں - کہ جو کوئی بھی میری راہ میں لڑتا ہوا مارا جائے - تو اس کو مردہ نہ کہو - بلکہ وہ زندہ ہے - اور تم ان کی زندگی کو نہیں جانتے اور ہمارا ایمان ہے - کہ اس کی قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہوگی - جس کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی - اور وہ ہمیشہ اُسی میں رہیں گے - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے - کہ شہید کی روح ایک سبز رنگ کے پرندے میں ڈالی جائیگی اور اس کا گھونسلا عرش کے نیچے جنت کے باغ میں لٹکایا جائیگا اور جنت میں جہاں کہیں چاہے گا پھرے گا -

سوال نمبر۳ - ترجمہ حدیث شریف مالک بن انس و ابن کیسان سے روایت ہے - کہ جابر بن عبداللہ انصاری فرماتے ہیں کہ نماز میں اٹھتے بیٹھتے وقت اللہ اکبر کہنا چاہئے -

کلیم اقبال راٹھور

سوال نمبر۱ - ترجمہ آیت شریف

پارہ نمبر۱۱ آیت نمبر۶۲ سن لو کہ جو لوگ اللہ تعالےٰ کے دوست ہیں اُن کو نہ کوئی خوف ہوگا - اور وہ نہ غمگین ہوں گے - آیت نمبر۶۳ - جو لوگ ایمان لائے اور ڈرتے رہے - آیت نمبر۶۴ - ان کے لئے خوشخبری ہے - دنیا اور آخرت کی زندگانی میں اللہ تبارک و تعالیٰ کی باتیں نہیں بدلتیں یہی ہے سب سے بڑی کامیابی -

مطلب - جو لوگ نیک کام کرتے ہیں - اور نیکی کی ہدایت کرتے ہیں - اور خدا تعالےٰ کے احکام کو دل سے مانتے ہیں - وہ مومن کہلاتے ہیں - ان سے اللہ تعالےٰ راضی ہوتے ہیں اور وہ اللہ تعالےٰ سے - سو اللہ تعالےٰ نے فرمایا - کہ ایسے لوگ جو ہمارے دوست ہیں - ان کو دنیا ، آخرت ، قبر اور میدان حشر کے عذابوں کا قطعًا عذاب نہ ہوگا جیسا کہ کافروں میں ہلچل اور افراتفری مچی ہوگی قیامت کے دن اس وقت کافر کہیں گے - کہ کاش ہم ایمان لے آتے تو کتنا اچھا ہوتا لیکن اُن کا کاش کاش کرنا کسی کام نہ آئے گا

دوسری آیت شریف میں ان لوگوں کا ذکر ہے - جو اللہ تعالےٰ کے سب احکام پر ایمان لے آ[ئے] اور بُرا راستہ اختیار کرتے وہ وہ اللہ تعالےٰ کے خوف کی و[جہ] سے ایسا نہ کرتے - ایسے لوگوں کو اللہ تبارک و تعالیٰ بہت پسند فرماتے ہیں -

اگلی آیت میں فرمایا - کہ ایسے کام کرنے والے لوگوں [کے] لئے خوشخبری ہے - دنیا اور آخ[رت]

ہیں اور فرمایا کہ یہ ہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔ وہ اللہ تعالٰے کے امتحان میں کامیاب ہے اور اپنے اعمال سے اسے راضی کر لیا ہے۔

سوال نمبر۵۔ جہاد کرنا ہر بالغ مسلمان پر فرض ہے۔ جہاد کے معانی کافروں کے خلاف مسلمانوں کا اللہ تعالٰے کی راہ میں جنگ کرنا ہے جہاد کرنے کے بہت سے فوائد ہیں

۱۔ جہاد کرنے سے کافروں کو مسلمان کیا جا سکتا ہے۔

۲۔ جہاد کرنے سے اللہ تعالٰے جہاد کرنے والوں سے راضی ہو جاتے ہیں۔ اور جنت میں مجاہد کا مقام بلند ہو جاتا ہے

۳۔ اگر کوئی جنگ میں مارا جائے تو وہ شہید کہلاتا ہے۔ اور اس کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ مگر فرض نہیں۔

۴۔ جہاد کرنے سے کافروں پر مسلمانوں کا رعب بیٹھتا ہے

۵۔ شہداء پر اللہ تبارک وتعالٰے کا فضل و کرم اور رحمت ہوتی ہے۔

۶۔ جہاد کرنے والوں کو دنیا اور آخرت میں کسی قسم کا خوف نہیں ہوتا۔ حوالہ جات مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ پارہ ۱۰ سورۃ انفال آیت
۲۔ پارہ ۱۰ سورۃ التوبہ آیت
۳۔ پارہ ۲ سورۃ البقرہ آیت ۱۵۴

سوال ۶۔ اس مدرسہ میں تعلیم حاصل کرنے سے پہلے جو بد عادتیں ہم میں تھیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ نیکریں پہن کر گلیوں اور بازاروں میں پھرتے تھے۔

۲۔ پتنگیں اڑاتے تھے۔ اور دوسروں کی ڈوریں لوٹتے تھے۔

۳۔ ایک دوسرے کو گندی گالیاں نکالتے تھے۔ اور بہت سی شرارتیں کرتے تھے۔

۴۔ باقاعدہ نمازیں نہیں پڑھتے تھے۔ اور کبھی کبھار تو جمعہ کی نماز کا بھی ناغہ کر جاتے تھے۔

۵۔ ریڈیو سنتے تھے۔ گانے گاتے تھے۔

۶۔ بچوں کو ستاتے تھے۔ اور بڑوں کا کہا نہ مانتے تھے۔

اب اس مدرسہ میں داخل ہونے سے ہم پر بہت زیادہ اللہ تبارک وتعالٰے کا فضل و کرم ہوا ہے۔ ہم نے سب بری عادتیں چھوڑ کر نیک طور طریقے اختیار کر لئے ہیں۔ یہ سب کچھ فضل ہمیں ہمارے استاد مولانا حمید اللہ صاحب کی بدولت حاصل ہوا ہے۔ جو ہمیں نہایت دیانتداری سے پڑھاتے ہیں۔ اللہ تعالٰے ہمیں بھی پڑھنے کا صحیح موقعہ بخشتا ہے آمین ثم آمین

محمد رضوان ملک

سوال ۷۔ پارہ ۱۱ ایت ۲۲ وہی ہے اللہ تعالٰے جو سیر کراتا ہے۔ ہمیں جنگل میں اور دریا میں۔ یہاں تک کہ جب تم بیٹھے ہو کشتی میں اور لے کر چلتی ہیں وہ اچھی ہوا سے پھر تم خوش ہوتے ہو۔ اس سے آئی تیز و تند ہوا اور آئیں موجیں ہر طرف سے خیال کیا۔ انہوں نے کہ وہ گھر گئے ہر طرف سے پکارنے لگے اللہ تعالٰے کو خالص ہوکر اس کی عبادت میں۔ اگر تو نجات دے ہم کو اس مصیبت سے تو ہم تیرے شکر گزار ہونگے

پارہ ۱۱ آیت نمبر۲۳۔ پھر جب چھوڑ دیتے ہیں۔ ہم ان کو تو فساد مچانے لگتے ہیں زمین میں ناحق طریقے سے۔ اے لوگو! سن لو تمہاری شرارت تم پر ہی ہے نفع اٹھالو دنیا کی زندگانی کا پھر تم نے اس کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ پھر وہ تبلا دے گا تم کو جو کچھ تم کرتے تھے۔

پارہ ۱۱ آیت ۲۵:۔ اور اللہ تعالٰے ہی بلاتا ہے۔ سلامتی کے گھر کی طرف۔ اللہ تعالٰے ہدایت دیتا ہے۔ جس کو چاہے۔ سیدھے راستے کی۔

پارہ ۱۱ آیت ۳۰۔ اس جگہ پتہ چل جائے گا۔ ہر جاندار کو جو کچھ اس نے کیا تو سب رجوع کریں گے۔ اللہ تعالٰے کی طرف جو ان کا سچا مالک ہے اور جاتا رہے گا۔ وہ جھوٹ جو کچھ وہ باندھا کرتے تھے۔

سوال نمبر۸۔ حدیث شریف ایک ایسی چیز ہے۔ جس کے بغیر قرآن مجید کا مطلب سمجھ میں نہیں آ سکتا۔ حدیث شریف قرآن مجید کی شرح ہے۔ اور یہ وحی خفی بھی کہلاتی ہے۔ آج کل لوگ چونکہ حدیث شریف پر عمل نہیں کرتے اس لئے گمراہی کے گڑھوں میں پڑے ہوئے ہیں اور اگر علم حدیث پر توجہ دی جائے۔ تو ہماری روز مرہ کی مشکلات بآسانی حل ہو سکتی ہیں۔ چند فرقے آج کل ایسے اٹھے ہیں۔ جو سرے ہی سے حدیث شریف کا انکار کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ ایسا کرنے کے بالکل لائق نہیں حدیث شریف سے بہت سے مسائل حل ہو جاتے ہیں۔ مثلاً اگر نماز میں خدانخواستہ کوئی گڑبڑ ہو جائے۔ تو اس کا فیصلہ حدیث شریف سے دیکھ کر کیا جاتا ہے۔ اگر ہم حدیث شریف پر عمل کریں تو ہماری زندگی کی تمام سہولتیں ہمیں حاصل ہو سکتیں ہیں

سوال نمبر۹ قرآن مجید میں اللہ تعالٰے نے فرمایا جہاد کرو جہاد کے بہت فائدے ہیں جو شخص سچے دل سے اللہ تعالٰے کی راہ میں جہاد کرتا ہے اللہ تعالٰے اس سے راضی ہو جاتے ہیں۔ جو مجاہد جہاد سے واپس لوٹتا ہے۔ تو سازوسامان اور کئی دوسری چیزیں اور اللہ تعالٰے کی رحمت لے کر واپس لوٹتا ہے جہاد کرنے والا جب شہید ہو جاتا ہے۔ تو اللہ تعالٰے کے ہاں اس کو نئی زندگی مل جاتی ہے۔ جس کو ہم اور آپ لوگ نہیں جانتے۔ ایسے لوگوں کے لئے ابدی خوشگوار زندگی بڑے محلات، دودھ اور شراب کی نہریں، پھلوں سے لدے ہوئے درخت اور اس ہی طرح کی کئی اور نعمتیں آخرت میں پڑے ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ جہاد کی تیاری کرتے رہیں۔ اور جہاد میں ضرور شرکت کریں

سوال نمبر۶۔ اس مدرسہ میں آنے سے پہلے ہم میں بہت سی برائیاں تھیں۔ مثلاً آوارہ گردی کرنا اور جب کبھی کوئی فقیر ہمارے محلے میں آجاتا تھا۔ تو ہم اسے چھیڑ چھیڑ کر اس کا ناک میں دم کر دیتے تھے۔ ہم اپنے بڑوں کا کہا نہیں مانتے تھے۔ گولیاں کھیلتے تھے۔ بوتلوں کے ڈھکن کھیلتے تھے اور چھوٹی چھوٹی چوریاں بھی کرتے تھے۔ اب اللہ تعالٰے کے فضل و کرم سے یہ برائیاں ہم میں موجود نہیں۔ میں اللہ تعالٰے سے دعاگو ہوں کہ ہماری باقی برائیاں بھی دور فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

عبدالقادر زبیر ملک

•

سوال نمبر۷۔ پارہ نمبر۱۰ سورہ توبہ آیت نمبر۳۔ اور اعلان کر دیجئے اللہ تعالٰے کی طرف سے اور اس کے رسول اللہ کی طرف سے بڑے حج کے دن۔ یقیناً اللہ تعالٰے بری ہے۔ مشرکین سے اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی پھر اگر تم باز آجاؤ۔ تو یہ بہتر ہے تمہارے لئے اور اگر نہیں باز آؤگے تو جان لو تم اللہ تعالٰے کو عاجز نہیں کر سکتے اور خوشخبری سنا دیجئے کافروں کو دردناک عذاب کی

پارہ نمبر۱۰ سورۃ توبہ آیت ۵۔ پھر جب گزر جائیں ان کی مدت کے چار ماہ پھر قتل کرو مشرکین کو جہاں کہیں ملیں تم کو اور پکڑو ان کو اور گھیرا ڈالو۔ ان کو اور بیٹھو ان کے لئے ہر گھات میں۔ پھر اگر وہ توبہ کرلیں۔ اور قائم کریں۔ نماز کو اور دیں زکوٰۃ پھر چھوڑ دو ان کے لئے ان کا راستہ یقیناً اللہ تعالٰے بخشنے والا ہے۔ بڑا ہی مہربان۔

پارہ نمبر۱۰ سورہ انفال آیت نمبر۴۸

اور جب مزین کر دیا شیطان نے اُن کے اعمال کو اور کہنے لگا نہیں غالب آسکتا آج کے دن لوگوں میں سے تم پر۔ اور میں تمہارے ساتھ ہوں۔ پھر جب دیکھا اُس نے کہ ملیں دونوں فوجیں آپس میں پھر کھسکنے لگا اپنی ایڑیوں پر اور کہنے لگا میں تم سے بری ہوں میں دیکھتا ہوں۔ وہ چیز جو تم نہیں دیکھتے میں ڈرتا ہوں اللہ تعالیٰ سے اور اللہ تعالیٰ کا عذاب سخت ہے۔

سوال نمبر۵ - اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن پاک میں فرماتے ہیں - کہ وہ لوگ جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور جہاد کیا اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور وہ لوگ جنہوں نے مدد کی وہ ہی لوگ ہیں سچے مسلمان - ان کے لئے ہے - مغفرت اور پاکیزہ رزق۔ یہ آیت شریف پارہ نمبر۱۰ سورۃ انفال کی ۷۴ نمبر آیت ہے۔ اس لئے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ایک تو وہ جنہوں نے ہجرت کی اور جہاد کیا اُن کو سچے مسلمان ہونے کا دنیا میں تمغہ مل گیا اور دوسرے یہ کہ جب آدمی جہاد کرتے ہوئے شہید ہو جائے تو سیدھا بغیر حساب کے ہی جنت میں چلا جائے گا - اور اگر بچ جائے تو غازی کہلائے گا - اس لئے ہر ایک مسلمان کو جہاں تک توفیق ہو بڑھ چڑھ کر جہاد میں حصہ لینا چاہئے - اگر جان سے نہیں کر سکتا۔ تو مال سے اور اگر اُس کے پاس مال بھی نہ ہو - تو اسے دل میں شوق اور ارادہ ضرور رکھنا چاہئے

محمد عبد الماجد قریشی

سوال نمبر۱ - مصارف زکوٰۃ جن لوگوں کو زکوٰۃ کا مال دینا جائز قرار دیا گیا ہے - وہ اللہ تعالیٰ کے حکم میں مندرجہ ذیل ہیں -

وہ فقیر یا مسکین جن کے پاس بمشکل ایک وقت کی روٹی موجود ہو وہ یتیم یا وہ بالغ جس کی ذاتی ملکیت کچھ نہ ہو۔ اور مسافر کو جو واقعی اپنے گھر سے دور ہو - غلام آزاد کروانے کے لئے کی زکوٰۃ کا مال استعمال کیا جا سکتا ہے - ابتدائے اسلام میں اُن کفار کو جن کا اسلام لانا مقصود ہوتا تھا بھی زکوٰۃ دینا جائز تھا - اب یہ حضرت علماءؒ کے قریب موقوف ہو چکا ہے۔

سوال نمبر۲ پارہ نمبر۱۰ سورۃ انفال آیت نمبر۴۱ - اور جان لو کہ جو کچھ مال غنیمت سے تم کو کسی بھی چیز سے پانچواں حصہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ہے اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اور آپ کے قرابت داروں کا اور یتیموں کا اور مسکینوں کا اور مسافروں کا اگر تم ایمان رکھتے ہو اللہ تعالیٰ پر اور نازل کیا ہم نے اپنے بندے پر فیصلے کے دن جس دن ملیں دونوں فوجیں اور اللہ تعالیٰ ہر ایک چیز پر قادر ہے۔

پارہ نمبر۱۰ سورۃ انفال آیت نمبر۴۵

اے ایمان والو جب تم ملو کسی فوج سے میدان جنگ میں تو ثابت قدم رہو - اور ذکر و اللہ تعالیٰ کا بہت زیادہ تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ -

پارہ نمبر۱۰ سورۃ انفال آیت نمبر۴۶ - اور اطاعت کرو اللہ تعالیٰ کی اور اُس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نہ جھگڑو آپس میں پھر تم بزدل ہو جاؤگے اور تمہاری شہرت جاتی رہے گی اور صبر کرو - یقیناً اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے -

پارہ نمبر۱۰ سورۃ انفال آیت نمبر۴۷

اور نہ ہو اُن لوگوں کی طرح جو نکلتے ہیں اپنے گھروں سے اکڑتے ہوئے اور لوگوں کو دکھانے کے لئے اور روکتے ہیں - اللہ تبارک وتعالیٰ کی راہ سے اور اللہ تعالیٰ احاطہ کئے ہوئے ہیں جو کچھ وہ کرتے ہیں -

سوال نمبر۵ - اللہ تعالیٰ راہ میں جنگ یا لڑائی کرنے کو جہاد کہتے ہیں - اس جگہ مراد کافروں سے جنگ کرنا ہے - جو اسلام کے خلاف کسی بھی قسم کی کوشش کریں - یا مسلمانوں کو ضرر پہنچائیں قرآن شریف میں پارہ نمبر۱۰ سورہ انفال آیت نمبر۶۰ میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے - اور تیاری کرو جنگ کے لئے جو کچھ تم جمع کر سکو اپنی قوت سے اور پلے ہوئے گھوڑوں سے تاکہ رعب بیٹھے ان سے اللہ تعالیٰ کے دشمنوں پر اور دوسروں پر ان کے سوا جن کو تم نہیں جانتے اللہ تعالیٰ جانتا ہے ان کو اور جو کچھ بھی تم خرچ کروگے اللہ تعالیٰ کی راہ میں وہ تم کو پورا پورا ملیگا۔ اور تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

سوال نمبر۶ - یہاں تعلیم دین حاصل کرنے سے پہلے میرے دل میں بے چینی اور گھبراہٹ ہوتی تھی جب سے میں اس مدرسہ میں داخل ہوا ہوں مجھے سکون قلب مل گیا ہے - جن مسئلوں کا پہلے مجھے پتہ نہ تھا - وہ اب میں بفضل خدا اچھی طرح جانتا ہوں - باقاعدہ نماز پڑھتا ہوں اور اپنے ان دوستوں کو جو دنیاوی تعلیم کے سکول میں پڑھتے ہیں بھی نماز کی تلقین کرتا ہوں - اُن میں سے عموماً میرا مذاق اُڑاتے ہیں اور کہتے ہیں - کیونکہ یہ ترقی کا زمانہ ہے - اس لئے یہ کام آج کل نہیں ہوسکتا - اللہ تعالیٰ اُن سب کے دلوں میں دین کی محبت اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین -

محمد طیب ولد حاجی ظہور احمد صاحب

سوال نمبر۱ - حدیث شریف اُس ہر چیز کا نام ہے جو ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود کر کے دکھلائی یا آپ نے فرمائی ہو۔ حدیث شریف کے بغیر قرآن مجید کا سمجھنا بہت مشکل ہے - مثلاً قرآن مجید میں ہے اے میرے بندو! نماز پڑھو اور پہلے وضو کرو یعنی منہ ہاتھ دھو - اگر ہم حدیث شریف کو سامنے نہ رکھیں - تو ہمیں کیسے معلوم ہوسکتا ہے - کہ نماز میں کیا کرنا ہے - اور وضو میں کیا کیا شامل ہے - یہ باتیں حدیث شریف نے ہی بتائیں ہیں کہ رکوع کرو وغیرہ ایک فرقہ اب ایسا اٹھا ہے - جو کہتا ہے - کہ حدیث کچھ نہیں - اس کی کوئی ضرورت نہیں - یہ بالکل جھوٹ ہے جو کچھ یہ بد لوگ بکتے ہیں - یہ خود بھی گمراہ ہیں - اور دوسرے مسلمانوں کو بھی گمراہ کرنا چاہتے ہیں - اگر ہم حدیث شریف کو نہ مانیں تو ہماری نجات خطرے میں پڑ جائے گی میں دعا کرتا ہوں - کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حدیث پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس نئے فرقے کو بھی ہدایت دے تاکہ وہ اپنا ایمان صحیح کرلیں اور جنت میں داخل ہو جائیں -

سوال نمبر۲ - پارہ ۱۱ ایت نمبر۶۵ سورۃ یونس - اور آپ نہ رنج کریں اُن کی باتوں کا سب کی سب طاقت اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے - وہی ہے سب کچھ سننے والا سب کچھ جاننے والا

پارہ نمبر۱۱ سورۃ یونس آیت نمبر۵۷ - اے لوگو! یقیناً آ پہنچی تمہارے پاس نصیحت تمہارے رب کی طرف سے اور شفا دلوں کی بیماری کی اور ہدایت اور رحمت مومنین کے لئے -

سوال نمبر۴ - ہمارے مدرسہ میں قرآن مجید اور حدیث شریف کا درس ہوتا ہے - اس کے علاوہ کوئی کھیل تماشہ نہیں ہوتا جیسے دوسرے سکولوں میں ہوتے ہیں - ایسی خرافاتیں یہاں بالکل بند ہیں - ایک چیز جو میں نے یہاں دیکھی ہے - وہ کہیں نہیں دیکھی کہ پہلے قرآن مجید کی ایک یا دو آیات کو پڑھ کر مطلب سمجھایا جاتا ہے - پھر ہر ایک طالب علم کو ایک ایک بار ترجمہ کروایا جاتا ہے - اور بعد میں پھر وقت دیا جاتا ہے - کہ لڑکے بیٹھ کر سبق یاد کرلیں - یہاں ہر تین ماہ کے بعد امتحان بھی ہوتا ہے - اور ہر سال سالانہ

امتحان جیسا کہ یہ ہو رہا ہے۔ جب میں اس مدرسہ داخل نہیں ہوا تھا۔ تو مجھے علم دین کا کچھ پتہ نہ تھا۔ لیکن جب اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھ پر فضل کرنا چاہا۔ تو مجھے اس مدرسہ میں لاکر بٹھا دیا۔ اور آہستہ آہستہ اتنی تبدیلیاں ہوئیں۔ کہ اپنے دین کو میں اچھی طرح سمجھ سکتا ہوں۔ اب نماز میں باقاعدگی کرتا ہوں۔ اور انشاء اللہ اپنے شفیق استاد صاحب کے سمجھانے کی بدولت میرا عقیدہ بھی درست ہے۔ اس مدرسہ میں بہت سے لڑکے پڑھتے ہیں۔ جو اللہ کے حکموں کو پہلے بالکل نہ جانتے تھے۔ لیکن اب اُن میں اتنی صلاحیت پیدا ہو چکی ہے۔ کہ اگر کسی سے مناظرہ ہو جائے تو اس باتوں کا صحیح جواب دے سکتے ہیں۔ یہ مدرسہ اب ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ اللہ تعالےٰ اس مدرسہ کو قائم رکھے۔ اور ہمارے اُستاد صاحب کو اُن کی محنت کا نیک اجر دے۔ آمین

محمد طاہر

سوال نمبر۱۔ مطلب آیات شریفہ

اللہ تعالےٰ کے دوست جو اللہ تعالےٰ کو چاہتے ہیں۔ آخرت اختیار کئے ہوئے ہیں۔ نیک کام خود کرتے ہیں۔ اور دوسروں کو کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔ دوسروں کو بُرائی کے کاموں سے روکتے ہیں۔ اور شیطان کے واروں سے سنبھلتے ہیں ان کے لئے کوئی خوف و خطرہ نہیں یہی نہیں کہ دنیا میں کوئی ڈر نہیں بلکہ آخرت میں بھی وہ غمگین نہ ہوں گے اللہ تعالےٰ ہمیں اپنے دوستوں میں سے کرے آمین۔

دوسری آیت شریف کا مطلب پہلی اور تیسری سے متعلقہ ہے یعنی اُن لوگوں کی خوبی اور پھر نتیجہ جو اللہ تبارک و تعالےٰ کے دوست ہیں۔ اُن کے متعلق فرمان ہوا کہ وہ لوگ اللہ تعالےٰ کے دوست ہیں، یہ وہ لوگ ہیں۔ جو ایمان لائے اور ڈرتے رہے باوجود ایمان لے آنے کے ڈرتے رہے۔ کہ نہ معلوم اللہ تعالےٰ کا سلوک ہم سے کیسا ہو۔ یہ ہی وجہ ہے۔ کہ ایسے لوگ اپنے پروردگار اور ربّ العالمین کے دوست کہلاتے ہیں۔ تیسری آیت کا مطلب کہ اللہ تعالےٰ کے دوستوں کے لئے دنیا اور آخرت میں خوشخبری ہے یعنی جنت کی جس کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے پھر فرمایا کہ اللہ تعالےٰ کا فرمان نہیں بدلتا۔ اور جس نے یہ پا لیا وہ کامیاب ہوا۔ اور یہ ہی سب سے افضل کامیابی ہے۔

خدا تعالےٰ ہم سب کو اپنی رحمت اور برکت سے کامیاب کرے آمین۔

سوال نمبر۲۔ پارہ نمبر۹ آیت نمبر۸۹ یقیناً جھوٹ لگایا ہم نے اللہ تعالیٰ پر الزام۔ اگر ہم لوٹ کر آجائیں تمہارے دین میں باوجود اس کے کہ ہم کو اللہ تعالےٰ نے تمہارے دین سے نجات دی۔ اور یہ نہیں ہوسکتا کہ ہم آجائیں تمہارے دین میں مگر یہ کہ چاہے اللہ تعالےٰ ربّ ہمارا۔ گھیرے ہوئے ہے ہر ایک چیز کو ہمارے رب کا علم۔ ہمارا اسی ہی پر بھروسہ ہے۔ اے ربّ ہمارے! فیصلہ فرما دے ہمارے درمیان اور اُن کے درمیان انصاف کے ساتھ اور تو سب سے بہتر فیصلہ فرمانے والا ہے۔

سوال نمبر۴۔ قرآن مجید پر عمل کرنے والا بغیر حدیث شریف کے کسی صورت میں بھی قرآن پاک پر صحیح عمل پیرا نہیں ہوسکتا۔ ہم کو آج کے بگڑے ہوئے زمانے کے لئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں قرآن مجید اور حدیث شریف کو پڑھنے اور اُس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

سوال نمبر۵ مجھے اس مدرسہ میں تعلیم حاصل کرتے ہوئے بفضل تعالےٰ پانچ برس ہوگئے ہیں۔ اور مجھ میں اتنے عرصے میں بہت زیادہ تغیر ہو چکا ہے۔ بھلائی بُرائی اور نیکی بدی میں تمیز پیدا ہوگئی ہے۔ ماں باپ ہمسایوں اور دوسرے رشتہ داروں سے سلوک کرنے کا طریقہ آگیا ہے۔ خدا تعالےٰ ہم کو اور بھی بہت کچھ سیکھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

زاہد عبید ملک

سوال نمبر۲۔ پارہ نمبر۱۰ آیت ۵۳ کہہ دو تم دو خوشی سے یا ناراضگی سے ہرگز قبول نہیں ہوگا تم سے۔ تم لوگ ہی فاسق ہو۔

پارہ ۱۰ آیت نمبر۵۸۔ بعض اُن میں سے باتیں بناتے ہیں آپ کو صدقات تقسیم کرتے وقت پھر اگر مل جائے اُن کو اُس میں سے تو راضی ہو جاتے ہیں۔ پھر اگر نہ ملے اُن کو اُس میں سے تو ناراض ہو جاتے ہیں۔ اُسی وقت۔

پارہ ۱۰ آیت ۶۱ اور بعض اُن میں سے ایسے ہیں۔ جو تکلیف دیتے ہیں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اور کہتے ہیں۔ یہ شخص تو کان ہے۔ کہہ دیجئے کان ہے تو تمہارے بھلے کے لئے۔ ایمان لاتا ہے۔ ہر اور بات مانتا ہے۔ مومنین کی اور رحمت ہے۔ اُن کے لئے جو ایمان لائے تم میں سے اور وہ لوگ جو تکلیف دیتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اُن کے لئے ہے دردناک عذاب

سوال نمبر۴۔ جو کچھ ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا کرکے دکھایا وہ حدیث شریف کہلاتا ہے۔ آجکل چونکہ لوگوں کو کچھ پتہ نہیں کہ صحیح طریقے پر زندگی کیسے گزارنی چاہئے۔ اس لئے اُن کی رہبری کے لئے حدیث شریف کی تعلیمات کو عام کرنا بہت ضروری ہے حدیث شریف سے قرآن مجید کی وہ آیات جن کو ہم بآسانی سمجھ نہیں سکتے حل ہوسکتی ہیں۔ ہمارے ملک میں یہ تعلیم اس لئے بھی ضروری ہے۔ کیونکہ انگریز یہاں اپنی تہذیب پوری طرح پھیلا گئے ہیں۔ اب ہمیں دوبارہ یہاں اسلامی طور طریقے رائج کرنے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ہمیں قوت دے کہ ہم اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی باتوں پر عمل کریں آمین۔

سوال نمبر۳۔ مالک بن انس وہب کیسان جابر بن عبداللہ انصاری لوگوں کو نماز میں تکبیر کی تعلیم دیتے تھے۔ ہم کو فرماتے جھکتے اور اٹھتے وقت تکبیر کہا کرو

منوّر علی

سوال ۱۔ مطلب آیت شریفہ۔

اس آیت شریف میں وَالْعٰمِلِیْنَ کا مطلب یہ ہے کہ زکوٰۃ جمع کرنے والے آدمیوں کو جو تنخواہ دی جائے وہ بھی مال زکوٰۃ میں سے دینا جائز ہے۔ ایسے شخص زکوٰۃ کے کارندے بھی کہلاتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو اس آیت شریف پر عمل کرکے اُن تمام قسم کے لوگوں کو زکوٰۃ دیتے تھے جن کا قرآن مجید میں ذکر ہے۔ لیکن منافق پھر بھی آپ صلعم کو بہت تنگ کیا کرتے تھے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ ایک دفعہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی میں زکوٰۃ کا مال تقسیم کر رہے تھے۔ آپؐ کے پیچھے ایک شخص بیٹھا ہوا تھا۔ وہ کہنے لگا۔ اے رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم انصاف کیجئے۔ تو آپ نے اس طرف دیکھا اور آپ کو بہت غصہ آیا فرمایا اگر اللہ تعالےٰ کا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) انصاف نہیں کریگا تو پھر اور کون کرے گا۔

سوال ۲ :۔ قرآن مجید کی شرح حدیث شریف ہے۔ اگر

ہمیں حدیث شریف کی تعلیم نہ ہو تو نماز کیسے پڑھیں گے کیونکہ قرآن پاک میں صرف نماز پڑھنے کا حکم ہے۔ اس کے طریقے بیان نہیں فرمائے گئے ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے ایک صحابیؓ سے سوال کیا کہ اگر تمہیں کسی مسئلے کی ضرورت پڑے تو کیا کروگے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں قرآن شریف کی طرف رجوع کرونگا آپؐ نے فرمایا اگر وہاں نہ ملے تو پھر؟ وہ کہنے لگے کہ پھر حدیث شریف سے دیکھونگا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہاں بھی نہ ملے تو؟ صحابیؓ نے جواب دیا کہ پھر میں اجتہاد کرونگا یعنی اپنی عقل استعمال کرونگا اگر ہم میں حدیث شریف نہ ہوتی تو ہم کو بہت سے مسئلوں کا پتہ ہی نہ چلتا۔ ہم اللہ تعالےٰ کا شکر بجا لاتے ہیں کہ اس نے ہم میں حدیث شریف کو باقی رکھا اگر ہم حدیث شریف کی طرف توجہ نہ کریں تو دنیا بھی برباد اور آخرت بھی برباد ہو جاتی ہے۔ اس لئے پہلے قرآن پاک پر اور پھر حدیث شریف پر توجہ کرنی چاہیئے۔

محمد اجمل

سوال عـ۱ (ا) خبردار! بیشک اللہ کے بندوں پر خوف نہ ہوگا اور نہ وہ غمگین ہونگے

مطلب:- یہاں اللہ کے بندوں سے مراد مومن ہیں۔ جن کے بارہ میں خدائے تعالےٰ نے قرآن مجید میں پہلے پارہ کے شروع میں فرمایا ہے۔ وہ لوگ جو غیب کی باتوں پر ایمان لائے اور نماز قائم کی۔ اور وہ خرچ کرتے ہیں اس میں سے جو ہم نے ان کو دیا۔ اور وہ لوگ جو ایمان لائے اس چیز پر جو تیری طرف اتاری گئی اور جو تجھ سے پہلے اتاری گئی اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔

یہ ہی وہ اللہ کے بندے ہیں جن پر نہ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

ترجمہ:- وہ لوگ جو ایمان لائے اور جنہوں نے تقوےٰ اختیار کیا۔

مطلب:- یہ لوگ بھی اُن ہی لوگوں کی صف میں شمار ہوتے ہیں جن کا اوپر ذکر کیا گیا۔

ترجمہ:- خوشخبری ہے اُن کے لئے دنیا اور آخرت کی زندگانی میں۔

سوال عـ۲:- پارہ عـ۱۱۔ آیت عـ۶۵:- اور غم نہ کھا تُو ان کی بات کا۔ بے شک سب طاقتیں اللہ تعالےٰ کے پاس ہیں۔ وہ سننے والا جاننے والا ہے۔

سوال عـ۶:- اس مدرسہ میں داخل ہوئے ابھی چند ایک دن ہی ہوئے ہیں لیکن پھر بھی میری زندگی میں حیرت انگیز تبدیلی آچکی ہے۔ اس سے پہلے اگر مجھے کوئی شخص کچھ چیز پیش کرتا تو میں بلا تامل لے لیتا۔ لیکن ابھی مدرسہ میں میرا دوسرا ہی دن تھا۔ کہ مولانا صاحب نے گیارھواں پارہ کی آیت ۵۹ کا ترجمہ اور مطلب واضح کیا جس سے مجھے پتہ چل گیا جو چیز مسلمان پیش کرتے ہیں وہ بھی حرام ہو سکتی ہے۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ نے اُسے حلال پیدا کیا ہے۔ اسی روز مجھ پر بھی آزمائش کا وقت آ گیا۔ گھر گیا تو دیکھا کہ پڑوسی گیارھویں شریف کا دودھ غیر اللہ کے نام پر ہمیں بھی دے گئے ہیں۔ اگر میں اس مدرسہ میں وہ آیت نہ پڑھتا تو میں وہ دودھ کسی بھی صورت میں واپس نہ کرتا اور اسے حلال سمجھ کر بڑے مزے سے پی جاتا۔ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے کہ اس نے مجھے حرام کھانے سے بچنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اس سے پہلے نماز میں کبھی کبھار ناغہ کر لیتا تھا لیکن اس مدرسہ کا ماحول ہی کچھ اس قسم کا ہے کہ نماز چھوڑنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اللہ تعالےٰ کا بڑا شکر ہے کہ اُس نے مجھے یہ لائن اختیار کرنے کی توفیق بخشی۔

جاوید اقبال

سوال عـ۱ (ب) پارہ عـ۱۰ آیت عـ۶۰۔ زکوٰۃ حق ہے فقیروں کا، مسکینوں کا اور زکوٰۃ کے کارندوں کا، اور جن کے دل اسلام کی طرف مائل کرنے ہوں۔ اور مجاہد فی سبیل اللہ کے لئے اور مسافروں کے لئے یہ فرض ہے اللہ تعالےٰ کی طرف سے، اور اللہ تعالےٰ سب کچھ جاننے والے بڑی حکمت والے ہیں۔

مطلب:- زکوٰۃ ان لوگوں کو دینی چاہیئے جن کے پاس ایک یا دو وقت تک کی روٹی ہو۔ اس میں فقیر اور مسکین شامل ہو جاتے ہیں یا زکوٰۃ دئے جانے کے لائق زکوٰۃ کے کارندے ہیں یا جن کو زکوٰۃ کا مال دے کر ان کا دل اسلام کی طرف مائل کرنا ہو اور جو شخص مسلمانوں کی طرف سے کافروں کے ساتھ جہاد کرے اُس کے لئے بھی زکوٰۃ کا مال جائز ہے۔ کوئی مسافر اگر اس قابل ہے کہ اُسے مال کی ضرورت ہو تو اس کو بھی زکوٰۃ دے دینی چاہیئے۔

سوال عـ۲:- پارہ عـ۱۰ آیت عـ۶۵ اے نبی علیہ السلام مسلمانوں کو ابھاریئے لڑائی کی طرف، اگر ہوں تم میں بیس ثابت قدم رہنے والے تو غالب آئیں گے دو سو پر اور اگر ہوں گے تم میں سے سو آدمی تو غالب آئیں گے ایک ہزار کافروں پر کیونکہ وہ قوم نا سمجھ ہے۔

پارہ عـ۱۰ آیت عـ۶۶:- اب بوجھ ہلکا کر دیا اللہ تعالےٰ نے تم پر سے۔ وہ جانتا ہے کہ تم کمزور ہو۔ اگر ہوں تم میں ایک سو آدمی ثابت قدم رہنے والے تو غالب آئیں گے دو سو پر اور اگر ہوں تم میں سے ایک ہزار آدمی ثابت قدم رہنے والے تو غالب آئیں گے دو ہزار پر اللہ تبارک و تعالیٰ کے حکم سے اور اللہ تعالےٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

سوال عـ۶۔ جب ہم اس مدرسہ میں نہیں پڑھتے تھے تو بہت غلطیاں کرتے تھے۔ لیکن جب سے ہم نے اللہ تعالےٰ کی تعلیم حاصل کرنی شروع کر دی ہے۔ بفضل تعالیٰ اب بہت کم برائیاں کرتے ہیں۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ نماز جو ہم کبھی کبھار پڑھتے تھے اب ہم نے باقاعدہ پڑھنی شروع کر دی ہے۔ جب مولوی صاحب ہمیں پڑھا رہے ہوتے ہیں تو اس وقت مجھے میری اپنی غلطیاں بھی یاد آ جاتی ہیں۔ پھر میں دُعا مانگتا ہوں مجھے امید ہے کہ اللہ میاں میری اُن غلطیوں کو معاف فرما دیں گے۔ اس مدرسے میں ہم نے اور بھی بہت سی اچھی باتیں سیکھی ہیں۔ یہاں قرآن مجید اور حدیث شریف پڑھتے ہیں۔

حافظ محمد فیاض

سوال عـ۱ (ب) ترجمہ پارہ عـ۱۰ آیت عـ۶۰:- زکوٰۃ حق ہے فقیروں کا اور مسکینوں کا اور زکوٰۃ کے کاروں کا اور ان کا جن کے دل مائل کرنے ہوں اسلام

کی طرف اور غلاموں کو آزاد کرانے میں اور تاوان بھرنے میں اور اللہ تعالےٰ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کو اور مسافروں کو۔ یہ فرض ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور اللہ تعالےٰ سب کچھ جاننے والے بڑی حکمت والے ہیں

جو حصّہ اس آیت میں سے موقوف ہو چکا ہے۔ وہ اُن کافروں کے متعلق ہے۔ جن کو زکوٰۃ کا مال دے کر اُن کے دل اسلام کی طرف مائل کرنے مقصود ہوتے تھے اکثر علماء کہتے ہیں کہ ایسا کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جائز تھا لیکن اب جائز نہیں۔

سوال ع۲۔ پارہ ع۱۰۔ سورۃ توبہ آیت ۱۹:۔ اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور جہاد کیا۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے۔ بہت بڑا اجر ہے اُن کے لئے اللہ تعالےٰ کے ہاں۔ اور یہی لوگ ہیں کامیاب۔

آیت ع۲۰:۔ خوشخبری دیتا ہے ان کو اُن کا رب اپنی خاص رحمت کی اور رضامندی کی۔ اور جنت کی جس میں اُن کو ہمیشہ آرام ہے۔

آیت ع۲۱۔ ہمیشہ اُسی میں رہیں گے یقیناً اللہ تعالےٰ کے ہاں اُن کے لئے ہے بہت بڑا اجر۔

عبدالغفار

سوال ع۱ (۱) مطلب آیت شریف:۔ اس آیت شریف کا مطلب واضح کرنے کے لئے قرآن مجید کی چند اور آیات سامنے رکھی جا سکتی ہیں۔

قرآن مجید میں پارہ ع۹ آیت ع۲ بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے جب آتا ہے اُن کے سامنے اللہ تعالےٰ کا نام تو ڈر جاتے ہیں اُن کے دل اور جب اُن کے سامنے ہماری آیات پڑھی جاتی ہیں تو ان کا ایمان بڑھتا ہے اور اپنے اپ پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

آیت ع۳:۔ وہ لوگ جنہوں نے نماز قائم کی، خرچ کرتے ہیں اُس میں سے جو ہم نے اُن کو دیا۔

آیت ع۴:۔ وہی لوگ سچے مسلمان ہیں۔ اُن کے لئے درجات ہیں اُن کے ربّ کے ہاں اور بخشش ہے اور عزت کی روزی

اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں بھی ایسے ہی سچے مسلمان بننے کی توفیق عطا فرمائے کیونکہ یہ ہی وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں نہ ان پر کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

سوال ع۲:۔ پارہ ع۱۱ آیت ع۵۴ اور اگر ہو ہر جاندار گنہگار کے پاس جو کچھ ہے زمین میں تو دے ڈالے اپنی جان کے بدلے میں اور دل ہی دل میں پچھتائیں گے جب دیکھیں گے عذاب کو۔ اور فیصلہ ہوگا ان کے درمیان انصاف سے اور اُن پر ظلم نہیں ہوگا۔

پارہ ع۱۱ آیت ع۳۱:۔ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ آپ سوال کیجئے ان سے۔ کون رزق دیتا ہے تم کو آسمان سے اور زمین سے یا کون مالک ہے کان کا اور آنکھ کا یا کون پیدا کرتا ہے زندہ چیز سے مردہ چیز کو یا کون پیدا کرتا ہے مردہ چیز سے زندہ چیز یا کون تدبیر کرتا ہے کام کی۔ تو اُس وقت کہیں گے اللہ تعالےٰ۔ پھر کہہ دیجئے کیا تم ڈرتے نہیں ہو۔

پارہ ع۱۱ آیت ع۱۵:۔ اور جب پڑھی جاتی ہیں ہماری روشن دلیلیں اُن پر۔ تو کہتے ہیں وہ لوگ جو امید نہیں رکھتے ہماری ملاقات کی۔ لے آ اس کے سوا کوئی اور قرآن یا اس کو بدل دے۔ کہہ دیجئے میرا کام نہیں اس کو بدلنا اپنی طرف سے۔ مَیں تو تابعداری کرتا ہوں اس چیز کی۔ جو وحی آتی ہے میری طرف ـــ مَیں ڈرتا ہوں (اگر مَیں نافرمانی کروں اپنے رب کی) ایک بڑے دن کے عذاب سے۔

فیاض احمد

سوال ع۲:۔ پارہ ع۱۱ آیت ع۱۷ اس سے بڑا ظالم کون ہے جو جھوٹ باندھے اللہ تعالےٰ پر۔ یا جھٹلائیں اس کی آیات کو۔ یقیناً فلاح نہیں پائیں گے مجرم لوگ۔

پارہ ع۱۱ آیت ع۲۸۔ اور جب اکٹھا کرے گا اللہ تعالےٰ اُن سب کو قیامت کے دن پھر کہیں گے اُن کو اور ان کے حمائتیوں کو کہ کھڑے ہو جاؤ اپنی اپنی جگہ تم اور تمہارے شریک۔ پھر قطع تعلق کرا دیں گے اُن کے آپس میں اور کہیں گے اُن کے شریک۔ کہ کب تم ہماری عبادت کرتے تھے۔

پارہ ع۱۱ آیت ع۱۲۱:۔ اور نہیں خرچ کرتے اللہ تعالےٰ کی راہ میں کوئی بڑی چیز اور نہ چھوٹی اور نہیں طے کرتے کوئی میدان مگر لکھا جاتا ہے اُن کے اعمال میں تاکہ دے اللہ تعالےٰ اُن کو اچھا بدلہ جو کچھ انہوں نے کمایا۔

سوال ع۵۔ جہاد کے متعلق پارہ ع۱۱ میں ایک آیت شریف آتی ہے جو ذیل میں درج ہے۔ آیت ع۱۱۱:۔ اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَ اَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ ط یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَیَقْتُلُوْنَ وَ یُقْتَلُوْنَ قف وَعْدًا عَلَیْہِ حَقًّا فِی التَّوْرٰىۃِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْقُرْاٰنِ ط وَ مَنْ اَوْفٰی بِعَھْدِہٖ مِنَ اللّٰہِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِکُمُ الَّذِیْ بَایَعْتُمْ بِہٖ ط وَ ذٰلِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ○

اللہ تعالےٰ کی راہ میں کافروں سے لڑ کر جان قربان کر دینا ہی جہاد کہلاتا ہے ایسے مسلمان شہید کہلاتے ہیں یہ ہی لوگ اللہ تعالےٰ کے ہاں بڑے اجر کے حقدار ہیں۔

سوال ع۶:۔ جب مَیں اس مدرسے میں نہیں پڑھتا تھا تو گولیاں کھیلتا تھا، لٹو چلاتا تھا اور بے کار پھرا کرتا تھا میری زبان قرآن مجید پر نہیں چلتی تھی۔ اب میں نے بُرے کام چھوڑ دیئے ہیں اور قرآن پاک بھی خوب روانی سے پڑھ سکتا ہوں۔

محمد ادریس

سوال ع۲، پارہ ع۱۱ آیت ۵۸

ترجمہ:۔ کہہ دیجئے (اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) لوگوں کو بھلا دیکھو تو جو اتارے تمہارے لئے اللہ تعالےٰ نے رزق۔ پس بنا لیا تم نے اس میں سے بعض حرام اور بعض کو حلال۔ کہہ دیجئے کیا اللہ تعالےٰ نے تم کو حکم کیا ہے یا تم اللہ تعالیٰ پر افترا باندھتے ہو۔

پارہ ع۱۱ آیت ۵۹۔ اور نہیں خیال کرتے وہ لوگ جو جھوٹ باندھتے ہیں اللہ تعالےٰ پر قیامت کے دن کے متعلق۔ تحقیق اللہ تعالےٰ فضل کرتا ہے لوگوں پر لیکن اکثر لوگ شکر ادا نہیں کرتے۔

پارہ ع۱۱ آیت ۶۰۔ اور نہیں ہوتے تم کسی حال میں اور نہیں پڑھتے تم اس میں سے قرآن اور نہیں کرتے تم کوئی عمل مگر ہم تمہارے

پاس موجود ہوئے ہیں۔ جب تم اس میں مصروف ہوتے ہو۔ اور نہیں پوشیدہ تیرے رب سے کوئی ذرہ بھی زمین میں اور نہ آسمان میں اور نہ کوئی چھوٹی چیز اور نہ کوئی بڑی چیز اس سے۔ مگر جو لکھی گئی کھلی کتاب ہیں۔

سوال ۴۔ حدیث بات کو کہتے ہیں۔ یہاں حدیث سے ہماری مراد اللہ تعالےٰ کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلنے والے کلمات یا اُن کے افعال ہیں۔ جو کلمات بوقت ضرورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے نکلتے رہے وہ صحابہ کرامؓ اپنے سینوں میں اکٹھا کرتے رہے۔ آج کسی قسم کا معاملہ نہیں جس کے متعلق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث دستیاب نہ ہو سکیں حدیث شریف پر عمل کر کے ہم پکے مسلمان بن سکتے ہیں۔ آج کل ہمیں حدیث کی زیادہ ضرورت اس لئے ہیں کہ مسلمان عموماً بے راہ ہو چکے ہیں۔ اگر حدیث کی طرف توجہ دی جائے تو ہماری روزمرہ کی مشکلات حل ہو جائیں۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

محمد اقبال غوری

سوال ۷۔ اس زمانہ میں علم حدیث کی بہت ضرورت ہے کیونکہ ہمارے ملک پر انگریزوں کا تسلّط اور قانون رائج رہا ہے۔ لوگ زیادہ تر اُن ہی قوانین کی پیروی کرتے ہیں۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو عام کر کے اسلامی قانون کو دوبارہ رائج کیا جائے۔ اس طرح بہت سی برائیاں ختم ہو جائیں گی مثلاً چور کے ہاتھ کاٹنے سے چوریوں میں کمی واقع ہو جائے گی۔ اگر کوئی زنا کرے گا تو اُسے شہر کے چوک میں کھڑا کر کے ذلیل کر کے مار دیا جائے تو کسی کی مجال نہ ہو گی کہ ایسی بد حرکتیں کرے اس طرح ہماری روزمرّہ کی مشکلات حل ہو جائیں گی۔

سوال ۵ :- جہاد کے دنیوی فوائد یہ ہوں گے کہ مجاہدین کو اگر فتح ہو گئی تو اس کے لئے اچھا رزق اور اس کی بخشش ہے۔ اس کو مال غنیمت میں سے بھی حصہ ملے گا۔ جہاد کا ذکر پارہ ۱۰ آیت ۲۰ میں بھی کیا گیا ہے۔ اُخروی فائدہ یہ ہے کہ جو کوئی مجاہد جہاد کرتا ہوا شہید ہو جائے تو اللہ تعالےٰ اس کو اُسی دن سے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام دے دیتا ہے۔ اس کے تمام گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔

سوال ۶ :- اس مدرسہ میں تعلیم حاصل کرنے سے پہلے ہمیں نہ تو دین کا پتہ تھا نہ ہی دنیا کا۔ ہمیں یہ بھی پتہ نہ تھا کہ جہاد کرنا اور زکوٰۃ دینی چاہیئے۔ ہم حدیث شریف سے بھی بے خبر تھے۔ اب اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہمیں پتہ چل گیا ہے۔ کہ جہاد کیا ہے اور اس کے فوائد کیا ہیں ہم جان گئے ہیں کہ زکوٰۃ دینا فرض ہے اور یہ کہ کون سی چیز جائز ہے اور کون سی ناجائز۔ انسان کس طرح ناپاک ہوتا ہے۔ اور کس طرح پاکیزگی اختیار کرنی چاہیئے۔ اس مدرسہ میں پڑھنے سے ہم پر اللہ تعالےٰ کا بہت فضل ہوا ہے۔ اور انشاء اللہ ہوتا رہے گا۔

سوال ۷ :- پارہ ۱۰ آیت ۷۲ :- یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور جہاد کیا، اپنے مال سے اور اپنی جانوں سے اللہ کی راہ میں۔ اور وہ لوگ جنہوں نے مدد کی اور ٹھکانا دیا آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور ہجرت نہیں کی تمہارا ان کے ساتھ کوئی تعلق نہیں یہاں تک کہ وہ ہجرت نہ کر لیں۔ اور اگر وہ مدد مانگیں دین کے معاملے میں تو مدد کرو ان کی مگر اُن کے مقابلے میں نہیں جن کے ساتھ تمہارا معاہدہ ہو چکا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ تمہارے کاموں کو دیکھتا ہے۔

محمد اقبال احمد قریشی

سوال ۱ :- (۱) مصارف زکوٰۃ: ۱۔ فقیر (۲) محتاج (۳) زکوٰۃ کے کارندے (۴) جن کو اسلام کی طرف لانا ہو (۵) غلاموں کو آزاد کرانے کے لئے (۶) جو لوگ تاوان بھرتے ہیں۔ (۷) مجاہد فی سبیل اللہ۔ (۸) مسافر۔ اکثر علماء کے نزدیک صرف ایک حکم موقوف ہوا ہے وہ ان کافروں کے متعلق ہے جن کو اسلام کی طرف مائل کرنے کے لئے زکوٰۃ کا مال دیا جاتا تھا۔

سوال ۲ :- پارہ ۱۰، آیت ۴۹ :- جب کہنے لگے منافق لوگ اور وہ لوگ جن کے دلوں میں بیماری تھی۔ غرور کرتے ہیں اپنے دین پر اور جو کوئی بھروسہ رکھیں اللہ تعالےٰ پر۔ بیشک اللہ تعالےٰ زبردست حکمت والے ہیں۔

پارہ ۱۰ آیت ۵۷ :- پھر اگر آپ پائیں کبھی اُن کو لڑائی میں تو سزا دیں تو سزا دیں ایسی کہ بھاگ جائیں ان کے پچھلے تاکہ وہ یاد کریں پارہ ۹ آیت ۱ :- سوال کرتے ہیں آپ سے مال غنیمت کے متعلق کہہ دیجئے مالِ غنیمت اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ ڈرو اللہ تعالےٰ سے اور صلح کرو آپس میں اور اطاعت کرو اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی۔ اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

زاہد جاوید بٹ

سوال ۱ :- پارہ ۱۱ آیت ۶۴ اُن کے لئے بشارت ہے دنیا کی زندگانی میں اور آخرت کی زندگانی میں۔ اللہ تعالیٰ کا کلام تبدیل نہیں ہوتا یہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔

مطلب :- وہ لوگ یعنی انبیاء کرام، علماء اسلام اور صوفیائے عظام کے لئے خوشخبری ہے کہ ان کی زندگی دنیا میں بھی اچھی طرح گزرے گی اور آخرت میں بھی۔ اور اللہ تعالےٰ ایسے نہیں۔ کہ اپنی باتوں سے پھر جائیں۔ اور ایسے لوگوں کو جنّت میں داخل نہ کریں۔ جنت میں داخلہ ہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔

سوال ۵ :- قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے کئی جگہ جہاد کی تیاری اور جہاد کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ جو شخص جہاد کرتا ہوا شہید ہو جائے گا وہ سیدھا جنت میں جائے گا۔ اللہ تعالےٰ ہمیں بھی ان میں شریک کرے۔ آمین ثم آمین۔ قرآن شریف میں سورۃ انفال کی آیت ۶۰ میں ہے کہ تیاری کرو جہاد کے لئے جس چیز کی بھی تمہیں طاقت ہو۔ (مثلاً اگر بندوق خرید سکتے ہو تو بندوق خریدو۔ اگر کوئی اور کارآمد ہتھیار اپنے پاس رکھ سکتے ہو تو اسے جہاد کی نیت سے اپنے پاس رکھو) سورۃ توبہ کی آیت ۲۹ میں اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں کہ مشرکین کو قتل کرو۔ اور آیت ۷۳ میں ہے کہ جہاد کرو کافروں سے اور مشرکین سے سختی سے

پیش آؤ۔ اس سورۃ کی آیت ۱۲۳ میں فرماتے ہیں لڑتے رہو اپنے نزدیک کے کافروں سے تاکہ وہ پائیں آپ میں سختی۔ جس شخص نے جہاد کیا اللہ تعالیٰ کی راہ میں تو داخل کرے گا اُن کو باغوں میں۔ جن کے نیچے بہتی ہیں نہریں اور یہ ہی سب سے بڑی کامیابی ہے شہید کے لئے سیدھی جنت ہے

سوال ۶۔ پہلے مجھے دین کے متعلق کچھ پتہ نہ تھا۔ گلیوں میں پھرتا تھا۔ لیکن اب بفضل خدا تھوڑی بہت سوجھ بوجھ ہو گئی ہے قرآن شریف کا ترجمہ بخوبی کر لیتا ہوں۔ لوگوں کو چاہئے کہ اپنے بچوں کو دین کے راستے پر چلائیں کیونکہ اگر وہ گمراہ ہو گئے تو قیامت کے دن کہیں گے۔ سورۃ الاحزاب، آیت ۶۷-۶۸ پارہ ۲۲:۔ اے رب ہمارے ہم نے کہا مانا اپنے بڑوں کا (یعنی ماں باپ کا) پھر انھوں نے ہمیں گمراہ کیا۔ اے ہمارے رب! انہیں دگنا عذاب دینا اور ان پر بڑی لعنت بھیج۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو نیک راستے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور جنت میں داخل کرے۔

اعظم علی

سوال نمبر۲ - پارہ نمبر۱۰ آیت نمبر۲۵ - مدد کر چکا اللہ تعالیٰ تمہاری بہت سے میدانوں میں اور حنین کے دن جب تم خوش ہوئے اپنی کثرت پر تو کچھ کام نہ آئی تمہارے کثرت تمہاری اور تنگ ہوگئی زمین تم پر باوجود کشادہ ہونے کے - پھر تم بھاگ گئے - پیٹھ پھیر کر۔

پارہ نمبر۱ آیت نمبر۲۶:۔ پھر نازل کی اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے سکینت اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور مومنین پر اور نازل کیا ایک لشکر جن کو تم نہیں دیکھتے اور عذاب دیا اس لشکر نے کافروں کو اور یہی سزا ہے کافروں کی۔

پارہ نمبر۱۰ آیت نمبر۲۷ - پھر اللہ تعالیٰ توبہ نصیب فرمائے گا - جس کو چاہے اس کے بعد اور اللہ تعالیٰ بخشنے والے مہربان ہیں۔

پارہ نمبر۱۰ آیت نمبر۳۰ - اور کہا یہودیوں نے کہ عزیر اللہ تعالیٰ کا بیٹا ہے اور کہا نصاریٰ نے کہ مسیح اللہ تعالیٰ کا بیٹا ہے۔ یہ اُن کے منہ کی باتیں ہیں۔ ریس کرنے لگے ہیں اپنے سے پہلے کافروں کی۔ ہلاک کرے اللہ تعالیٰ اِن کو کہاں گمراہ ہوئے جا رہے ہیں۔

سوال نمبر۶ - جب میں یہاں نہیں پڑھتا تھا۔ تو تعلیم دین سے واقف نہ تھا - میں گڈیاں اڑاتا تھا - یہاں کھیلتا اور لڑتا جھگڑتا تھا - لیکن جب سے میں یہاں آیا ہوں - تو میں نے ایسی بری عادتیں چھوڑ دی ہیں - اب میں پانچ وقت کی نماز پڑھتا ہوں اللہ تعالیٰ کا بہت فضل ہے کہ اُس نے ہم کو سیدھے راستے پر لگایا - اور بُرے کاموں سے ہم کو نجات دی - اس مدرسہ میں ہم قرآن مجید اور حدیث شریف پڑھتے ہیں - ہمارے استاد صاحب ہم کو بڑی اچھی طرح پڑھاتے ہیں - ہماری دعا ہے - کہ ہمیں اس راستے پہ ہی لگائے رکھے - آمین ثم آمین

محمد ہاشم

سوال نمبر۲:۔ پارہ نمبر۱۱ آیت نمبر۴۱ - اور اگر جھٹلائیں آپ کو تو آپ فرماویں - میرے لئے میرے کام - تمہارے لئے تمہارے کام - تم ذمہ دار نہیں میرے کام کے اور میں ذمہ دار نہیں جو کچھ تم کرتے ہو -

پارہ ۱۱ آیت نمبر۴۴ - یقیناً اللہ تعالیٰ نہیں ظلم کرتا لوگوں پر کچھ بھی - لیکن لوگ خود ظلم کرتے ہیں اپنے اوپر -

سوال نمبر۶:۔ میں پہلے بہت گمراہ ہوتا تھا اور شاید ہی کبھی نماز پڑھی ہو - لیکن اللہ تعالیٰ کو کچھ اور ہی منظور تھا کہ ہم یہاں پڑھنے آئیں - اب ہمیں پتہ چل گیا ہے کہ یہ کام گندہ ہے اور یہ کام اچھا ہے ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے پانچ وقت کی نماز پڑھتے ہیں میں عیسائیوں کے سکول میں پڑھا کرتا تھا - وہ کہا کرتے تھے - "اے خدا ہم تیرے بیٹے تیرے حضور میں حاضر ہوتے ہیں" میں بھی اُن کے ساتھ یہ ہی الفاظ کہتا تھا لیکن مجھے اس کے مطلب کا پتہ نہ تھا - لیکن جب سے میں اس مدرسہ میں پڑھنے لگا ہوں مجھے اس طرح کی باتوں کا علم ہو گیا ہے کہ یہ شرک ہوتا ہے - میں نے وہ سکول چھوڑ دیا ہے - اور اب قرآن پاک حفظ کرتا ہوں - میرا خیال ہے - کہ یہ اللہ تعالیٰ کا مجھ پر سب سے بڑا فضل ہے

میں دعا کرتا ہوں - اللہ تعالیٰ مجھے یہاں پڑھنے اور ہمارے استاد صاحب کو پڑھاتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور میرے دوسرے ساتھیوں کو بھی توفیق دے اور شوق عطا فرمائے - کہ وہ یہاں پڑھنے آئیں - یہاں کچھ فیس نہیں لی جاتی - اللہ تعالیٰ ہمارے استاد صاحب کو جزائے خیر دے آمین ثم آمین

محمد افضل

سوال ۲:۔ (ا) پارہ نمبر۱۱ آیت نمبر۶۴ - اُن کے لئے خوشخبری ہے دنیا کی زندگی میں اور اور آخرت کی زندگی میں نہیں تبدیل ہوتی اللہ تعالیٰ کی بات یہی ہے - سب سے بڑی کامیابی

مطلب - یہ جو خوشخبری ہے یہ اُن لوگوں کے لئے ہے - جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور اُس کے حکموں کی تابعداری کی دنیا میں اللہ تعالیٰ اُنہیں طرح طرح کی نعمتیں دیتا ہے - اور آخرت میں اُن کے لئے جنت میں جگہ ہے - جس کے نیچے نہریں بہتی ہیں - اور وہاں ہر قسم کے میوہ جات موجود ہوں گے اور اُن لوگوں کے لئے عمدہ مکانات بھی ہوں گے - اللہ تعالیٰ کی باتیں بالکل سچ ہیں - اور ہرگز نہیں بدلتیں - یہ چیزیں حاصل ہو جانا ہی سب سے بڑی کامیابی ہے

سوال نمبر۲۔ پارہ نمبر۱۱ آیت ۶۰:۔ اور کیا خیال ہے۔ اُن لوگوں کا جو افترا باندھتے ہیں اللہ تعالیٰ پر قیامت کے دن کے متعلق - تحقیق اللہ تعالیٰ لوگوں پر فضل کرتے ہیں - لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے -

پارہ نمبر۱۱ آیت نمبر۱۱۲:۔ توبہ کرنے والے - عبادت کرنے والے حمد و ثنا کرنے والے - رکوع کرنے والے - سجدہ کرنے والے - حکم کرنے والے - نیکی کے کاموں کا اور روکنے والے اور حفاظت کرنے والے - اللہ تعالیٰ کی حدود کی اور خوشخبری دے دیویں مومنین کو -

پارہ ۱۱ آیت نمبر۱۲۰ - لائق نہیں مدینے والوں کو نہ اُن کے ارد گرد دیہات والوں کو کہ پیچھے رہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور زیادہ پسند کریں - اپنی جان کو ان کی جان سے یہ اس لئے کہ نہیں پہنچی اُن کو بھوک - نہ پیاس - نہ مشقت اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور نہیں رکھتے قدم کسی ایسی جگہ پر جہاں کفار ناراض ہوں اور نہیں چھینتے دشمن سے کوئی چیز مگر لکھا جاتا ہے - اُن کے عمل میں نیک کام تحقیق اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتے -

فائز کامران ملک

سوال نمبر۲ - پارہ نمبر۱۱ آیت نمبر۳۲ وہی ہے - اللہ تعالیٰ جو رب ہے تمہارا سچا - پھر کیا رہ گیا ہے -

سچائی کے بعد مگر گمراہی - پھر تم کہاں گمراہ ہوئے جارہے ہو

پارہ ۱۱ آیت نمبر ۳۳ اسی طرح سچی ہوگئی تیرے رب کی بات اُن لوگوں پر جو نافرمان تھے کہ وہ ایمان نہیں لائیں گے

سوال نمبر ا (۱) اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ؁

ترجمہ۔ سن لو جو لوگ اللہ تعالےٰ کے دوست ہیں نہ اُن کو خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ؁

ترجمہ۔ جو لوگ ایمان لائے اور ڈرتے رہے

لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ۔

ترجمہ۔ اُن کے لئے خوشخبری ہے۔ دنیا کی زندگی میں اور آخرت کی زندگی میں نہیں بدلتیں اللہ تعالےٰ کی باتیں۔ یہ ہی ہے سب سے بڑی کامیابی

محمد سلیم

سوال نمبر ۲۔ پارہ نمبر ۱۱ آیت نمبر ۱۲۹ پھر بھی اگر منہ پھیریں۔ تو کہہ دے کافی ہے مجھ کو اللہ تعالےٰ کسی کی عبادت نہیں اس کے سوا اسی پر میں نے بھروسہ کیا ہے۔ اور وہی مالک ہے عرش عظیم کا۔

پارہ نمبر ۱۱ آیت نمبر ۳۸ - کیا لوگ کہتے ہیں بنا لایا ہے تو کہیں آپ اُن سے تم بھی بنا لاؤ اس جیسی ایک سورت اور بلا لاؤ جس کو بلا سکو اللہ تعالیٰ کے سوا۔ اگر تم سچے ہو۔

سوال نمبر ۶۔ پہلے میں آوارہ پھرتا تھا۔ نماز نہیں پڑھتا تھا۔ قرآن شریف نہیں پڑھتا تھا۔ ماں باپ کا کہا نہیں مانتا تھا۔ اب اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھے کام کرتا ہوں۔ نماز پڑھتا ہوں ماں باپ کی عزت کرتا ہوں۔ پہلے میں غریبوں کو مارتا تھا اب میں ان پر رحم کرتا ہوں

جمیل احمد

سوال نمبر ۲۔ پارہ نمبر ۱۱ آیت نمبر ۱۱۶ اللہ تعالےٰ ہی کی سلطنت ہے۔ آسمان میں اور زمین میں زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔ اور کوئی نہیں ہے تمہارا حمایتی اور نہ مددگار اللہ تعالےٰ کے سوا۔

پارہ نمبر ۱۱ آیت نمبر ۵۵۔ سن لو اللہ تعالےٰ ہی کا ہے۔ جو آسمانوں میں اور زمین میں ہے سن لو اللہ تعالےٰ کا وعدہ سچا ہے۔ اور لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

سوال نمبر ۱۔ آیت نمبر ۶۳:۔ ترجمہ۔ وہ لوگ جو ایمان لائے اور ڈرتے رہے۔

آیت نمبر ۶۴۔ خوشخبری ہے اُن کے لئے دنیا کی زندگانی میں اور آخرت میں۔ نہیں تبدیل ہوگی اللہ تعالےٰ کی بات۔ یہی ہے سب سے بڑی کامیابی

مطلب۔ وہ لوگ جنہوں نے نیک کام کئے اور اللہ تعالےٰ پر ایمان لائے اور اُس کے رسول پر وہ خوش رہیں گے دنیا کی زندگانی میں اور آخرت کی زندگانی میں۔

محمد مشتاق

سوال نمبر ۲۔ پارہ نمبر ۱۱۔ سورۃ یونس آیت نمبر ۴۲۔ اور بعض اُن میں سے کان رکھتے ہیں۔ آپ کی طرف کیا آپ سنائیں گے بہروں کو اگرچہ اُن کو سمجھ نہ ہو۔

پارہ نمبر ۱۱ آیت نمبر ۴۳ اور بعض اُن میں نگاہ کرتے ہیں۔ آپ کی طرف کیا آپ راہ دکھائیں گے۔ اندھوں کو اگرچہ وہ سوجھ نہ رکھتے ہوں۔

پارہ نمبر ۱۱ آیت نمبر ۴۴۔ اللہ تبارک و تعالےٰ ظلم نہیں کرتا لوگوں پر کچھ بھی لیکن لوگ اپنے اوپر آپ ظلم کرتے ہیں۔

پارہ نمبر ۱۱ آیت نمبر ۴۹۔ تو کہہ میں مالک نہیں اپنے واسطے بُرے کا نہ بھلے کا۔ مگر جو چاہے اللہ۔ ہر فرقہ کا ایک وعدہ ہے۔ جب آ پہنچیگا اُن کا وعدہ پھر نہ پیچھے سرک سکیں گے۔ ایک گھڑی نہ آگے سرک سکیں گے

پارہ نمبر ۱۱ آیت نمبر ۵۰:۔ تو کہہ بھلا دیکھو تو اگر آ پہنچے تم پر عذاب اُس کا راتوں رات یا دن کو تو کیا کرلیں گے۔ اُس سے پہلے گنہگار

محمد اشرف

سوال نمبر ا (۱) مطلب آیت شریف نمبر ۶۴۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں۔ ان کے لئے دنیا اور آخرت دونوں جگہ اچھی اچھی چیزوں کی خوشخبری ہے۔ اللہ تعالےٰ اپنا کیا وقت وعدہ برابر نہیں کرتے۔ اللہ تعالےٰ کی رضامندی سب سے بڑی کامیابی ہے

سوال نمبر ۲:۔ پارہ نمبر ۱۱ آیت نمبر ۲۵ اور اللہ تعالےٰ دعوت دیتا ہے۔ سلامتی کے گھر کی طرف اور ہدایت دیتا ہے۔ جس کو چاہے سیدھے راستے کی طرف۔

پارہ نمبر ۱۱ ایت نمبر ۲۶:۔ جن لوگوں نے نیکی کی اُن کے لئے ہیں نیکی بھی اور زیادہ بھی اور نہ چڑھے گی اُن کے چہروں پر سیاہی اور نہ رسوائی۔ وہ ہی لوگ ہیں۔ جنت والے وہ اس میں ہمیشہ رہینگے

پارہ نمبر ۲۹:۔ پھر کافی ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمارے اور تمہارے درمیان گواہ ہم تو غافل تھے تمہاری عبادت سے

محمد الیاس

سوال نمبر ۲۔ پارہ نمبر ۱۰ آیت نمبر ۶۹ سورۃ الانفال :۔ سو کھاؤ جو ملا تم کو مال غنیمت میں حلال ستھرا اور ڈرتے رہو اللہ سے بیشک اللہ ہے بخشنے والا مہربان

پارہ نمبر ۱۰ آیت نمبر ۷۰ اے نبی کہہ دیجئے اُن سے جو تمہارے ہاتھ میں ہیں قیدی۔ اگر جانے گا اللہ تعالےٰ تمہارے دلوں میں کچھ نیکی تو دے گا تم کو بہتر اُس سے جو تم سے چھن گیا۔ اور تم کو بخشے گا۔ اور اللہ ہے بخشنے والا مہربان۔

پارہ نمبر ۱۰ ایت نمبر ۷۱ - اور اگر چاہیں گے تجھ سے دغا کرنا سو وہ دغا کرچکے اللہ سے اس سے پہلے پھر اُس نے اُن کو پکڑوا دیا۔ اور اللہ تعالےٰ سب کچھ جاننے والا حکمت والا ہے۔

پارہ نمبر ۱۰ ایت نمبر ۷۲ :۔ جو لوگ ایمان لائے اور گھر چھوڑا اور لڑے اپنے مال اور جان سے اللہ تعالےٰ کی راہ میں اور جن لوگوں نے جگہ دی اور مدد کی وہ ایک دوسرے کے رفیق ہیں۔ اور جو ایمان لائے اور گھر نہیں چھوڑا۔ تم کو کچھ کام نہیں اُن کی دوستی سے جب تک وہ گھر نہ چھوڑ آئیں اور اگر تم سے مدد چاہیں دین میں اور تم کو لازم ہے اُن کی مدد کرنی مگر مقابلہ میں اُن لوگوں کے۔ کہ اُن میں اور تم میں عہد ہو۔ اور اللہ جو کچھ تم کرتے ہو اُس کو دیکھتا ہے